



قفصِ محبت

انر: بنتے کوثر

<https://primeurdunovels.com/>



"ارے او کلموہی کہاں مر گئی ہے۔ ادھر آ جلدی۔۔۔ سار دن بستر پر پڑی روٹیاں توڑتی رہتی ہے۔۔۔ مر ادھر "زبیدہ نے باہر برآمدے میں بیٹھے بیٹھے دھوپ سینکتے اسے آواز لگائی۔

"آئی تائی اماں۔۔۔" اس نے جلدی سے ماریہ کے کپڑے استری کر کے ہینگر میں ڈالے اور استری آف کر کے باہر بھاگ گئی۔

"جی تائی اماں۔۔۔" وہ ان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

"کہاں مری ہوئی تھی صبح سے۔۔۔" کہا تھا تجھے مجھے صبح سویرے بھوک لگتی ہے۔۔۔ دو پھلکے ڈال دیئے کر پہلے مجھے۔۔۔ لیکن نہیں تجھ ڈھیٹ کو تو کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔" انہوں نے اسے لتاڑا۔

"جی تائی اماں ابھی لاتی ہوں۔۔۔" ان کی بات سن کر وہ یہ ناں کہہ پائی کہ جو صبح صبح چائے کے ساتھ رس کیک کھائے تھے وہ کس خاطے میں آتے ہیں۔۔۔ لیکن ہمیشہ کی طرح کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی۔ وہ ایک نظر ان کو دیکھ کر پچن کی طرف بھاگی تھی۔

پچن میں جا کر اس نے ایک چولھے پہ جلدی سے چائے چڑھائی اور آٹا نکال کر روٹیاں بننے لگی۔ تیز تیز ہاتھ چلاتی وہ سارے کام کر رہی تھی۔

"صاحبہ۔۔۔" تجھے صبح میں نے کپڑے استری کرنے لے لیے دیئے تھے کر دیئے "ماریہ نے اندر آ کر اس سے تیز آواز میں پوچھا تھا۔

"جی آپی کر دیئے ہیں۔۔۔" باہر کنڈی پہ لٹکائے ہیں۔۔۔" اس نے مصروفیت سے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔" اور سنو میں دوست کے گھر جا رہی ہوں۔ میرا کمرہ زرا صاف کر دینا۔" جاتے جاتے وہ حکم دیتے ہوئی پلٹ گئی۔

وہ سر ہلا کر رہ گئی۔ تائی اماں اور باقیوں کو ناشتہ کروا کر اس نے پورے صحن کا جھاڑو دیا۔

خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

متوسط طبقے کا چھوٹا سا گھر جس میں چچی، چچا اور ان کے بچے جو کہ سویرا اور ابراہیم تھے۔ وہ دونوں 10 سال کے تھے۔ تائی اماں، تایا ابو، ماریہ اور خلیل جو تائی اماں کے بچے تھے۔ اور ہاں اس گھر میں ایک نوکرانی سے حیثیت رکھنے والی صاحبہ بھی رہتی تھی۔ ماں باپ دونوں وفات پا چکے تھے۔

بھولی بھالی سی گول مٹول کالی آنکھوں والی اٹھارہ سالہ صاحبہ کو سب نے نوکر سمجھ کر رکھا ہوا۔

چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر کوئی اس سے اپنا ہر کام لیتا تھا۔ اور سدا کی بھولی صاحبہ خوشدلی سے ان کے ہر کام کرتی تھی۔

سترہ سالہ صاحبہ کو ماں باپ نے اپنی آنکھ کا تارہ بنا کر رکھا ہوا تھا۔ اس کی ہر چھوٹی سے بڑی خواہش کو وہ خوشدلی سے پوری کرتے تھے۔ لیکن کہتے ہیں ناں وقت ایک جیسا نہیں رہتا۔ صاحبہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔ 5 سال پہلے والد ہارٹ اٹیک سے خالق حقیقی سے جا ملے۔ باپ کی موت کے بعد ماں نے ہر سرد و گرم سے اسے بچا کر رکھا۔ اس کی معصومیت کو دیکھتے انہوں نے کبھی اسے گھر سے باہر قدم نہیں رکھنے دیا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے کبھی سکول میں قدم نہیں رکھا تھا۔

انہیں ڈر لگتا تھا اس کی معصومیت سے کہ کہیں باہر کے ظالم لوگ اس کہیں نوچ کھا نہ جائیں۔ لیکن 5 سال پہلے جب ان کو اپنے کینسر کا پتہ چلا تو خود سے زیادہ ان کو صاحبہ کی فکر گھول گئی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ ان کے بعد ان کی صاحبہ کا کیا ہو گا۔ گھر والوں سے ان کو کوئی امید نہیں تھی۔ ان کا سلوک وہ جانتی تھی۔ اپنے آخری وقت میں وہ روتیں اس کے تایا تائی کے سامنے اس کا خیال رکھنے کا کہہ کر دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

ماں کے مرنے کے بعد چچی اور تائی نے اس کے لیے زندگی اجیرن کر دی۔ لیکن وہ معصوم محبت سے ان کے کام کرتی۔ آج تک ایک اف تک نہیں نکالی اس نے۔ معصومیت کے ساتھ جو چیز اور اس کو منفرد بناتی تھی وہ تھا اس کا شرارتی پن اور بچپنا۔ بچپن سے پیار دلار کی وجہ سے وہ آرام سے سب پہ بھروسہ کر لیتی تھی۔ یہ تھی صاحبہ کی زندگی۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ کیا صاحبہ یونہی تائی اور چچی کے تعنوں میں گزار دے گی۔ یا اس کی زندگی بھی سنورے گی۔

سارے کام نپٹا کو وہ سویرا اور ابراہیم کو پانی گرم کر کے نہلا دھلا کر تیار کرنے بیٹھ گئی۔ اود کوئی کام تو وہ کرتی نہیں تھی اسی لیے گھر کے کام لے کر بیٹھ جاتی تھی۔۔

سارا دن کام کرنے کے باوجود اس کے ماتھے پر ایک شکن بھی نہیں ہوتی تھی۔

آسمان پہ بادلوں کا ڈیرہ دیکھ کر وہ صحن سے ساری چارپائیاں اٹھا کر کمروں میں رکھ آئی اور پھر سے کچن میں چلی گئی۔ صبح سے بغیر کچھ کھائے پئے وہ کام میں لگی تھی۔ اسے عادت ہو گئی تھی۔ دن میں وہ کوئی ایک مرتبہ روٹی کھاتی تھی۔ ناگھر میں سے کسی کو خیال آتا تھا اس کے کھانے پینے کا۔۔ صبح سے ہی سب اپنے اپنے کمروں میں گھس جاتے۔ ماریہ جو اس سے بڑی تھی ہر وقت دوستوں کے ساتھ نکلی ہوتی۔۔ یا گھر پر موبائل پہ لگی رہتی۔

سب کی نفرت بھری نظریں وہ دیکھ کر بھی انکسور کر دیتی تھی۔

"اری سن صاحبہ۔۔۔ میرے کچھ کپڑے دھونے والے ہیں جا جا کر وہ تو دھو دے۔۔۔ تجھے پتہ تو ہے کی مجھے جلدی سردی لگ جاتی ہے۔۔۔ جا جلدی جا پھر دھوپ میں ڈال دیں" چچی نے اس کے ج کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جو سردی سے کمبل میں دبک کر لیٹی ہوئی تھی۔

"جی چچی جان۔" ایک تو اسے خود کو اتنی سردی لگتی تھی اوپر ٹھنڈے پانی سے کپڑے دھونے سے اسے فوراً بخار اور نزلہ زکام ہو جاتا تھا۔ لیکن وہ منع نہیں کر سکی۔

بستر سے نکل کر وہ کپڑے لے کر آئی اور برآمدے میں بنے تھڑے پر بیٹھ کر کپڑوں کو مل مل کر صابن سے دھونے لگی۔ کپڑے دھونے کے بعد وہ دھوپ میں انہیں سوکھنے کے لیے ڈال آئی۔ اس کے بعد وہ کچن میں آئی اور اپنے لیے چائے کا پانی چڑھایا کیونکہ جانتی تھی کہ اگر چائے ناہی تو شام تک بخار میں پھنک رہی ہوگی۔ چائے بننے کے بعد ابھی وہ کپ میں ڈال کر مڑی ہی تھی جب آگ سے ماریہ داخل ہوئی۔

"یار صاحبہ قسم سے صحیح وقت پر چائے بنائی ہے۔۔۔ لاؤ دو مجھے۔۔۔ بڑی سرسی لگ رہی ہے۔۔۔" صاحبہ نے اس کی بات سن کر ایک نظر اسے دیکھ کر کپ اسے بڑھا دیا اور خود کمرے میں آگئی۔

کمرے میں آ کر الماری کھولی اور اس میں سے اماں ابا کی تصویر نکال کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"اماں مجھے بڑی یاد آتی ہے تیری۔۔۔" اس نے اماں کی تصویر

پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن آنسو خود بخود پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکل آئے۔

وہ وہیں پہ تصویر کو سینے سے لگائے کمرے میں پھر سے دبک گئی۔ اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ اور پھر وہی ہوا شام تک وہ بخار میں دبک رہی تھی لیکن کسی کو اس کی پرواہ نہیں تھی۔ تین چار دن بخار اور کھانسی میں مبتلا رہنے کے بعد وہ خود ہی ٹھیک ہو گئی تھی۔

"اری او صاحبہ۔۔۔ اب نکل آؤ مہارانی اپنے حجرے سے سب جانتی ہوں کام سے چھٹکارے کے بہانے ہیں بیماری کے۔۔۔ نکل کوئی شہزادہ نہیں آنے والا تیرے لیے۔۔۔" تائی نے برآمدت میں چیخ چیخ کر آسمان سر پہ اٹھا لیا تھا۔ اندر کمرے میں وہ ان کی کڑوی کیسلی باتیں سن کر آنسو بہا رہی تھی۔ "کیا سچ میں میرے لیے کوئی شہزادہ نہیں آ سکتا۔؟ میرے لیے شہزادہ کیوں نہیں آ سکتا۔۔۔" اس نے دکھ سے سوچا تھا اقر پھر اپنے آنسو پونچھتی کمرے سے نکل آئی۔

★★★★★★

آپو میں نے کہہ دیا ناں میں نے شادی نہیں کرنی۔۔۔ کتنی بار کہوں آپ سے۔۔۔" اس نے جھنجھلاہٹ میں اپنے سامنے بیٹھی اپنی دو منٹ بڑی بہن کو کہا۔

"کیوں نہیں کرنی۔۔۔ میں نے بھی کہہ دیا ہے اس بار تمہاری شادی کروا کر جاؤں گی۔۔۔" اس نے بھی آگے سے ٹکا سا جواب دیا۔

"آپو کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ کیوں ضد کر رہی ہیں۔۔۔" اس نے ان کی گود سے روتی عیشہ کو اپنی گود میں لیا اور بہلانے لگا۔

"کوئی ضد نہیں کر رہی۔۔۔ تم خود ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔۔۔ اتنی بڑی زندگی اکیلے کیسے گزارا گے" "گزار لوں گا۔۔۔"

"فارد پلینز" اس نے عاجزی سے کہا۔

"آپو پلینز۔۔۔" دو بدو جواب آیا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں شادی سے۔۔۔" اس نے اب خفگی سے پوچھا۔

"کیا ایک ایکسپیرنس کافی نہیں ہے

--"اس نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔
 "نہیں میرے بھائی۔۔ میں مانتی ہوں تم ابھی تیار نہیں ہو۔۔۔ لیکن کب تک ایسے رہو گے۔۔۔ کب
 نکلو اس افیت سے۔۔۔ اپنے لیے نہیں تو اپنے بچوں کے لیے سوچ لو
 --"اس نے اس کے پاس بیٹھ کر پھر سے سمجھایا۔
 "میرے بچوں کے لیے میں ہی کافی ہوں آپو۔۔۔ وہی ازلی ڈھیٹ پن۔
 "لیکن انہیں ماں کی کمی محسوس ہوتی ہے فارد۔۔۔" اس نے سمجھانا چاہا۔
 "کوئی ضرورت نہیں ہے انہیں ماں کی۔۔۔" وہ ہلکا سا برہم ہوا۔
 "دیکھو فارد۔ میرے بھائی یہ زندگی بہت لمبی ہے۔۔ اکیلے نہیں گزر سکتی۔۔۔ تھک جاؤ گے۔۔۔ بیوی کا
 ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔۔ اور پھر بچوں کا بھی تو سوچو وہ کیسے ساری زندگی ماں کے بغیر گزاریں
 گی۔۔ تم سارا دن آفس میں ہوتے ہو تب تک بچے ایک ملازمہ کے سہارے ہوتے ہیں۔۔۔ مان کیوں
 نہیں لیتے میری بات "اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے سمجھایا۔
 "اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے جو آئے گی وہ بچوں کو ماں کا پیار دے گی۔ وہ کیوں کسی اور کے بچوں
 کو سنبھالے گی۔۔۔؟؟؟" اس نے طنزیہ پوچھا۔
 "میری جان۔۔۔ تم یہ سب مجھ پہ چھوڑ دو۔۔ میں بہت اچھی لڑکی ڈھونڈوں گی۔"
 "کوئی اچھی نہیں ہوتی سب ایک جیسی ہوتی ہی۔۔۔ لالچی۔۔۔ مکار۔۔۔ دھوکے باز۔۔۔" اس نے نخوت
 سے سر جھٹکا۔

"بس کر دو فارد۔۔۔ سب ایک جیسی نہیں ہوتی۔۔۔ اور مت بھولو کہ سارہ تمہاری چوائس تھی۔۔۔ ہم نے تمہیں منع کیا تھا لیکن تمہیں محبت کا بھوت سر چڑھا ہوا تھا۔۔۔ اسی لیے باقیوں پہ الزام دینا بند کرو۔۔۔ اور اگر تم نہیں چاہتے کہ میں تمہارے کسی کام میں دخل دوں تو آئینہ کبھی تمہارے گھر نہیں آؤں گی۔۔۔" پہلے غصے اور پھر رندھی ہوئی آواز میں کہتے وہ رخ موڑ گئی۔

فارد نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا۔

"آپو یار۔۔۔ ایسے تو نہیں کہیں۔۔۔ میں نے کب کہا ہے ایسا۔ آپ جانتی ہیں آپ کتنی اہم ہیں میرے لیے۔ آپ حق رکھتی ہیں مجھ پہ۔۔۔ ٹھیک ہے آپ ڈھونڈیں لڑکی۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ اب خوش۔۔۔"

اس نے آئمہ کو ساتھ لگاتے اس کے آنسو پونچھے تو وہ اپنی ایموشنل بلیک میلنگ پہ مسکرا دیں۔ آئمہ نے مسکرا کر عیشہ کو اپنی گود میں لیا۔

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔ میں نے زاہدہ آپا سے کہا تھا رشتے ڈھونڈنے کو۔۔۔ میں آج ہی انہیں بلا کر پوچھتی ہوں۔۔۔"

انہوں نے خوش ہوتے اٹھ کر تیزی سے کہا تو فارد انہیں دیکھ کر رہ گیا۔

★★★★★★

"زاہدہ آپا جلدی سے بتائیں جیسی میں نے لڑکی کہی تھی ڈھونڈی آپ نے۔" آئمہ نے ایک عمر رسیدہ عورت جس کا نام زاہدہ تھا اس کو کہا تو وہ آگے سے مسکرا دیں۔

"کیوں نہیں میری بچی۔۔۔ ایک لڑکی ہے میری نظر میں۔ میرے پاس تصویر تو نہیں ہے لیکن ہے بہت خوبصورت، جوان اور سگھر۔۔۔ بہت اچھی اور نیک بچی ہے۔۔۔ ماں باپ ہے نہیں۔۔۔ اپنے تایا

کے گھر رہتی ہے۔۔ میں آپ کو ایڈریس دے دیتی ہوں آپ مل لیجئے گا ان لوگوں سے۔۔۔" ان کی بات سن کر آئمہ کی آنکھیں خوشی سے چمکی۔۔

"تھینک یو سو مچ آنٹی۔۔ بس جلدی سے مجھے ایڈریس بتا دیں۔۔ میں آج ہی جاؤں گی۔" اس کی تیزی دیکھ کر تو زاہدہ آپا بھی مسکرا دیں۔

★★★★★★★★

"دیکھیں سب کچھ میں آپ کو بتا چکی ہوں۔۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ فیصلہ کر کے مجھے بتا دیں۔۔۔" آئمہ اس وقت ان کے گھر میں بیٹھی تھی اور سامنے صاحبہ کے تایا تائی اور چچا چچی بیٹھے تھے۔ اس کی بات سن کے تائی نے آہستہ سے تایا کے کان میں کچھ کہا۔ تھوڑی دیر کسر پھسر کے بعد وہ سیدھے ہوئے۔

"جی جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ سمجھ لیں آج سے صاحبہ آپ کی۔۔۔" تائی نے میٹھی چھری بن کر کیا تو آئمہ کھل اٹھی۔

"میں صاحبہ سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔ اسے بلا دیں پلیز" اس نے کہا تو تائی نے ایک پل کو سوچا۔ "جاؤ انیسہ صاحبہ کو لے کر آؤ۔۔۔" چچی فوراً اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

★★★★★★★★

"صاحبہ اوری صاحبہ۔۔۔ جلدی ادھر آ میرے ساتھ۔۔۔ مہمان آئے ہیں۔۔ ان سے ملوانا ہے تجھے۔۔۔" چچی نے اس کے کمرے میں آ کر کہا جہاں وہ سویرا اور ابراہیم کے ساتھ لڈو کھیلنے میں مصروف تھی۔۔

چچی کی بات پہ اس نے حیرت سے اپنی کالی کالی آنکھیں پٹ پٹا کر دیکھا۔

"لیکن چچی مجھ سے کیوں ملنا ہے۔۔۔" اس نے معصومیت سے پوچھا۔

"اٹھ چل۔ زیادہ سوال نا کر۔۔ اور دوپٹہ زرا سلیقے سے لے۔۔۔" اس نے کھینچ کر اسے بستر سے

اتارا۔ صاحبہ نے جلدی جلدی چپل پہنی۔

"اماں ہم نے بھی مہمانوں سے ملنا ہے۔۔۔" سویرا اور ابراہیم بھی فوراً سے پہلے بستر سے اترے۔

"نہیں تم لوگ نہیں۔۔ آرام سے بیٹھو ادھر۔۔ خبردار جو ہلے۔۔۔" چچی نے جھڑکا۔

"نہیں اماں۔۔ ہم نے جانا اے۔۔۔" انہوں نے شور مچایا تو چچی نے دونوں کو کمرپی ایک ایک دھموکا

جڑا تو دونوں چپ کر کے بستر پر بیٹھ گئے۔ اور منہ پھلا لیا۔

صاحبہ ان دونوں کو دیکھ کر ہنستی اور منہ چڑاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

★★★★★★★★

"السلام علیکم۔۔۔" صاحبہ نے ڈرائینگ روم میں آتے اونچی آواز میں سلام کیا تو آئمہ نے چونک کر

دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ میلے کچیلے کپڑوں میں دوپٹہ سلیقے سے اوڑھے چلی آ رہی تھی۔

چچی نے اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

آئمہ کو وہ کوئی چھوٹی سے بچی لگی۔ اوپر سے صحت سے بھی کمزور تھی وہ۔ اوپر سے اس کی معصومیت۔

"یہ ہے ہماری صاحبہ۔۔ ہر کام میں میں سگھڑ ہے۔۔۔ سب کی لاڈلی ہے گھر میں۔۔۔ کبھی گھر میں اس

سے کوئی کام نہیں لیا ہم نے۔ ہاتھوں کا چھالا بنا کر رکھا ہوا ہے اسے ہم نے۔۔۔" تائی نے اس کے

آتے ہی اس کی تعریفوں یا یوں کہنا بہتر ہو گا اپنی تعریفوں کے پھول باندھنا شروع کر دیئے۔

صاحبہ نظریں جھکا کر بیٹھی ہوئی تھ۔۔ اسے تو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ تائی کیوں اس کی تعریف کری

جا رہی ہیں۔

"ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔"

آئمہ نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔ اور پھر تائی اماں کو۔ تائی اماں نے اشارے سے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ اٹھ کر آئمہ کے پاس بیٹھ گئی۔

"کیسی ہو صاحبہ۔۔۔" آئمہ نے اس کے نرم و ملائم گال چھو کر پیار سے پوچھا۔ آئمہ کو وہ معصوم سی صاحبہ بہت اچھی لگی تھی۔ اسے لگا کہ اس کی تلاش ختم ہو گئی۔

"میں ٹھیک ہوں الحمد للہ۔۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔۔" اس نے اعتماد سے مسکرا کر جواب دیا۔

"میں بھی ٹھیک یو۔۔۔ کیا کر رہی تھی چندہ۔۔۔" اس نے صاحبہ کے ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔

"میں ناں سویرا اور ابراہیم کے ساتھ لڈو کھیل رہی تھی۔۔۔ بہت چیمٹنگ کرتے ہیں دونوں۔۔۔ میں نہیں کرتی۔۔۔" اس نے اونچی آواز میں مسکرا کر فل جوش سے جواب دیا۔ تائی اپنی جگہ پر پہلو بدل کر رہ گئیں۔ آئمہ ہنس دی۔۔۔

"ارے واہ۔۔۔ کتنا پڑھی ہو صاحبہ۔۔۔" اس نے پوچھا۔

"میں تو نہیں پڑھتی۔ سویرا اور ابراہیم سکول جاتے ہیں۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا پڑھنا۔ ایک بار سکول گئی تھی وہاں استانی مارتی تھی۔ اماں کہتی تھیں لڑکیاں زیادہ نہیں پڑھتی ہوتی۔۔۔" اس نے فخر سے بتایا۔ آئمہ کی مسکراہٹ سمٹی۔

"اچھا تمہیں پتا ہے میں یہاں کیوں آئی ہوں۔۔۔" آئمہ نے پھر پیار سے پوچھا تو صاحبہ نے معصومیت سے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانے کے لیے آئی ہوں۔۔۔" اس نے جواب دیا۔

"لیکن میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں گی۔۔۔" اس نے اپنی کالی آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

"یہ میں تمہیں پھر بتاؤں گی جب اگلی بار آؤں گی۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟"

"جی اچھا" وہ مان گئی۔ آئمہ مسکرائی۔

"یہ کیا ہوا ہے صاحبہ۔۔۔" اس کے سرخ چھوٹے ہاتھوں پہ چھالے دیکھ کر آئمہ نے اس سے پوچھا۔

"یہ تو وہ روٹی پکاتے۔۔۔" ابھی وہ بتاتی جب تائی نے بیچ میں ہی بات کاٹ دی۔

"آں۔ آں۔۔ صاحبہ میری جان۔۔ اب جاؤ آپ۔۔۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی" انہوں نے تیزی سے

کہا۔ آئمہ نے غور سے ان کا رویہ نوٹس کیا۔ اسے یہ بھی پتہ چل چکا تھا کی سامنے بیٹھی عورت کیا چیز ہے۔۔

"اچھا آپ! میں جا رہی۔۔۔ آپ پھر ضرور آئیے گا۔" اچانک سے وہ آئمہ کے گلے لگ گئی۔ شاید پہلی

بار کسی نے اتنے پیار سے بات کی تھی اسی لیے وہ بھی خوش ہو گئی تھی۔

"کیوں نہیں۔۔۔ میں ضرور آؤں گی۔۔۔" آئمہ نے بھی اسے گلے لگایا۔

چچی اسے لے کر باہر چلی گئیں۔

اس کے جانے کے بعد آئمہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئی۔

"مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔۔۔ لیکن میں دو دن بعد ڈائریکٹ نکاح اور رخصتی چاہتی ہوں۔۔۔" آئمہ نے

کہا۔

"ہمیں کوئی انکار نہیں۔۔۔ لیکن ہماری ایک شرط ہے۔۔۔" آئمہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

تائی نے ایک نظر تایا کو دیکھا اور بولنا شروع ہوئیں۔

"میں کہہ رہی تھی کہ جیسا آپ نے کیا کہ لڑکا تین بچوں کا باپ ہے اور عمر میں بھی تیس سال ہے۔۔ جس کے حساب سے وہ صاحبہ سے دو گنی عمر کا ہے۔ صاحبہ کے لیے رشتوں کی کمی نہیں ہے۔۔ وہ خوبصورت ہے اسے اچھے سے اچھا لڑکا مل جائے گا۔۔ لیکن آپ لوگوں کی شرافت دیکھ کر ہم آپ کو لڑکی دے رہے ہیں اسی لیے ہم چاہتے ہیں کی بدلے میں ہمیں ایک کڑوڑ چاہیے۔ جو آپ کے لیے بہت معمولی بات ہوگی۔ اگر آپ کو منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ۔۔۔۔۔"

شرط سن کر آئمہ نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے جس لڑکی کی تعریفیں کرتی نہیں تھیم رہی تھیں اب سراسر اس کی قیمت لگا رہی تھیں۔ اس نے افسوس سے سوچا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ "رقم پہنچ جائے گی کل ہی۔۔۔ اور نکاح بھی کل ہی ہو گا۔۔ ساتھ میں رخصتی بھی۔۔" کہہ کر وہ جلدی جلدی وہاں سے نکل آئی۔ جب کے پیچھے سب کی بانچھیں کھل گئی تھیں۔ ایک ناکارہ لڑکی کے بدلے انہیں اتنی بڑی رقم مل رہی تھی۔ ان کے لیے اور اچھی خبر کیا ہوگی۔ تھوڑی دیر بعد تائی اور چچی صاحبہ کے پاس آئے اور اسے حکم سنا کر چلے گئے کہ کل اس کا نکاح ہے جب کہ وہ تو خاموشی سے ان کو دیکھتی رہ گئی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔ سب کچھ بھاڑ میں جھونکتی وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔ جو ہو گا کل دیکھا جائے گا۔

★★★★★★

"وہ گھر میں آئی تو فارد لاؤنج میں ہی صوفے پر بیٹھا آفس کا کام کر رہا تھا۔ دو سالہ عیشہ صوفے پر ہی لیٹی تھی۔ منہ میں فیڈر تھا۔ چار سالہ جڑواں سونی اور رابی نیچے بیٹھی کھلونوں سے کھیل رہی تھیں۔ انہیں دیکھ وہ مسکرا دی۔ اور آکر فارد کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"الاسلام علیکم" آئمہ نے سوال کیا۔

"وعلیکم السلام آپو۔۔" اس نے مصروفیت سے جواب دیا۔ رابی اور سونی آکر اس کے دائیں بائیں بیٹھ گئیں۔ آئمہ نے دونوں کے گال پر بوسہ دیا۔

"ایک گڈ نیوز ہے" آئمہ نے چمکتے ہوئے بتایا۔

"فارد نے چونک کر سر اٹھایا۔

"اچھا کیا۔۔۔ کہیں آپ کے شوہر نامدار تو نہیں آ رہے۔۔" اس نے انہیں چھیڑا۔ وہ جھینپ گئی۔

"ارے نہیں۔۔۔ سنو تو۔۔۔" اس نے اسے ہلایا۔

"سنائیں آپو۔۔۔" اس نے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔

"لڑکی مل گئی ہے۔۔۔" اس نے جوش سے بتایا۔

"کون لڑکی۔۔۔" لاپرواہ انداز۔

"ارے تمہاری ہونے والی بیوی۔۔۔" اس نے بیوی پر زور دیا۔

ایک پل کو وہ چونکا۔ پھر سے مصروف ہو گیا۔

"اچھا" یک لفظی جواب۔ آئمہ کا منہ لٹک گیا۔

"یار تم نے کوئی رسپانس ہی نہیں دیا۔۔۔" آئمہ نے خفگی سے کہا۔

"تو اور کیا کروں آپو۔۔۔" اس نے بے بسی سے کہا۔

"اچھا لڑکی تو دیکھ لو۔۔ ایک دم ہیرہ ہے ہیرہ۔ چاند سے اتری ہوئی پری۔۔ مجھے تو اتنی پسند۔۔۔ دل کر

رہا تھا آج ہی لے آؤں گھر۔۔۔" آئمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ فارد نے کوئی جواب نا دیا۔

"میں تصویر لائی ہوں۔۔۔ یہ لو دیکھ لو۔۔"

"نہیں مجھے نہیں دیکھنی۔۔۔" اس نے سرے سے ہی انکار کر دیا۔

"یار دیکھ تو لو۔۔ تمہیں پسند آئے گی۔۔" اس نے پھر سے اصرار کیا۔

"آپو پلیز۔۔" اس نے عاجز آ کر کہا۔

آئمہ نے اسے گھورتے تصویر کو سونی اور رابی کو دکھایا۔

"بچو آپ لوگ بتاؤ کیسی لگی آپ کو آپ کی ماما" اس نے اب سونی اور رابی سے پوچھا۔

"یہ ہماری ماما ہیں۔۔۔؟ ان دونوں نے پوچھا۔

"جی کل ہم آپ کی ماما کو لینے جائیں گے" اس نے پیار سے ان سے کہا۔

"پھپھو ماما بہت پیاری ہیں۔۔۔ ہمیں ماما چاہیے۔۔۔ ہم بھی ان کے ساتھ کھیلیں گے، ان کے ساتھ

سوئیں گے، اور سکول بھی جائیں گے۔ دونوں نے باری باری تصویر پہ بوسہ اور آئمہ سے جوش میں کہا۔

"کیوں نہیں میری جان۔۔۔" آئمہ نے ان کو گلے لگایا۔ جبکہ فارد سے مزید یہ ممانامہ برداشت نہ

ہوا۔

"آپو یہ شادی آپ کی مرضی سے ہو رہی ہے اور صرف بچوں کی خاطر۔۔ میرا اس سے کوئی لینا دینا

نہیں۔۔ لیکن اگر اس آنے والی لڑکی نے میرے بچوں سے برا سلوک کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو

گا۔ باقی جب آپ کہیں گی میں نکاح کر لوں گا۔۔ اس سے زیادہ مجھ سے امید نہیں رکھیں۔۔" اس

نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے کل تیار ہو جانا۔۔" آئمہ نے لاہرواہی سے فوراً کہا تو فارد نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"کیا"۔۔۔ وہ دبا دبا چیخا۔

"ہاں تو کل۔۔۔ میں کب تک تمہارے گھر بیٹھی رہوں گی۔۔۔ میرا بھی گھر ہے۔ شوہر ہے بچے ہیں۔۔۔ مجھے انہیں بھی سنبھالنا ہے۔۔۔ میرا کام صرف تمہاری شادی کرنا ہے۔۔۔ جو میں جانے سے پہلے کر کے جاؤں گی۔۔۔ اور ویسے بھی پرسوں حماد مجھے لینے آرہے ہیں۔۔۔" اس نے لاپرواہی سے کہا تو فارد سر جھٹک کر رہ گیا۔ آئتمہ نے ہنسی دبائی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں کیا کہ سکتا" اس نے کہا

"آؤ بچو ہم لوگ سونے چلتے ہیں۔ کل آپ کے لیے ماما بھی لانی ہے۔۔۔" اس نے عیشہ کو صوفے سے اٹھایا اور اور کندھے سے لگاتی سونی اور رابی کو لے کر چل دی۔

★★★★★★★★

اگلی صبح آئتمہ فارد کو لے کر گھر سے نکلی۔ بچوں کو نینی کے پاس چھوڑ کر وہ گھر سے روانہ ہوئے۔ گاڑی جب تنگ سی گلی میں داخل ہوئی تو فارد نے حیران نظروں سے پہلے گلی اور پھر آئتمہ کو دیکھا جو جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔

"ڈونٹ ٹیل میں آپ کی کہ آپ نے کسی جاہل گوار اور غریب لڑکی کو میرے لیے چنا ہے۔۔۔" اس نے صدمے سے بھٹی آواز میں پوچھا۔ ہلکی ہلکی داڑھی اور سرخ سفید رنگت، کھڑی ناک اور کالے بال جو جیل سے سیٹ کیے گئے تھے۔۔۔ ورنہ اکثر وہ اس کی پیشانی کو ہی سلامی دے رہے ہوتے تھے، تھری پیس سوٹ میں وہ حد سے زیادہ ہیئڈ سم لگ رہا تھا۔

"تم چپ کرو۔۔ تمہیں تو اپنی بچوں کی ماں چاہیے ناں بس۔۔ تم چپ کرو۔۔" آئمہ نے گھر کا۔
گاڑی ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے رکی۔ لوگ گھروں سے نکل نکل کر اتنی بڑی گاڑی کو حیرت
سے دیکھ رہے تھے۔ آئمہ فیروزی رنگ کی ساڑھی پہنے حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ گاڑی
اے باہر نکلی تو فارد بھی اس کی تقلید میں باہر نکلا۔

آئمہ اسے لیے اندر داخل ہوئی۔ پیچھے عورتیں اتنے امیر لوگوں کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ منہ پہ
ہاتھ رکھ رکھ کر چہ گوئیوں میں لگ چکی تھی۔
مولوی پہلے سے ہی موجود تھا۔ ان کو ڈرائیونگ روم میں بٹھایا گیا۔
سب سے پہلے لڑکے سے رضامندی لی گئی۔

"امی آپ نے تو کہا تھا کہ لڑکا بوڑھا، عمر رسیدہ اور تین بچوں کا باپ ہے۔۔۔ لیکن یہ تو اتنا ہینڈسم
ہے۔۔۔ اس منحوس کے لیے اتنا امیر لڑکا دیکھنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔" ماریہ پردے میں فارد کو دیکھ
کر ساتھ کھڑی اپنی ماں سے کہنے لگی۔

"مجھے کیا پتہ تھا کہ لڑکا اتنا جوان اور خوبصورت ہو گا۔۔ مجھے تو لگا تھا کہ کوئی توند نکلی ہوئی بھدا سا
آدمی ہو گا۔۔۔" تائی امی بھی جل بھن گئی تھیں۔
"کاش امی مجھ سے ہی شادی کرا دیتی اس کی۔۔۔" اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"اچھا بس چپ کر جو ہونا تھا ہو گیا۔۔ کم از کم پیسے تو ملے ہیں اس منحوس کے بدلے۔۔ آگے ہماری
طرف سے جائے جہنم میں۔۔۔" تائی نے جلے دل سے کہا۔
"پر اماں۔۔۔"

"چپ کر جا۔۔۔ بک بک نہ کر۔۔۔" تائی نے گھورا تو وہ خاموش ہو گئی۔
 تھوڑی دیر میں لڑکی کی طرف سے بھی ایجاب و قبول کا مرحلہ طے ہوا۔
 آئمہ اس سے جا کر ملی۔ وہ بھی خوش دلی سے اس سے اٹھ کر ملی۔ اسے عام سے سرخ جوڑے میں
 بغیر میک اپ کے سرخ گھونگھٹ اوڑھایا گیا تھا۔
 آئمہ نے تھوڑی دیر میں رخصتی کا کہا۔
 سویرا اور ابراہیم اس سے مل کر رو رہے تھے۔ روئی تو صاحبہ بھی تھی
 سب کے گلے لگ لگ کر وہ خوب آنسو بہا رہی تھی جبکہ اس کی رخصتی پی کسی کی آنکھ نم نہیں
 تھی۔ تایا نے سر پہ ہاتھ رکھ کر رخصت کیا۔ فارد اس میلو ڈرامہ سے تنگ آ کر پہلے ہی جا کر گاڑی
 میں بیٹھ گیا۔ آئمہ اسے مشکل سے چپ کراتی گاڑی کے قریب لے آئی۔ اسے اندر بٹھا کر خود بیٹھی
 اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا۔ صاحبہ کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر سب کو بائے بول رہی تھی۔ فارد منہ
 موڑے بیٹھا تھا۔
 پندرہ منٹ کے سفر کے بعد گاڑی گھر کے سامنے رکی۔ فارد تو جلدی سے گاڑی سے نکلتا اندر کی
 جانب بڑھ گیا۔ آئمہ اس کی پشت گھور کر رہ گئی۔
 اس نے صاحبہ کو باہر نکلنے میں مدد دی۔ اور گھر کے اندر لے آئی۔ صاحبہ نے گھونگھٹ اٹھا کر جب
 گھر دیکھا تو اس کا حیرت سے منہ کھل گیا۔
 "یہ کس کا گھر ہے۔۔۔" اس نے معصومیت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گول گول گھوم کر کہا۔
 "یہ تمہارا گھر ہے صاحبہ ہے" آئمہ نے پیار سے کہا۔

"میرا۔۔۔؟۔۔۔ کیا یہ سچی میرا گھر ہے

۔۔ یہ تو بالکل ڈراموں والے گھروں کی طرح ہے اتنا بڑا۔۔۔ آپ کو پتہ ہے میرا بچپن سے شوق تھا اتنا بڑا گھر دیکھنے کا۔۔۔" اس نے جوش و خروش سے آئمہ کا ہاتھ تھام کر کہا تو آئمہ کو اس پر بے حد پیار آیا۔

"کیوں نہیں میری جان۔۔۔ آج سے یہ گھر۔۔۔ تمہارا ہے۔ آؤ تمہیں تمہارا کمرہ دکھاتی ہوں۔۔۔" آئمہ اس کو لے کر اس کے کمرے کی طرف چل دی۔ اندر داخل ہو کر صاحبہ کی آنکھیں پھر سے کھل گئیں۔

کیونکہ پورے کمرے کو سرخ گلاب کے پھولوں اور غباروں سے سجایا گیا تھا۔ بیڈ کے اوپر بھی پھولوں سے ہارٹ بنایا گیا تھا۔ اطراف میں ریڈ گلاب کے پھولوں کی لڑیاں لگائی گئی تھیں۔ دہلیز سے لے کر بیڈ تک بھی پھولوں سے رستہ بنایا گیا تھا۔ پورے کمرے میں ہلکی ہلکی موم بتیوں کی روشنی تھی۔

"آپی یہ کیا ہے اتنا بڑا کمرہ۔۔۔ اتنا خوبصورت کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی۔۔۔۔۔ یہ بھی میرا ہے کیا۔۔۔" اس نے خوشی سے سرخ چہرہ سے آگے بڑھ کر کہا تو آئمہ ہنس دی۔

"ہاں۔۔۔ یہ کمرہ بھی تمہارا ہے۔۔۔ اور اس کی چیزیں بھی۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے اس کی تھوڑی چھو کر کہا تو صاحبہ مسکرا دی۔

آپ بہت اچھی ہیں آپی۔۔۔" اس نے خوشی سے آئمہ کے گلے لگ کر کہا۔

"تم بھی بہت اچھی ہو میری جان۔۔۔ اور آئندہ اے تم بھی مجھے آپو کہہ سکتی ہو کیونکہ فارد بھی مجھے آپو کہتا ہے۔۔۔" آئمہ نے بھی اسے خود میں بھینچا۔

"اچھا چلو آؤ اب بیٹھو یہاں۔۔۔ فارد آتا ہی ہو گا۔۔۔" اس نے اسے بیڈ پہ بٹھایا۔

"فارد کون ہے؟" اس نے پوچھا۔

"تمہارا شوہر۔۔۔ جس سے تھوڑی دیر پہلے تمہارا نکاح ہوا ہے۔۔۔ جو تمہارے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔" آئمہ نے اسے بتایا۔

"اچھا میں نے تو دیکھا ہی نہیں انہیں۔۔۔" اس نے معصومیت سے کہا۔

"تو کوئی بات نہیں اب دیکھ لینا۔۔۔ میں بھیجتی ہوں اسے۔۔۔" اس نے کہا تو صاحبہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔ آئمہ نے اس کی پیشانی چومی اور کچھ اور ہدایات دیتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

★★★★★★★★

وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے ٹیرس پہ آئی تھی جہاں وہ سیگریٹ پھونکتا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

"فارد یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔ دلہن کب سے انتظار کر رہی ہے۔۔۔ کمرے میں چلو۔۔۔" آئمہ نے اس کے پاس آکر ڈانٹا اسے۔

"میں کیوں جاؤں کمرے میں۔۔۔" اس نے چونک کر انہیں دیکھا اور سنجیدگی سے کہا

"شوہر اپنی بیوی کے پاس ہی جاتا ہے۔۔۔ اور اس سیگریٹ کی جان چھوڑو اور جاؤ اسکے پاس" آئمہ نے اس کے ہاتھ سے سیگریٹ لے لی۔

"آپی پلیز میں نے شادی کر لی وہی بہت ہے۔۔۔ اور مجھ سے چونچلے نہیں اٹھائے جاتے۔۔۔ اگر اسے آپ بچوں کے لیے لے کر آئی ہیں تو ان کے پاس بھیجیں میرے کمرے میں نہیں۔۔۔" اس نے ناگواری سے ان کو دیکھ کر کہا تو آئمہ نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"وہ تمہاری بیوی ہے اور تمہارے کمرے میں ہی رہے گی۔۔۔ اور مجھے غصہ مت دلاؤ۔۔۔ جاؤ کمرے میں۔۔۔" آئمہ نے اسے غصے سے ٹوکا۔

"آپ غصہ تو نہیں کریں۔۔۔ جاتا ہوں۔۔۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"ابھی جاؤ۔۔۔" وہ ابھی بھی غصہ تھی۔

"یار جا رہا ہوں۔۔۔ آپ جائیں سونے کے لیے۔ میں چلا جاؤں گا۔۔۔ اس نے سمجھایا۔

"پرامس جاؤ گے۔۔۔" اس نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

"پرامس۔۔۔" اس نے انہیں کندھوں سے پکڑ کر اندر بھیجا۔

تو وہ ایک نظر اسے دیکھتی چلی گئیں۔

★★★★★★★★

بیٹھے بیٹھے اس کی کمر اکڑ گئی تھی لیکن وہ تھا کی آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ اوپر سے اتنے بڑے گھونگھٹ کی وجہ سے گردن بھی اکڑ گئی تھی۔ کبھی وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتی تو کبھی سیدھی ہو جاتی۔ گھڑی کی سوئیاں رات کے 2 بج رہی تھیں۔ اوپر سے نیند سے اس کا برا حال تھا۔

"یہ فارد جی آکیوں نہیں رہے۔۔۔" اسنے منہ بسور کر سوچا۔

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز پہ وہ چوکنا ہو کر بیٹھی۔

گھونگھٹ صحیح سے اوڑھا۔

فارد کو کمرے میں آ کر حیرت کا جھٹکا لگا

ایک تو کمرے کا ماحول اور اوپر سے اپنے بیڈ پر ابھی تک اس لڑکی کو بیٹھے دیکھ کر۔ وہ چلتا ہوا اندر آیا اور دروازہ زور سے بند کیا کہ صاحبہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔ اس نے آ کر اپنا کوٹ اور ٹائی اتار کر صوفے پر پھینکی اور وہیں بیٹھ کر شوز اتارنے لگا۔ صاحبہ کو بالکل انور کیے وہ اٹھا اور الماری سے آرام دہ سوٹ لے کر واش روم گھس گیا۔ ایک بار پھر دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ اچھل پڑی۔ اپنے دل کو سنبھالتے اس نے گھونگھٹ میں سے ہی اسے گھورا۔ پندرہ منٹ بعد درواہ کھلا اور سادہ سے شلوار قمیض میں باہر نکلا۔ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر بال سیٹ کیے۔ اور قدم بیڈ کی جانب بڑھائے۔

"اٹھو۔۔۔" بھاری گمبیر آواز میں اس نے بیڈ کے قریب آ کر کہا۔

(لو بھلا انہوں نے تو گھونگھٹ اٹھانا تھا یہ اٹھنے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔)"

وہ سوچ کہ رہ گئی۔

"میں نے کہا اٹھو۔۔۔" ایک بار پھر غصیلی آواز سن کر وہ اچھل پڑی اور جلدی سے بستر سے اتری۔ اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

"تم جانتی ہو تمہیں یہاں کس لیے لایا گیا ہے۔۔۔" اس نے اس کا بازو اپنے ہاتھوں سے جکڑتے ہوئے کہا۔

اس نے زور زور سے سر اثبات میں ہلایا۔

"میں آپ کی دلہن ہوں ناں۔۔۔" اس نے دھیمی سے آواز میں کہا۔

"شٹ اپ۔۔ کوئی تعلق نہیں ہے میرا تم سے۔۔۔ کل سے مجھے اس کمرے میں نظر نہیں آؤ
تم۔۔ اس گھر میں بچوں کے لیے لائی گئی ہو تم۔ انہیں ہی سنبھالو گی۔۔۔ سمجھی۔۔۔" اس نے سخت
لہجے میں اس کو جنجھوڑتے ہوئے کہا۔ تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اماں کہتی تھیں کہ بیوی شوہر کا ہر کام کرتی ہے۔۔۔ جو بیوی شوہر کا کام نہیں کرتی اسے گناہ ملتا
ہے۔۔۔ میں اچھی بیوی بنوں گی۔" اس نے فخر سے اس کی بات کا جواب دیا۔ اس کی بات سن کر
اسے غصہ چڑھا۔

"فضول بولنے والے لوگ مجھے پسند نہیں ہے۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔ آپو آئمہ کے جانے کے بعد تم مجھے اس
کمرے میں نظر نہ آؤ۔۔۔ اب دفعہ ہو یہاں سے۔۔۔" اس نے اسے صوفے پر دھکا دیا تو اوندھے منہ
گری۔ گھونگھٹ سر کا تو اس نے پھر سے نیچے کر لیا۔
اور پھر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وہ میری منہ دکھائی دیں ناں۔۔۔ پھر میں گھونگھٹ اٹھاؤں گی۔" اس نے پھر سے اس کے سامنے
جا کر ہتھیلی آگے کر کر معصومیت سے کہا۔

جبکہ فارد کا منہ صدمے سے کھل گیا۔ جسے اتنی بے عزتی کروانے کے بعد بھی منہ دکھائی کی پڑی
ہے۔

"مجھے نہیں دیکھنی تمہاری شکل۔۔۔" اس نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔
"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ گھونگھٹ اٹھانے پر منہ دکھائی ملے گی۔۔۔" وہ اداسی سے منہ ہی منہ میں
بڑبڑائی لیکن اس کی آواز فارد تک پہنچ گئی۔

"کہا ناں نہیں دیکھنا مجھے تمہیں۔۔۔ پتا نہیں کہاں سے اٹھا کر لے آئی ہیں آپو یہ نمونہ" اس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا لیکن وہ صاحبہ ہی کیا جسے اثر ہو جائے۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے منہ دکھائی دیں۔۔۔" اس کی بات سن کر فارد بیڈ سے اٹھا۔

"تو تم چاہتی ہو کہ میں تمہارا گھونگھٹ اٹھاؤں؟!!" اس نے اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی۔۔۔" اس نے خوش ہوتے سر ہلایا۔

"تم چاہتی ہو کہ تمہیں منہ دکھائی دوں۔۔۔" اس نے مزید اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ قدم پیچھے لینے لگی۔

"جی۔۔۔"

"لیکن سر پھر بھی جوش سے ہلایا۔

"اس سے کیا ہو گا۔۔۔" اس نے سر دلچے میں پوچھا۔

"آپو نے کہا تھا کہ شوہر منہ دکھائی دیتا ہے۔" اس نے رٹی رٹائی بات دہرائی۔

وہ مزید آگے بڑھا کہ وہ پیچھے ڈریسنگ ٹیبل سے لگ گئی۔ فارد اس کے قریب آ کر رک گیا اور اطراف میں ہاتھ جما کر اسے گھیرے میں لیا۔

"ٹھیک ہے پھر پہلے میں منہ دیکھوں گا اگر شکل اچھی ہوئی تو منہ دکھائی بھی ملے گی۔۔۔" اس نے پھر سے کہا تو صاحبہ نے سر ہلایا۔

فارد نے دونوں ہاتھوں سے دوپٹے کا کونا پکڑ کر اوپر اٹھایا تو نظر پلٹنا بھول گئی۔ وہ اپنی بڑی بڑی کال آنکھیں کھولے اوپر اس کی جانب ہی معصومیت سے دیکھ رہی تھی۔

بغیر میک اپ کے صاف شفاف سرخ و سفید چہرہ، اٹھی ہوئی لمبی پلکیں، کاجل سے لبریز کال آنکھیں، باریک چھوٹے سے ہونٹ، پتلی سی ناک وہ مبہوت سا اسے دیکھے گیا۔ اور مبہوت سی تو صاحبہ بھی اسے دیکھ رہی تھی بنا پلکیں جھپکائے۔ اہنی زندگی میں اس نے اتنا خوبصورت مرد نہیں دیکھا تھا۔ دونوں ارد گرد سے بے گانہ ایک دوسرے کی آنکھوں سے ایک دوسرے کے نقوش حفظ کر رہے تھے۔ صاحبہ نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اسکے گال پر رکھا۔

"ہائے آپ کتنے پیارے ہیں۔۔۔ بالکل ٹی وی والے ہیرو کی طرح" اس نے اس کی بیئرڈ والی گال پہ ہاتھ پھیر کر مسکرا کر کہا تو وہ ہوش میں آیا۔

اور اس کا ہاتھ اپنی گال سے جھٹکا۔ اور پیچھے ہٹا۔

مڑ کر اس نے داڑھی کھجائی۔

(یہ تو بچی ہے فارد۔۔۔ آپا نے یہ بچی پسند کی ہے میرے لیے۔۔۔ یہ بچے سنبھالے گی یا خود کو۔۔۔) اس نے خود کلامی کی۔

"میری منہ دکھائی دے دیں۔۔۔" اس نے پھر پیچھے سے پکارا۔

"نہیں ہے میرے پاس۔۔۔" وہ مڑ کر جا کر بیڈ پہ لیٹ گیا۔

"میری شکل اچھی نہیں ہے کیا۔۔۔" اس نے بیڈ کے قریب آ کر پوچھا۔

"نہیں مجھے پسند نہیں آئی۔۔۔ جاؤ اب ڈسٹرب نہیں کرو مجھے" اس نے کمبل سر پہ تانتے غصے سے جواب دیا۔

وہ منہ بناتی دوسری طرف آ کر بیڈ پہ لیٹ گئی اور کمبل میں گھس گئی۔
اپنے ساتھ اس کو محسوس کرتے اس نے کمبل سر سے اتارا۔
”یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔“ اس نے غصے سے پوچھا

”سو رہی ہوں۔۔۔“ وہ معصومیت سے جواب دے کر رخ اس کی طرف کر گئی۔

”یہاں نہیں سوؤ گی تم۔۔۔ وہاں صوفے پہ جاؤ۔۔۔“ اس نے اٹھ کر کھینچ کر اسے بھی اٹھایا۔

”جی اچھا۔۔۔“ وہ بیڈ سے اترتی ہوئی صوفے کی جانب بڑھ گئی اور اپنا اپنا دوپٹہ اپنے اوپر پھیلا کر
سونے لگی۔

فارد نے ایک نظر اسے دیکھا۔

”ڈرامہ“ اور پھر سر جھٹک کر سو گیا۔

★★★★★★★★

فارد کی صبح کسی غیر معمولی احساس کے تحت آنکھ کھلی۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو کھلی رہ گئیں۔ صاحبہ
میڈم مزے سے اس کے کمبل میں گھسے اس کے کندھے سے لگے اور اس کے گرد بازو باندھے
سکون سے سمٹی سو رہی تھی۔ اس نے ایک نظر اسے دیکھا جو سوتے ہوئے چھوٹی سے بچی لگ رہی
تھے

"ہیے۔۔۔ اٹھو۔۔۔ یہاں سے یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔" اس نے ہوش مءل آتے اسے بازو سے اٹھا کر اٹھایا جو اپنی بند آنکھیں کھولتے صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔ میں کہاں ہوں۔۔۔" اس نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

"یہ تو میں پوچھتا ہوں۔۔۔ کیا کر رہی تم یہاں۔۔۔ بیڈ پر کیسے آئی۔۔۔" اس نے اس کا بازو موڑتے ہوئے سخت تیش میں پوچھا

"وہ رات کو ٹھنڈ لگ رہی تھی تو میں یہاں آ گئی۔۔۔" اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر جواب دیا تو اس نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا۔ اور خود اٹھ کر واش روم میں گم ہو گیا۔۔۔

"ایک تو میرے شوہر غصہ بہت کرتے ہیں۔۔۔" اس نے خود سے سوچا۔

کچھ سوچ کر وہ بھی بیڈ سے اتری اور اپنے پہننے کے لیے الماری میں کپڑے ڈھونڈنے لگی۔ الماری میں ایک سائیڈ پی اس کی استعمال کی تمام اشیا موجود تھی۔

اس نے ایک سادہ سوٹ نکالا۔ اور ڈریسنگ روم میں گم ہو گئی۔ وہ واش روم سے وضو کر کے نکلا اور جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگا۔

تھوڑی دیر میں صاحبہ بھی ڈریسنگ روم سے نکلی اور واش روم جا کر وضو کر کے آئی۔ اور بیڈ پر بیٹھ کر اسے نماز پڑھتا دیکھنے لگی۔

(ہائے صاحبہ یہ نماز پڑھتے ہوئے کتنے اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔) اس نے سوچا اور ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو جائے نماز وہیں چھوڑ کر بالکونی میں چلا گیا۔
صاحبہ نے اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر نماز پڑھی۔ اتنے میں وہ بھی اندر آ گیا۔ صاحبہ دعا مانگ کر اٹھی۔

"سنو ادھر آؤ۔" فارڈ نے اسے بلایا۔

"جی اچھا۔" وہ جائے نماز اپنی جگہ ہر رکعتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس آ گئی۔
"آج کے بعد تم اس روم میں نہیں رہو گی اور خبردار جو یہ بات آپو کو بتائی۔ آج وہ گھر چلی جائیگی اپنے۔ ان کے جانے کے بعد سے تم صرف بچوں کے کمرے میں رہو گی۔ اور مجھے کسی چیز میں نہ سننے کی عادت نہیں ہے انڈر سٹینڈ" اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر سخت لہجے میں کہا۔
"جی اچھا۔۔" اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"جاؤ اب تم۔۔" اس نے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔ وہ کھڑی رہی۔
"کیا یہ اب جاکوں نہیں رہی۔۔" اس نے غصے سے جھنجھلا کر پوچھا۔
"وہ کہاں جاؤں۔۔ آپ نے بتایا ہی نہیں۔۔" اس نے معصومیت سے جواب دیا۔
"یہ دروازہ دیکھ رہی ہوں ناں۔۔ یہاں سے باہر جاؤ۔ ایڈیٹ۔۔" وہ غصے سے چلایا تو وہ جلدی جلدی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

★★★★★★

وہ باہر آئی تو اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ کمرے سے نکل کر وہ لاؤنج میں آ گئی۔ ساری چیزوں کو غور سے دیکھتی وہ چلتی چلتی کچن کی جانب آئی۔ اندر جھانک کر دیکھا تو اسے آپو نظر آئیں اور ساتھ میں ایک ملازمہ بھی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اندر آئی۔

"السلام علیکم۔! اس نے سلام کیا تو آئمہ نے چونک کر اسے دیکھا۔
 "وعلیکم السلام چندہ۔۔ اتنی جلدی اٹھ گئی۔۔؟" آئمہ نے اس کی پیشانی چوم کر پیار سے گلے لگایا۔
 "جی آپو۔ میں جلدی اٹھ جاتی ہوں صبح۔" اس نے کہا تو آپا مسکرا دی۔
 "اور بتاؤ نیند کیسی آئی۔۔" انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔
 "جی اچھی آئی۔۔" اس نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔
 "فارد اٹھ گیا" وہ دونوں چلتے ہوئے باہر ڈائینگ ٹیبل پر آ گئیں۔
 "جی وہ اٹھ گئے ہیں" اس نے خوشدلی سے جواب دیا۔
 "اچھا اس نے کچھ کہا تو نہیں ناں تمہیں۔۔۔" اس نے کھوجتی نظروں سے اس سے پوچھا۔
 "نہیں آپو کہا تو کچھ نہیں۔۔ لیکن وہ غصہ بہت کرتے ہیں۔۔۔ اور میری منہ دکھائی بھی نہیں دی۔"
 اس نے منہ بسور کر شکایت لگائی۔ تو آئمہ ہنس دی۔
 "کیوں نہیں دی بھی منہ دکھائی۔۔۔" اس نے مصنوعی حیرانی سے پوچھا۔
 "وہ انہوں نے ناں میرا گھونگھٹ اٹھایا پھر کہتے مجھے تمہاری شکل اچھی نہیں لگی۔۔ آپا کیا میری شکل
 بری ہے۔۔ میں پیاری نہیں ہوں کیا۔۔۔ میری اماں تو مجھے کہتی تھیں کہ میں بہت پیاری
 ہوں۔۔۔" اس نے اداسی سے اپنی شکل چھو کر دیکھا تو آئمہ کو اپنے بھائی کی حرکت پہ غصہ آیا۔
 "نہیں میری جان۔۔ تم تو بہت پیاری ہو۔۔ گڑیا جیسی۔۔ تم اسے چھوڑو میں اس کی کلاس لوں گی۔ تم
 بتاؤ ناشتے میں کیا کھاتی ہو۔"
 اس نے پیار سے پوچھا۔

"میں تو پراٹھا کھاتی ہوں آپو۔" اس نے مزے سے جواب دیا۔

"ارے واہ۔۔ ابھی بنواتی ہوں۔۔ لیکن تمہاری صحت دیکھ کر لگتا تو نہیں کہ تم پراٹھے کھاتی ہو۔۔"

اس نے ہنستے ہوئے اس کے گال کھینچ کر کہا تو وہ جھینپ گئی۔

"آپو میں بناؤں ناشتہ۔۔۔"

نہیں چندہ۔۔ ملازمہ یہ ناں وہ بنا دے گی۔۔ تم بیٹھو۔۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپا میں بنا لیتی ہوں۔۔ گھر میں بھی سب کا ناشتہ میں بناتی تھی مزے مزے کا۔۔" اس نے جوش ست فخریہ کہا تو آئمہ کی مسکراہٹ سمٹی۔

"وہاں بناتی تھی ناں۔۔۔ یہاں نہیں بناؤ گی۔۔ ٹھیک ہے میری جان۔۔۔ تم صرف آرام کرو۔۔" آئمہ نے کہا تو وہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلا گئی۔

"آپو۔۔۔"

"ہممم"

"آپو وہ بچے کہاں ہیں۔ فارد جی نے کہا تھا کہ میں بچوں کی دیکھ بھال کروں گی۔۔۔" اس نے پوچھا تو آئمہ نے ایک بار پھر افسوس سے سر ہلایا۔

"ہاں آؤ ناں میں لے چلتی ہوں وہاں۔۔" وہ اسے لے کر بچوں کے کمرے کی جانب چل دی۔

اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی چھوٹے سے بیڈ پہ دو سالہ عیشہ سکون سے سو رہی تھی۔

جبکہ ساتھ ہی دوسرے بیڈ پہ رابی اور سونی سو رہی تھیں۔

"یہ ہے سب سے چھوٹی عیشہ اور وہ دونوں سونی اور رابی ہیں دونوں جڑواں ہیں۔" آئمہ نے کہا تو اس نے آگے بڑھ کر عیشہ کا گل چوما اور پھر سونی اور رابی کو پیار کیا۔

"صاحبہ بچے آج سے تم ان کی ماں ہو۔۔ ان کو سنبھالنا، پالنا، تربیت کرنا آج سے تمہارے زمے ہے۔۔ میں چاہتی ہوں تم سگی ماں سے بڑھ کر ان کو پیار دو۔۔ بنو گی ناں ان کی ماں۔۔" آئمہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیار اور آس سے پوچھا تو صاحبہ مسکرا دی۔

"آپ فکر نہیں کریں آپ۔۔ مجھے تو ویسے بھی بچے اتنے اچھے لگتے۔۔ میں ان کے ساتھ بہت سارا کھیلا کروں گی۔۔" اس نے جوش سے بچوں کی جانب دیکھ کر کہا۔

"بہت شکریہ میری جاں۔۔۔" آئمہ نے کہا

"آپی یہ بچے ہیں کس کے۔۔۔" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"یہ فارد کے بچے ہیں۔۔ اس کی پہلی بیوی میں سے۔۔" آئمہ نے نظریں ملائے بغیر کہا۔

"ہیں۔۔ فارد جی کے اتنے بچے۔۔ لگتے تو نہیں ہیں۔۔ اور وہ شادی شدہ ہیں۔۔ اللہ اللہ۔۔ اسی لیے وہ غصہ کر رہے تھے۔۔ ان کی بیوی کدھر ہے۔۔ نظر نہیں آ رہی۔۔"

اس نے ادھر ادھر دیکھ کر شوک اور بے یقینی سے پوچھا تو آئمہ نے اپنی ہنسی دبائی۔

"جانی یہیں سامنے تو کھڑی ہے اس کی بیوی۔۔"

"لیکن کہاں ہے۔۔۔" اس نے نظریں گھماتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔

"چندہ تم ہی تو ہو اس کی بیوی۔۔ اور اس کی پہلی بیوی سے اس کی طلاق ہو چکی ہے وہ یہاں نہیں ہے۔۔ وہ چلی گئی۔" اس نے کہا تو صاحبہ کو دکھ ہوا۔

"ہائے بے چارے فارد جی۔۔۔ اور یہ اتنے چھوٹے چھوٹے بچے کیا ان کے بغیر اکیلے رہتے ہیں۔؟؟؟ میں تو اپنی اماں کے بغیر نہیں رہتی تھی۔۔۔ لیکن جب وہ اللہ جی کے پاس چلی گئیں پھر عادت ہو گئی۔۔۔ ان کو بھی عادت ہو گئی ہو گی۔" اس نے افسوس سے اپنی گول مٹول کالی آنکھیں جھکا کر کہا تو آئمہ پھر سے اس کی معصومیت اور فکر پر مسکرا دی۔

"اچھا تم رکو ان کے پاس۔۔۔ میں آتی ہوں۔۔۔" وہ اس کا گال چھو کر باہر چلی گئیں کیونکہ وہ فارد کو دروازے پر کھڑا دیکھ چکی تھیں۔

★★★★★★★★

وہ باہر آئی تو فارد ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا تھا بیٹھا تھا۔ آئمہ کو دیکھ کر اس نے خفگی سے نظریں پھیر لیں۔۔

"کیا ہوا میرے شہزادے کو" اس نے اس کے بکھرے بال مزید بکھیر کر کہا۔

"ہاں جیسے آپ کو تو پتہ ہی نہیں"

اس نے خفگی سے کہا۔

"کیا ہوا ہے بتاؤ تو سہی۔۔۔"

آپو کیا آپ کو یہی بچی ملی تھی میرے لیے۔۔۔ جانتی ہیں وہ مجھ سے دوگنی عمر چھوٹی ہے۔۔۔ میری تو

خیر تھی آپ نے اس کی لائف بھی سپائل کر دی۔۔۔" اس نے کہا تو آئمہ کے گہرا سانس بھرا اور

اس کے پاس بیٹھی۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔ لیکن مجھے صاحبہ سے بہتر لڑکی کوئی لگی ہی نہیں تمہارے لیے۔۔۔ میرے دل کو بھا گئی تھی وہ۔۔۔ اور بہت سمجھ دار ہے وہ بچی نہیں ہے وہ۔۔۔ بس تھوڑی سی معصوم ہے۔۔۔" اس نے شرارتی پن سے کہا

"کیا خاک معصوم ہے۔ ڈرامے ہیں معصومیت کے۔۔۔۔۔ اس کو دیکھ کر ابھی اس کی خود کی گڑبوں سے کھیلنے کی عمر لگ رہی وہ بچوں کو اور گھر کو کیسے سنبھالے گی۔" اس نے جل کر کہا۔

"اچھا ویسے بڑے غور سے دیکھا ہے تم نے۔۔۔ اہم اہم۔۔۔ آئتمہ نے شراتا کہا۔" میں کیوں دیکھوں گا اسے۔۔۔ "وہ صاف مکر گیا حالانکہ نظروں کے سامنے رات کو اپنا مہبوت ہونا دکھا تھا۔

"ویسے خوبصورت تو بہت ہے نا۔۔۔" انہوں نے پھر سے اس کو کھوجتی نظروں سے دیکھ کر کہا تھا۔ "تو میں کیا کروں اس کی خوبصورتی کا" پھر سے جلا ہوا جواب۔

"اور تم نے رات کو اسے کہا کہ وہ پیاری نہیں ہے اور اسے منہ دکھائی بھی نہیں دی۔" اس نے پھر سے گھورا تو اسے کھانسی کا پھندہ لگا۔

"اس نے بتا دیا آپکو۔۔۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"جی بتا دیا جناب۔۔۔ بہت افسوس ہوا مجھے تمہارے رویے۔۔۔ کم از کم اس کا دل ہی رکھ لیتے۔۔۔" "او کم آن آپو۔۔۔ میرا اس کا دل رکھنے سے کیا کام۔۔۔ اتنا فری نہیں ہوں میں۔۔۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کا دل ٹوٹے یا جڑے۔۔۔" اس نے گویا ناک پر سے مکھی اڑائی۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا فارد

-- خبردار میرے جانے کے بعد تم نے اس معصوم کو تنگ کیا یا برا بھلا کہا۔۔۔" اس نے تنبیہ کی۔
 *میں کیوں تنگ کروں گا اسے۔۔۔ بلکہ اسے کہہ دیجئے گا کہ میرے معاملات میں ٹانگ نا اڑائے۔۔۔"
 اس نے کوفت سے کہا۔ آئمہ نے افسوس سے سر ہلایا۔
 "ہیلو گائز۔۔۔" کسی کی شوخ آواز سن کر دونوں نے چونک کر دیکھا جہاں حماد اپنی تمام تر شوخی سمیت موجود تھا۔

"کیسے ہو میری دوست۔۔۔" فارد خوش اخلاقی سے اس سے ملا۔
 "ٹھیک ہوں یار تم سناؤ۔۔۔۔۔" اس نے بھی محبت سے جواب دیا اور پھر آئمہ کی جانب مڑا جہاں وہ مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہی تھی۔
 "کیسی ہو۔۔۔" آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگایا اور پیشانی پر بوسہ دے کر کہا تو آئمہ بھائی کے سامنے اس کی حرکت پر بلش کر گئی۔
 "اہم۔۔۔ اہم۔۔۔ ایکسیوزمی آپ لوگ یہ اپنا رومینس بعد میں بھی کر سکتے ہیں۔۔۔ پہلے بیٹھیں ناشتہ کریں۔۔۔ آؤ حماد۔۔۔" فارد کی شوخ آواز پہ دونوں مسکرا دیئے۔
 "آپ دونوں بیٹھیں میں صاحبہ کو لے کر آتی ہوں۔۔۔ لو آگئی۔" اس نے کہتے ہوئے اشارہ کیا تو فارد اور حماد دونوں نے اس جانب دیکھا جہاں وہ عیشہ کو کندھے سے لگائے سوئی اور رابی کو ساتھ لیے آ رہی تھی۔ عیشہ اس کے کندھے سے لگی کھکھلا رہی تھی۔ سوئی اور رابی حماد انکل کو دیکھتے اس کی طرف بھاگ آئیں۔ حماد نے ان دونوں کو اٹھا کر گود میں بٹھا لیا۔ اور دونوں کا گال زور سے چوما۔

"کیسی ہیں میری باربیز۔۔۔" حماد نے دونوں کے گال کھینچ کر پوچھا۔ تو وہ دونوں ہنس دیں۔

"چاچو وہ دیکھیں ماما۔۔۔ ہماری ماما۔۔۔" دونوں نے بیک وقت سامنے اشارہ کیا تھا جہاں اب صاحبہ عیشہ کو لے کر کھڑی تھی اور سوالیہ نظروں سے حماد کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"حماد نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر آئمہ اور فارد کو۔

"اسلام علیکم بھابھی۔۔۔" اس نے ادب سے اٹھ کر سلام کیا تھا اسے۔

"وعلیکم السلام۔۔۔" اس نے شائستگی سے جواب دیا۔

"بھابھی آپ یقیناً ہمیں دیکھ کر کنفیوز ہو گئیں تو اپنا تعارف ہم خود کرا دیتے ہیں۔۔۔ میرا نام ہے حماد اور میں آپ کی آپو کا سوویٹ سا پیار سا شوہر ہوں۔"

اس نے جھک کر تعارف کرایا تو سب مسکرا دئے۔

"اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔۔" اس نے پیار سے کہا تو حماد بھی مسکرا دیا۔

"ویسے بھابھی کونسی کلاس میں پڑھتی ہیں آپ۔۔۔ میرا مطلب ہے کافی چھوٹی نہیں آپ۔۔۔ ابھی تک سکول میں ہوں گی جہاں تک میرا اندازہ ہے ہیں نا۔۔۔" اس نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر فارد کو جو بچیوں کے ساتھ لاڈ کرتا انہیں سرے سے انکور کر رہا تھا لیکن اس کی بات پہ گھور کر اسے دیکھا۔ حماد کی بات پہ وہ کھکھلا کر ہنس پڑی۔

"حماد بھائی میں سکول نہیں جاتی۔۔۔ مجھے سکول اچھا نہیں لگتا۔۔۔" اس نے ناک چڑھا کر کہا تو حماد کا قہقہہ بے ساختہ۔

"پھر تو بالکل میری طرح ہیں آپ۔۔۔ مجھے بھی سکول جانا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔" حماد کی بات پر وہ ہنس دی۔ فارد نے چونک کر اس کو دیکھا جس کے ہنستے ہوئے سفید دانت موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ وہ مسمرائز ہوا۔

"اچھا اب بیٹھو تم لوگ سب۔۔۔ ناشتہ کرو۔۔۔ صاحبہ عیشہ کو مجھے دے دو۔۔۔ میں اس کا فیڈر تیار کر دیتی ہوں۔ آئمہ نے کیا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپو آپ بیٹھیں۔۔۔ میں فیڈر تیار کر دیتی ہوں۔" اس نے معصومیت سے عیشہ کو تھپکتے ہوئے کہا۔ "نہیں بالکل نہیں۔۔۔ آج تمہارا پہلا دن ہے۔۔۔ بیٹھو یہاں اور ناشتہ کرو۔۔۔ میں دیکھتی ہوں اسے۔۔۔" آئمہ نے اس سے عیشہ کو لیا اور فارد کی ساتھ والی کرسی پہ زبردستی بٹھا دیا۔ "آپو اسے مجھے دے دیں۔۔۔ آپ تب تک فیڈر تیار کر لیں۔" فارد نے اس سے عیشہ کو لے لیا تو وہ کچن کی جانب چل دی۔

سونی اور رابی تو ویسے بھی چوکلیٹ فلیکس ملک پتی تھیں جو کہ پہلے سے تیار تھا اسے نوش فرما رہی تھی۔

صاحبہ بے بھی دل بھر کے ناشتہ کیا۔

★★★★★★

شام کے وقت آئمہ گھر جا رہی تھی جب اس نے صاحبہ کو اپنے پاس بٹھایا۔ فارس اور حماد باہر پورچ میں کھڑے تھے اور بچیاں بھی لاؤنج میں ان کے پاس بیٹھی کھیل رہی تھی۔ عیشہ کو صاحبہ نے پکڑ رکھا تھا جو گود سے اترنے اور بھاگنے کے لیے اتاولی ہوتی تھی۔

"صاحبہ چندہ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔"

جی آپو کہیں۔۔۔" اس نے عیشہ سے کھیلتے ہوئے کہا جو اس کا دوپٹہ منہ میں ڈالے کھینچ رہی تھی۔

"بچے یہ اب سے تمہارا گھر ہے۔ اسے تم نے اپنے ہاتھوں سے سنوارنا۔۔۔ اپنے شوہر کو سنبھالنا یہ

۔۔۔ اپنے بچوں کو سنبھالنا یہ۔۔۔ میں جانتی ہوں یہ تم پہ بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں لیکن میں جانتی

ہوں تم اپنا فرض خوش اسلوبی سے نبھاؤ گی۔ فارد دل کا برا نہیں ہے۔ بس تھوڑا غصے والا ہے۔۔۔ اگر

پیار سے ہینڈل کرو گی تو وہ بھی سدھر جائے گا۔ گھر میں ہمہ وقت نوکر اور ملازم موجود ہیں۔ کسی بھی

چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک کہہ دیا کرو۔۔۔ اور ڈرنا نہیں ہے، پریشان نہیں ہونا۔۔۔ مجھے کسی بھی

وقت کال کر سکتی ہو تم۔۔۔ ٹھیک ہے ناں۔" آئمہ نے نرمی اور پیار سے اسے سارے تقاضے سمجھائے

تو وہ بھی خوش دلی سے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا گئی۔

"شاباش چندہ۔۔۔ ٹھیک ہے میں چلتی ہوں اپنا اور اپنے بچوں کا اور اپنے شوہر کا خیال رکھنا۔۔۔" اس

نے شرارتی پن سے کہا تو وہ کھکھلا کر ہنس پڑی۔

"جی اچھا" ہمیشہ کی طرح تابعداری سے سر ہلایا۔ آئمہ بچوں سے مل کر باہر نکلی جہاں حماد اور فارد

اس کا انتظار کر رہے تھے۔ فارد نے اسے آگے بڑھ کر گلے سے لگایا۔ اور سر پہ بوسہ دیا۔

"فارس صاحبہ کا خیال رکھنا۔۔۔" آئمہ نے امید سے کہا تو فارد نے بس سر ہلایا۔ آئمہ اور حامد کا گھر

اسلام آباد میں تھا اور انہوں نے گاڑی کا ہی سفر کرنا تھا اسی لیے رات ہونے سے پہلے ہی روانہ ہو

گئے۔

★★★★★★★★

فارد کچھ وقت باہر گزار کر اندر لاؤنج میں داخل ہوا تو لاؤنج میں اسے کوئی نہیں نظر آیا۔ بچوں کو دیکھنے کے لیے وہ ان کے کمرے میں گیا جہاں کا نظارہ کافی خوبصورت تھا۔

سامنے دونوں بیڈ کو جوڑ کر ایک ہی بیڈ کی شکل دی گئی تھی اور بیڈ پہ وہ چاروں سکون سے نیند کے مزے لے رہی تھیں۔ بیچ میں صاحبہ تھی اور ایک سائیڈ پہ سونی جبکہ اس کی دوسری سائیڈ پہ رابی تھی۔

عیشہ کو اس نے اپنے سینے سے لگا کر اپنے اوپر سلایا ہوا تھا۔ صاحبہ آہستہ آہستہ اپنے ایک ہاتھ سے سونی کو تھپکی دے رہی تھی اور دوسرے سے رابی کو جبکہ عیشہ تو دونوں بازوؤں اس کی گردن میں ڈالے سکون سے سوئی تھی۔

ان تینوں میں وہ پھنسی کافی فنی لگ رہی تھی۔ فارد نے موبائل نکال کر ایک تصویر اپنے موبائل میں قید کر لی اور لائٹ آف کر کے اپنے کمرے میں آگیا۔ سونے کی غرض سے بیڈ پہ آیا۔ نیند جلد اس پہ مہربان ہو گئی۔

★★★★★★★★

صبح فارد اٹھ کر آفس کے لیے ریڈی ہو کر نیچے آیا تو لاؤنج میں عیشہ پر ام میں لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے پاس آکر پیار سے اسے دیکھ کر اسے چوما اور پھر ڈائینگ ٹیبل پر جہاں پر پہلے سے ہی ناشتہ لگ چکا تھا۔ اتنا سارا ناشتہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی اور وہ بھی پراٹھے۔ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اور صاحبہ میڈم بھی موٹے سے سویٹر میں دہکی بیٹھی سونی اور رابی کو ناشتہ کروا رہی تھیں۔ چلتا ہوا وہ اس جانب آیا۔ صاحبہ نے چونک کر اسے دیکھا جو فل تیار کھڑا تھا۔

"السلام علیکم! آئیں ناشتہ کر لیں" صاحبہ نے سلام کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"نادیہ نادیہ۔۔۔۔" وہ وہیں سے چیخا۔ اس نے ملازمہ کو آواز دی تو وہ بھاگی ہوئی کچن سے آئی۔

"جی صاحب"

"یہ پراٹھے کیوں بنائے ہیں۔۔۔ تمہیں پتہ ہے ناں میں پراٹھے نہیں لیتا ناشتہ میں۔۔۔۔ پھر۔۔۔" وہ غصے سے دھاڑا۔

"صاحب وہ۔۔۔" اس نے لڑکھڑاتی زبان سے صاحبہ کو دیکھا جو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"پراٹھے میں نے بنائے ہیں۔۔"

انہیں مت ڈانٹیں آپ۔۔۔ میں نے سوچا آج پراٹھے بناتی ہو" اس نے آرام سے جواب دیا۔ جب وہ بیچ میں ہی چیخا۔

"پراٹھے مائی فٹ۔۔۔ تمہیں جب میں نے کل کہا تھا کہ میرے معاملات میں دخل اندازی مت کرنا۔۔ تو تمہیں کوئی بات سمجھ نہیں آتی کیا۔۔" اس نے اس کا بازو جکڑ کر غصے سے کہا تو وہ سہم گئی۔

"سوری مجھے نہیں پتا تھا۔۔ آپ بتا دیں کیا کھائیں گے میں بنا دیتی ہوں۔۔۔" اس نے آواز رندھ گئی۔ بچیاں بھی سہم کر بیٹھ گئیں۔۔ کبھی اپنے باپ کو اتنے غصے میں بھی تو نہیں دیکھا تھا۔

"نہیں کرنا مجھے ناشتہ۔۔ اس نے اس کا بازو چھوڑ کر وہ غصے سے ہاتھ سے گلاس زمین بوس کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے نکل گیا۔

پیچھے وہ ہکا بکا نم آنکھوں سے اس کا غصہ دیکھ رہی تھی۔

"ہائے یہ تو ناشتہ بھی نہیں کر کے گئے

۔۔۔ اب کیا کروں۔۔۔ اماں کہتی تھیں شوہر کو بھوکے پیٹ گھر سے نہیں بھیجنا چاہے" وہ وہیں پہ کھڑی بڑبڑائی جا رہی تھی۔ ملازمہ واپس کچن میں چلی گئی۔ جبکہ وہ بچوں کو لے کر واپس لاؤنج میں آ گئی۔ ان کو لاؤنج میں چھوڑ کر وہ اس کے روم میں گئی جہاں کی ہر چیز بکھری پڑی تھی۔

"ہائے اللہ کتنا سامان بکھیرا ہوا ہے انہوں نے۔۔۔ صاف کر دیتی ہوں۔۔۔" اس نے دوپٹہ کس کے کمر پہ باندھا اور صفائی میں لگ گئی۔ گندے کپڑے سارے باسکٹ میں ڈالے۔ سامان کو اپنی جگہ پہ سیٹ کیا۔ پھر اس کے دھونے والے والے کپڑے لا کر صرف میں ڈالے۔ الماری کھولی جہاں اس کے کپڑے پڑے تھے۔ ان میں سے جو استری کرنے والے تھے وہ نکال کر استری کرنے کھڑی ہو گئی۔ استری کر کے پھر واپس آ کر کپڑے دھوئے اور ان کو سوکھنے کے لیے چھت پی ڈال آئی۔ سارا کام کرنے کے بعد اس نے کمرے کا جائزہ لیا جو چمک رہا تھا۔

"ارے واہ رے صاحبہ۔۔۔ شاباش۔۔۔" اس نے خود کے کندھے تھپک کر خود کو شاباشی دی۔ پھر الماری میں سے اپنا بھی ایک سوٹ نکال کر ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔ گیلے کپڑے دھو کر انہیں بھی سوکھنے ڈالا اور الماری سے اپنے کچھ کپڑے لے کر بچوں کے روم میں رکھ آئی۔ جب رہنا ہی بچوں کے پاس تھا تو کپڑے بھی ادھر ہی ہونے لگے۔

سارا کام نبٹا کر اس نے ٹائم دیکھا جہاں دوپہر کے 12 بج رہے تھے۔ وہ نیچے آئی اور ملازمہ سے

پوچھا۔

"سنو۔۔۔"

*وہ فارد جی کتنے بچے آتے ہیں آفس سے"

"میڈم وہ تو شام میں آتے ہیں۔۔۔" اس نے جواب دیا۔ تو وہ سر ہلا گئی۔

(یہ تو صبح ناشتہ بھی نہیں کر کے گئے اور پتہ نہیں دوپہر میں کھانا کہاں سے کھائیں گے۔۔۔) اسے نئی فکر لگ گئی تھی۔ واپس لاؤنج میں آئی جہاں سونی اور رابی عیشہ کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔ ان کو دیکھ کر مسکرا دی۔

"چلو بچو بتاؤ کیا کھاؤ گے آپ لوگ۔۔۔ میں بناتی ہوں۔۔۔" اس نے ان کے پاس بیٹھ کر پیار سے کہا۔
"مما نوڈلز۔۔۔" دونوں نے بیک وقت کہا تھا تو وہ ہنس دی۔ اسے نوڈلز بنانے آتے تھے کیونکہ سویرا اور ابراہیم کو وہ اکثر بنا کر دیتی تھی۔

"ابھی لاتی ہوں۔۔۔"

"اور میری عیشہ بیٹی کیا تھائے دی۔۔۔" اس نے صوفے پہ کھیلتی عیشہ کا گال چوم کر کہا جو اپنی بازو اور ٹانگیں ہلا کر اس کے پاس آنے کے لیے کھکھلا رہی تھی۔

"ماما۔۔۔" ابھی وہ صرف ماما ہی بولتی تھی۔۔۔ اس نے ہنس کر عیشہ کو گود میں لے کر چٹا چٹ چوم ڈالا بدلے میں وہ بھی اس کے کندھے سے لگی اس کے گال پہ کاٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ ان کو ملازمہ کی نگرانی میں چھوڑ کر آئی اور کچن میں ان کے لیے نوڈلز اور عیشہ کے لیے فیڈر تیار کرنے لگی۔ اس کے بعد گھر کے فون پر آئمہ کی کال آئی تو وہ دیر تک اس سے فون پہ لگی رہی۔

★★★★★★

"بیگم صاحبہ آپ سو جائیں۔۔۔ وہ اکثر رات جو لیٹ گھر آتے ہیں۔ شاید آج بھی دیر سے آئیں۔۔۔ میں ہوں ادھر۔ وہ آئیں گے تو میں دے دوں گی کھانا انہیں۔۔۔" نادیا نے اس سے کہا جو

ڈائینگ ٹیبل پہ کھانا رکھ کر اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ 9 بج رہے تھے لیکن وہ ابھی نہیں آیا تھا۔ بچوں کو وہ کمرے میں سلا آئی تھی۔

"میں بیوی ہوں ان کی تم نہیں ہو۔۔۔ اماں کہتی تھیں کہ جب تک شوہر گھر نہ آئے عورت کو شوہر کا انتظار کرنا چاہئے۔۔۔ تم جاؤ چلی جاؤ۔ پہلے تیکھے نظروں سے گھورتی بعد میں معصومیت سے بولی۔" اچھا بیگم صاحبہ "وہ چلی گئی تو وہ ایک بار پھر انتظار کرنے لگی۔"

★★★★★★★★

آج آفس میں میٹنگ ہونے کی وجہ سے اسے گھر آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ تقریباً 10 بجے وہ گھر میں داخل ہوا جہاں اندھیرا اچھایا ہوا تھا۔ پانی پینے کی غرض سے وہ کچن کی طرف مڑا جہاں کچن کی لائٹ کی روشنی میں وہ اسے ٹیبل پر سر رکھے نظر آئی۔ شاید سو رہی تھی۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے" وہ اس کے پاس آ کر حیرت سے دیکھنے لگا جب کہ آہٹ کی آواز سن کر وہ جو نیند میں جانے لگی تھی ہڑبڑا کر اٹھی جہاں وہ کوٹ کندھے پر ڈالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ "آگئے آپ۔۔۔ آجائیں کھانا کھالیں۔۔۔" وہ اٹھ کر اس کے سامنے آگئی۔ اس کی آنکھیں انجانی خوشی سے چمک اٹھی تھیں۔

"میں نے نہیں کھانا۔۔۔ اور کیا تم میرے انتظار میں یہاں پر بیٹھی ہوئی تھی۔" اس نے سپاٹ لہجے سے پوچھا۔

"ہاں نا۔ دیکھیں کھانا کھالیں۔۔ آپ نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔۔ دوپہر میں بھی بھوکے رہے ہوں گے۔۔ میں نے آپا سے پوچھ کر دیکھیں آپ کی فیورٹ چیزیں بنائی ہیں۔۔ دیکھیں بریانی بھی بنائی ہیں۔۔ آپ بیٹھیں۔۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔" اس نے فر فر بولنا شروع کر دیا جب کی وہ حیرت سے اس کی چلتی زبان دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کھانا کھا لیا تھا۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔" وہ مڑ گیا۔
 "ہا۔۔۔!!!" کھا لیا آپ نے۔۔ لیکن میں نے بھی نہیں کھایا تھا " اس کی دھیمی اداس آواز پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔
 "تو میں کیا کروں جو نہیں کھایا تھا۔۔ اب کھا لو۔۔" وہ سرد لہجے میں لا پرواہی سے بولا۔ وہ چپ رہی۔

ایک نظر اس کے جھکے سر کو دیکھ کر وہ کمرے میں چلا گیا۔
 (کیا ہو جاتا تو دو گھڑی میرے پاس بیٹھ جاتے۔۔۔) وہ منہ بسورتی سارا کھانا فریج میں رکھ کر اس کے لیے کافی بنانے لگی۔ اس کا طریقہ آج ہی اس نے نادیہ سے سیکھا تھا۔ آئمہ نے ہی اسے بتایا تھا کہ وہ سونے سے پہلے کافی پیتا ہے۔
 کافی بنا کر وہ اس کے کمرے میں آگئی جہاں وہ بیڈ پہ نیم دراز سا آنکھیں بند کر کے لیٹا تھا۔ دستک کی آواز پہ آنکھیں کھولیں جہاں وہ ہاتھ میں کافی کا مگ لیے کھڑی تھی۔
 "آجاؤ۔" اس نے اجازت دی۔ تو وہ اندر آئی۔
 "یہ آپ کی کافی۔۔۔" اس نے مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

"میں نے بولا تمہیں۔۔۔" اس نے سخت لہجے میں اس کے چہرے پہ نظریں جمائے کہا۔ حالانکہ اس کا خود دل اس وقت کافی پینے کا تھا۔

"وہ آپو نے کہا تھا کہ آپ کافی پیتے ہیں اسی لیے۔۔۔" اس نے معصومیت سے جواب دیا۔
(یہ سچ میں اتنی معصوم ہے یا ڈرامہ کرتی ہے) وہ سوچ کے رہ گیا۔
"ہمم جاؤ۔۔۔" وہ مڑ گئی۔

"سنو کھانا کھا لیا تم نے۔۔۔" اس نے بے ساختہ پوچھا۔
"نہیں۔۔۔" اس نے بغیر مڑے آہستہ سے جواب دیا۔
"کیوں۔۔۔" اس نے پھر پوچھا۔

"کیونکہ آپ نے بھی نہیں کھایا۔۔۔" اس کے صاف معصوم جواب پہ اسے حیرت کے ساتھ کوفت ہوئی۔

"جاؤ کھانا کھاؤ اور آئندہ میرا انتظار مت کرنا۔۔۔ لائٹ آف کر دینا" اس نے سختی سے تو وہ "جی اچھا" کہہ کر چلی گئی۔

★★★★★★★★

یہ تین دن بعد کی بات ہے جب وہ اس کے کمرے میں صفائی کر رہی تھی جب ڈریسنگ ٹیبل کی چیزوں کو ترتیب سے رکھتے ہوئے اس سے پرفیوم کی شیشی نیچے گر گئی اور چکنا چور ہو گئی۔ پرفیوم کی خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی۔
وہ حواس باختہ ہو گئی۔

"یا اللہ یہ کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ اب کیا کروں اتنا مہنگا سامان ٹوٹ گیا اب تو وہ مجھے ویسے ہی قتل کر دیں گے۔۔۔ کیا کروں۔۔۔" وہ ٹوٹی شیشی کو دیکھ کر ڈر رہی تھی ناجانے اب کیا ہونا تھا اس کے ساتھ۔

"ہاں صاف کر دیتی ہوں جلدی سے انہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔" اس نے جلدی جلدی نیچے بیٹھ کر کانچ کے ٹکڑے ہاتھ سے اٹھانے شروع کر دیئے جب بے دھیانی میں کانچ کا بڑا ٹکڑا اس کے ہاتھ میں چبھ گیا۔

"آہ۔۔۔" تکلیف اور درد سے آنکھوں میں ہانی آ گیا اور ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی جہاں سے خون پانی کی طرح نیچے گر رہا تھا۔ کانچ کا ٹکڑا بھی پھنسا ہوا تو اس کی نکالنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سٹیٹا گئی اور ہاتھ پیچھے چھپا کر کرکھڑی ہو گئی۔

فارد جو آج آفس سے جلدی واپس آ گیا تھا کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ اسے خوف سے دیکھ رہی تھی۔ پورے کمرے میں پرفیوم کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے حیرانی سے پہلے کمرے کو دیکھا اور پھر اسے جو اسے دیکھ کر تھر تھر کانپ رہی تھی۔

وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔" اس نے سختی سے پوچھا۔

"صص۔۔ صفائی۔۔۔" اس نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا صفائی تم نے پرفیوم سے کی ہے۔۔۔" اس نے استہزائیہ کمرے میں نظریں گھماتے ہوئے طنز کیا۔

"نن۔۔۔ ہیں۔۔۔۔۔" اس کی زبان لڑکھرائی۔

"سچ سچ بتاؤ کیا کر رہی تھی یہاں۔۔۔" وہ دو قدم اور نزدیک آیا اس کے جب اس نے نیچے ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ پرفیوم کی بوتل گری دیکھی۔ معاملہ اسے سمجھ میں آ گیا۔

"یہ پرفیوم کس نے توڑا ہے۔۔۔" اس نے پرفیوم کی طرف اشارہ کر کے غصے سے پوچھا۔ تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے۔

"میں۔۔۔ نے توڑا۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔ وہ میں صفائی کر رہی تھی تو ٹوٹ گیا۔۔۔" وہ اٹک اٹک کر جواب دے رہی تھی۔

"اچھا تمہیں پتہ ہے یہ کتنا مہنگا تھا۔ میرا فیورٹ پرفیوم تھا یہ۔۔۔" اس نے کہا۔ اس کو اس قدر ڈرتے دیکھ اسے بھی اسے ڈرانے میں مزہ آ رہا تھا۔

"معاف کر دیں۔۔۔ میں آپ کو سارے پیسے واپس کر دوں گی" اس کے رونے میں تیزی آئی۔

"کیسے دوں گی۔۔۔ اتنے پیسے ہیں تمہارے پاس۔۔۔"

"میں۔۔۔ میں دے دوں گی پکا۔۔۔" وہ ہچکی لے کر رو پڑی ایک تو اس کی ڈانٹ اوپر سے ہاتھ کی تکلیف۔ بس کرو فارد بچی کی جان لو گے کیا۔

"تو یہ پیچھے ہاتھ میں کیا چھپا رہی ہو۔۔۔" اس نے اسے ہاتھ چھپائے دیکھ کر پوچھا۔

"ک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔" وہ ہکلائی اور جلدی سے نفی میں سر ہلایا اور مٹھی کو زور سے بند کر لیا۔

"کہیں چوری تو نہیں کر رہی تھی۔۔۔ دکھاؤ مجھے۔۔۔" اس نے سختی سے کہا۔

"کچھ۔۔۔ نہیں ہے۔۔۔" وہ پھر سے بولی۔

"دکھاؤ مجھے ہاتھ۔" اس نے سختی سے پھر سے کہا اور آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ آگے کیا تو خون سے بھرا ہاتھ دیکھ کر چونک گیا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔۔۔" اس نے پوچھا۔ اور ساتھ میں اس کی مٹھی کھولی جہاں کانچ کا ٹکڑا چبھا ہوا تھا۔
"پاگل لڑکی یہ کیا کیا ہوا ہے۔۔۔ عقل ہے یا نہیں۔۔۔" اس نے غصے سے اسے ڈانٹا تو اس کے رونے میں مزید تیزی آئی۔

وہ اسے لے کے بیڈ پہ آیا اور بٹھایا۔
اس نے ایک نظر اس کے سرخ ہاتھ کو دیکھا اور پھر اسے۔
اس نے آہستہ سے کانچ نکالا تو اس نے تکلیف سے سی کر کے اس کی آستین کو جکڑ لیا۔
"بس نکل گیا۔۔۔" وہ اٹھا اور الماری سے فرٹ ایڈ باکس لے کر آیا۔

پہلے کاٹن سے سارا ہاتھ صاف کیا اور ہمر سپرٹ لگایا۔ پٹی باندھنے کے بعد اس نے اسے دیکھا جو ابھی بھی سر جھکائے سسک رہی تھی۔

"یہ لو ٹیبلٹ کھا لو۔۔۔ درد کم ہو جائے گا۔۔۔" اس نے اسے ٹیبلٹ دی اور پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا۔ ٹیبلٹ دینے کے بعد اس نے اسے دیکھا جو ابھی بھی رو رہی تھی۔
"زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔۔" اس نے نرمی سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔
"تو پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"پہلے کبھی کسی نے اتنا خیال نہیں رکھا میرا۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔" وہ روتے ہوئے اس کی گردن میں بازو ڈالے اس سے لپٹ گئی۔ وہ اس اچانک افتاد پر حیران ہو گیا۔ دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چلی۔ سر جھکا کر دیکھا جو اس کے سینے سے لگے ابھی بھی یچکیاں کے رہی تھی۔ صرف چھوٹی سی بات پہ وہ اسے اچھا کہہ رہی تھی۔۔۔ یہ لڑکی سچ میں معصوم تھی شاید۔

"اچھا دیکھو چپ کر جاؤ اب۔۔۔" اس نے ایک بازو اس کے گرد حائل کر کے کہا اور اس کا سر سہلایا۔ تو اس کے رونے میں کمی آئی۔

"اچھا اب تھوڑی دیر کے لیٹ جاؤ آرام کرو" اس نے اسے خود سے الگ کیا اور پیچھے بیڈ پہ لٹا دیا۔ وہ مسکرائی۔ تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا دیا۔ اسنے اس کے اوپر کمبل دیا اور خود جا کر صوفے پر لیٹ گیا۔ ایک عجیب سے احساس اسے گھیرے میں لے گیا تھا۔ نظریں بار بار بھٹک کر بیڈ کی جانب جا رہی تھیں جہاں وہ آنکھیں بند کیے پڑی تھی۔

"جادو گرئی۔۔۔" وہ بڑا بڑا کر کرٹ بدل کر لیٹ گیا اور آنکھیں موند لیں۔

★★★★★★

دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں اکیلا تھا۔ شام کا وقت ہو چکا تھا بیڈ خالی تھا۔ اس نے اٹھ کر لائٹ آن کی اور ایک نظر بیڈ پر ڈال کر فریش ہونے چلا گیا۔ فریش ہو کر وہ کمرے سے باہر آگیا۔ ایک نظر کمرے کو دیکھ کر وہ بچوں کے کمرے میں داخل ہوا۔ لیکن اندر سے آنے والی آواز کو سن کر رک گیا۔

"مما آپ کو چوٹ کیسے لگی۔۔۔" سونی نے پوچھا تھا۔

"بیٹا وہ بس شیشہ لگ گیا ہاتھ میں۔۔۔" اس کی نرم سی آواز آئی تھی۔
"مما درد ہوا۔۔۔؟" سونی نے پھر پوچھا۔

"ہاں تھوڑا سا۔۔۔" اس نے دو انگلیوں سے ہلکا سا کی طرف اشارہ کیا۔
"مما میں آپ کو کس کروں گی آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔" سونی نے اس کے پٹی والے ہاتھ پر کس کیا تو رابی نے بھی ویسا ہی کیا۔ چھوٹی عیشہ بھی ان کی دیکھا دیکھا اس کا ہاتھ پکڑ کر چومنے لگی۔ صاحبہ نے نم آنکھوں سے تینوں کو خود میں بھینچ لیا۔
فارد یہ پیار بھرا منظر حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ ایک جلن کا احساس ہوا تھا اسے۔
"ناٹ فنیئر بیٹا جی لگتا ہے اپنے پاپا کو بھول گئے آپ لوگ۔" اس نے اندر داخل ہوتے کہا تو وہیں بیڈ پر ساتھ بیٹھ گیا۔

"سونی اور رابی اب اس سے لپٹ گئیں۔

"پاپا۔۔۔ پاپا دیکھیں ناں ممما کو چوٹ لگی۔۔۔ آپ بھی ان کو ہینڈ پہ کس کر دیں وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔" انہوں نے فارد کی توجہ صاحبہ کی طرف دلائی تو صاحبہ بلش کر گئی۔
فارد نے ایک گہری نظر اس پہ ڈالی۔

ماما ہاتھ آگے کریں ناں۔۔۔" سونی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فارد کے ہاتھ میں دیا تھا۔

فارد نے ایک نظر اسے دیکھا اور جھک کر اس کی ہتھیلی کو چوما تھا۔ صاحبہ کے دل نے ایک ہارٹ بیٹ مس کی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کی لیکن شاید وہ چھوڑنا بھول گیا تھا

"صاحب کھانا لگ گیا ہے آجائیں۔۔" ملازمہ کی آواز پہ دونوں چونکے۔ فارد نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ صاحبہ کو لگا کہ اس کا دل خالی ہو گیا ہے۔ فارد اٹھ کر باہر چلا گیا۔ پیچھے وہ اپنی ہتھیلی کو دیکھتی رہ گئی تھی۔

★★★★★★★★

اگلے دن فارد کمرے میں صوفے پر بیٹھا کام کر رہا تھا جبکہ صاحبہ کمرے کے دروازے پر کھڑی کشمکش میں تھی کہ اندر جائے نا جائے۔ لیکن پھر ہمت کر کے اندر داخل ہو گئی۔ فارد جو کام کرنے میں مصروف اسے دیکھ کر چونک گیا۔

"کیا ہوا کوئی کام ہے۔۔۔" اسے چپ چاپ کھڑے دیکھ کر اس نے پوچھا۔
 "وہ مجھے کچھ سامان منگوانا تھا۔۔۔" اس نے جھجھکتے ہوئے بتایا۔ اس کی بات پہ اس نے چونک کر اسے دیکھا جو پہلی بار کچھ مانگ رہی تھی۔
 "اچھا مجھے لکھ کر دے دو میں لے آؤں گا کل آفس سے آتے ہوئے۔۔۔" اس نے کہا اور دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا۔

"وہ مجھے لکھنا نہیں آتا ناں۔۔۔" اس نے معصومیت سے کہا۔ وہ ایک بار پھر چونکا

"اچھا۔۔۔ مجھے ایسے ہی بتا دو کیا لانا ہے۔۔۔" اس نے مصروف سا کہا۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔" وہ جھجھک رہی تھی۔

"بولو بھی۔۔۔" اس بے جھنجھلا کر پوچھا۔

(اماں کہتی تھیں کہ بیوی کو ہر بات شوہر کو بتانی چاہیے۔۔ میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔۔۔ ان سے کیسی شرم۔۔۔ ہاں بول دیتی ہوں۔۔۔) اس نے دل میں سوچا۔
 "وہ میں کان میں بتاؤں گی۔۔۔" اس نے پھر سے معصومیت سے کہا۔
 "کیوں ویسے کیوں نہیں بتا سکتی تم۔۔۔ جلدی بتاؤ۔۔۔ میرے پاس فضول کا وقت نہیں ہے۔" اس نے جھڑک کر کہا۔

"آپ کان تو کریں ادھر۔۔۔" اس نے کہا۔
 "یہاں آؤ بتاؤ مجھے۔۔۔" اس نے اسے پاس بلایا تو وہ صوفے پر اس کے پاس ٹک گئی اور اس کے کان میں سرگوشی میں بتا دیا جسے سن کر فارد کا منہ کھلا رہ گیا۔ چہرہ سرخ تو کانوں سے دھواں نکل آیا۔
 فارد نے حیرت سے اسے دیکھا جو آرام سے بیٹھی تھی۔

"تمہیں شرم نہیں آتی یہ کہتے ہوئے۔۔۔" فارد نے ضبط سے حیرت سے اسے پوچھا۔
 "لو بھلا شرم کیسی۔۔۔ اماں کہتی تھیں۔۔۔" اس نے اس کی بات کاٹ دی۔
 "اچھا بس نہیں سننا مجھے کہ تمہاری اماں کیا کہتی تھیں۔۔۔ کاپی پینسل لاؤ۔۔۔ میں لکھ کر دیتا ہوں۔۔۔ ملازمہ سے کہنا وہ لا دے گی۔" فارد نے جلدی سے کہا تو اس نے اسے کاپی اور پینسل پکڑائی۔
 فارد کو تو لکھتے ہوئے بھی عجیب لگ رہا تھا۔ اس نے لکھ کر دیا تو وہ اسے شکریہ کہتی باہر نکل گئی۔۔۔ پیچھے وہ اس سرپھری کو دیکھ کر رہ گیا پھر جھر جھری لے کر پھر سر جھٹک کر کام میں مصروف ہو گیا۔

زندگی اپنی روٹیں پہ چل نکلی تھی۔ دونوں اب تک اجنبیوں والی زندگی گزار رہے تھے۔ ضرورت کے وقت دونوں بات کرتے تھے۔

صاحبہ کے دل میں محبت کا پودا اگنا شروع ہو گیا تھا۔ سارا سارا دن وہ فارد کا انتظار کرتی۔ وہ اس کا محرم تھا اور محرم سے محبت تو ہو ہی جاتی ہے۔۔ اس کے سارے کام کرتی تھی۔۔ اور کہیں ناکہیں فارد کو بھی اس کی عادت ہو گئی تھی۔ وہ نامحسوس طور پر اس کی طرف کھچ رہا تھا جس کا اسے خود بھی نہیں پتہ تھا۔ محبت کا احساس دونوں طرف حاوی ہو رہا تھا۔ آئمہ سے اس کی روز بات ہو جاتی تھی۔ وہ بھی اسے شوہر کے دل میں جگہ بنانے کی تلقین کرتی رہتی تھی۔ جسے سن کو وہ شرما جاتی تھی۔

"السلام علیکم آپو۔۔" صاحبہ جو آئمہ سے بات کرنے بیٹھی تھی مسکرا کر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام کیسی ہو بھابھی جان!!!!!!" اس نے جان کو کھینچ کر نام لیا۔

"جی ٹھیک ہوں۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔۔"

میں بھی ٹھیک۔۔ فارد کیسا ہے۔۔۔"

فارد جی۔ بھی اچھے ہیں۔۔۔" اس نے معصومیت سے بتایا جبکہ نام لیتے وقت وہ جھجک گئی تھی۔

"اوو۔۔۔۔۔ فارد جی!!!!!!، اچھے ہیں۔۔۔۔۔" ارے واہ۔۔۔۔۔" اس نے چھیڑا تو وہ جھینپ گئی۔

"صاحبہ"

"جی آپو۔۔۔"

"تم خوش ہو ناں۔۔۔ میرا مطلب یہ فارد کا رویہ ٹھیک ہے ناں۔۔۔ تم دونوں میں سب ٹھیک ہوا یا نہیں۔۔۔ مطلب میرا میاں بیوی والے رشتہ جیسا۔۔۔" آئمہ کی آواز میں سنجیدگی اور اور پریشانی تھی۔ وہ سرخ پڑ گئی۔

"آپا وہ بہت اچھے ہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ مجھے لگتا وہ خوش نہیں ہیں۔۔۔" اس نے کافی جھجک کر بتایا۔
 "محبت کرنے لگی ہو اس سے" اچانک آئمہ نے پوچھا۔ اس نے جواب نہیں دیا۔۔۔
 "بتاؤ۔۔۔" اس نے نرمی سے پوچھا حالانکہ اس کی خاموشی اسے سمجھا گئی تھی۔
 "ج۔۔۔ جی آپا وہ مجھے اچھے لگتے ہیں" اس نے دھیمی آواز میں بتایا۔
 "اور فارد"

"وہ تو میری طرف دیکھتے بھی نہیں۔۔۔" اس نے اداسی سے بتایا۔

"صاحبہ میری جان۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔ یہ بیوی ہی ہوتی جو شوہر کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکتی تھی۔۔۔ یقیناً تم نے کوئی کوشش نہیں کی ہو گی اس کا قرب پانے کی۔۔۔ اچھا پریشان مت ہو میں تمہیں بتاتی ہوں کہ کس طرح تم اسے ہمیشہ کے لیے قید کر سکتی ہو۔۔۔ اگر اپنے شوہر کا دل جیتنا ہے تو بس میری بات غور سے سنتی جاؤ۔۔۔" آئمہ نے رازدارانہ طور پہ کہا تو وہ بھی الرٹ ہوئی۔ اس کے بعد جو جو نصیحتیں آئمہ نے کی اسے سن کو وہ بھی پرجوش ہو گئی۔ اسے اچھی طرح سمجھا کر آئمہ نے فون رکھ دیا۔

صاحبہ آئیڈیا نمبر 1 پہ عمل کرنے کا سوچنے لگی۔ لبوں پہ دھیمی مسکان سجائے وہ کمرے کی طرف چل دی۔



صبح جب فارد ناشتے کے لیے آیا تو صاحبہ ناشتہ ٹیبل پر لگا رہی تھی۔ فارد تیار ہو کر نیچے آیا۔ اور کسی کھینچ کر بیٹھا۔ وہ بھی ساتھ بیٹھ گئی۔

"سنیں۔۔۔۔" اس نے دھیمے سے پکارا۔

"ہمم۔۔۔" وہ سیریس تھا اسی لیے ہم کہنے پہ اکتفا کیا ساتھ ساتھ وہ چائے کی چسکیاں لیتا آج کی اخبار پڑھ رہا تھا۔

"آج شام کو کتنے بجے آئیں گے۔۔۔"

"لیٹ آؤں گا۔۔۔" اس نے بے دھیانی میں جواب دیا۔

"وہ آج جلدی آجائیے گا۔۔۔" اس نے پیار سے کہا۔ فارد نے سنجیدہ نظر سے اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی آنکھیں پٹپٹاتے دیکھ رہی تھی۔

"کیوں۔۔۔" سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ بس ایسے ہی۔۔۔" اس سے کوئی بات نہیں بن پائی۔

"نہیں آ سکتا۔۔۔" ٹکا سا جواب منہ پہ مارا۔

"وہ۔۔۔ وہ میں اسی لیے کہہ رہی تھی کہ بچیاں آپ کو مس کرتی ہیں ناں تو کھانے کے ٹائم پہ آجائیے

گا پھر بچوں کا سونے کا ٹائم ہوتا ہے۔" اس نے ڈرتے ڈرتے تفصیلاً کہا۔ فارد چپ رہا۔ کہہ تو وہ ٹھیک

رہی تھی اتنے دنوں سے وہ بچوں کے ساتھ وقت نہیں گزارا پایا تھا۔

"پلیز آجائیے گا۔۔۔" وہ دھڑکتے دل سے اس کی منت کر رہی تھی۔

"ہم ٹھیک یے۔۔۔" وہ اٹھا اور کوٹ پہن کر آفس کے لیے نکل گیا۔ پیچھے صاحبہ جو اس کے لفظوں کا یقین کر ہی تھی اس کے جاتے ہی زور سے اچھل پڑی ملازمہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر خود بھی اپنی پاگل میڈم کا سوچ کر ہنس پڑی۔

★★★★★★★★

وہ دوپہر سے ہی کھانے کی تیاریوں میں لگ گئی تھی۔۔۔ کل آئمہ نے اسے بتایا تھا کہ شوہر کا دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے اسی لیے آئمہ سے اس کی پسند کے کھانوں کا پوچھ کر آج وہ ٹرائے کر رہی تھی۔ اسے بس نارمل چیزیں بنانی آتی تھیں لیکن باقی چیزیں وہ یوٹیوب سے دیکھ کر بنا رہی تھی۔ چکن کڑاہی، میکرونی، لاثانیہ، چکن منچورین، گاجر کا حلوہ، وہ یہ سب چیزیں بنا چکی تھی۔ ایک آخری مطمئن نظر سب چیزوں پہ ڈال کو وہ کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔ جب واپس آئی تو بلیک کلر کی سادہ سی فراک میں ملبوس تھی اور ہلکا سا خوبصورت اپر لیا ہوا تھا۔ اتنی سردی میں کام کر کے اس کے ہاتھ بالکل جم گئے تھے۔ وہ آکر لاونچ میں صوفے پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی۔ گھڑی می ٹائم دیکھا جو سات بج رہی تھی یعنی ابھی ٹائم تھا اسے۔ دو گھنٹے وہ انتظار کرتی رہی لیکن شاید اسے نہیں آنا تھا۔ وہ مایوس ہو گئی۔ اسی لیے ابھی اٹھ کر جانے والی تھی جب وہ تھکا سا گھر میں داخل ہوا۔ کوٹ بازوؤں میں ڈالے وہ بکھرے بالوں میں بھی ہنڈسم اور جاذبِ نظر آ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر وہ کھل گئی۔

"السلام علیکم" اس نے اٹھ کر اسے سوال کیا اور آگے جا کر اس کا کوٹ پکڑا۔ فارد نے جواب دے کر کوٹ اسے دیا اور خود صوفے پر بیٹھ گیا۔ صاحبہ جا کر پانی لے کے آئی اور اسے پیش کیا۔

"بچے کہاں ہیں" اس نے پانی پی کر ادھر ادھر دیکھ کر پوچھا۔ گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اتنے میں عیشہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کی ٹانگوں کے پاس کھڑی ہو گئی۔

"میرا بچہ۔۔"

"فارد نے اسے گود میں لے لیا۔ اور اس کا گال چوما۔ جو خود بھی لاڈیاں کرتی اس سے لپٹ رہی تھی۔"

صاحبہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ فریش ہو جائیں۔۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔" صاحبہ نے کہا۔

"ہم۔۔۔ آ جاؤ میری جان۔۔۔ سوئی اور رابی کے پاس چلتے ہیں۔۔" وہ عیشہ کو لے کر کمرے میں چل پڑا۔ صاحبہ کچن میں آئی اور کھانا لگانے لگی۔

"فارد فریش ہو کر بچوں کے ساتھ کھانے کی ٹیبل پہ آیا تو ٹیبل پہ طرح طرح کے اپنی پسند کی ڈشز دیکھ کر حیران ہوا۔ ایک نظر صاحبہ کو دیکھا جو مسکراتی ہوئی کھڑی تھی۔"

"بیٹھیں نا۔۔۔ میں نے یہ سب آپ کے لیے بنایا ہے۔۔۔" اس نے معصومیت سے کہا تو فارد سر جھٹکتے بیٹھ گیا۔ بچوں کو صاحبہ نے اپنے پاس بٹھا لیا۔ صاحبہ کہنی میز پہ ٹکائے اشتیاق سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیسی بنی ہے۔۔۔ کیسی لگی آپ کو" اسے چپ چاپ کھاتے دیکھ کر اس نے خود ہی پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" فارد نے سرسری سا جواب دیا حالانکہ دل میں تو اس نے بھی تعریف کی تھی جو واقعی لاجواب تھا۔ اسے حیرت اتنی چھوٹی سی لڑکی نے اتنی اچھی ڈش بنائی۔

وہ جو اس کی تعریف کی متمنی تھی اس کے جواب پہ صاحبہ کی مسکراہٹ سمٹی۔ وہ پیچھے ہو کر بیٹھی اور نظر جھکا گئی۔

فارد نے غور سے اس کے چہرے پہ پھیلی اداسی دیکھی تھی۔ اسے اچھا ناں لگا۔

"ویسے یہ منچورین بہت اچھا بنا ہے" اس نے جانے کیوں مصنوعی خوشی سے اس کی تعریف کی تو صاحبہ چونک کر خوشی سے اسے دیکھنے لگی

وہ حیرت سے اس کے چہرے پہ پھیلے خوشی کے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا سچی۔۔۔" صاحبہ نے ایکسائٹڈ ہو کر عیشہ کو کندھے سے لگائے تھکتے پوچھا۔

فارد نے بس سر ہلایا۔ صاحبہ نے بھی تھوڑا بہت کھا کر چھوڑ دیا تھا۔ بچوں نے میکرونی شوق سے کھائی تھی۔

"یہ گاجر کا حلوہ کھا کر دیکھیں ناں۔۔۔ آپ کو پسند ہے ناں۔" پسند والی بات پہ فارد کو پتہ تھا کہ یقیناً آئمہ نے ہی بتایا ہوا گا۔ وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

نہیں بس میری۔۔۔" وہ کھانا کھا کر اٹھ گیا اور گاجر کے حلوے کو ایک نظر دیکھ کر کمرے کی طرف چل دیا۔ اب اسے اتنا بھی سر پہ نہیں چڑھانا چاہتا تھا وہ۔ وہ مایوسی سے اسے جاتا دیکھنے لگی سارا کھانا سمیٹ کر اس نے فریج میں رکھا اور بچوں کو لے کر کمرے میں آگئی۔

جبکہ اپنے کمرے میں کام کرتا فارد چپکے سے کمرے سے نکلا۔ ان کے بند دروازے کو دیکھتا وہ کچن میں آیا۔ لائٹ آن کر کے وہ فریج کی جانب گیا اور کھول کر دیکھا۔ سامنے گاجر کا حلوہ دیکھ کر اس نے باہر نکالا اور پلیٹ میں لے کر کھانے لگا۔

باہر کچن کے دروازے کے پیچھے چھپی صاحبہ نے اپنی ہنسی دبائی۔ اسے آئمہ نے ابھی بتایا تھا کہ فارد کو گاجر کا حلوہ کتنا پسند جسے وہ کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتا تو اب کیسے۔ بس انتظار کرو تھوڑی دیر۔ اب وہ اسے کے سامنے گاجر کے حلوے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ وہ آرام سے دبے قدموں کو اس کو دیکھ کر کمرے میں آگئی۔

فارد نے سیر ہو کر حلوہ کھایا اس کچن کی لائٹ آف کرتا واپس کمرے میں آگیا۔

وہ نیند میں تھا جب اسے لگا کوئی چیز دھڑام سے اس کے اوپر گری ہو۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھا تو دیکھا جہاں صاحبہ میڈم آرام سے پھیل کر اس کے اوپر سوئی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی۔

"او ہیلو میڈم۔" اس نے اس کے گال تھپتھپائے۔ لیکن وہ گہری نیند میں تھی۔

"صاحبہ اٹھو۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو۔" اس نے جھٹکے سے اسے اٹھا کر بٹھایا اور خود بھی اٹھ بیٹھا۔ اس نے نیند میں جھولتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو سچویشن سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔ جب پوری آنکھیں کھلیں اور حواس بیدار ہوئے تو سب سمجھ آگیا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو میڈم۔۔۔ یہ میرا کمرہ ہے۔۔ ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔" اس نے غصے میں پوچھا۔

"وہ۔۔ میں یہاں خود نہیں آئی سچی۔۔۔" اس نے ہڑبڑاتے جلدی جلدی جواب دیا۔ فارد نے اس کے بغیر دوپٹے کے بکھرے سراپے سے نظریں چرائیں۔

"اچھا تو کیا جن بھوت تمہیں یہاں چھوڑ گئے ہیں" اس نے طنزیہ کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ۔ شاید میں نیند میں آگئی۔۔۔ مجھے نیند میں چلنے کی عادت ہے۔۔۔" اس نے تھوڑا شرمندگی سے بتایا۔

"کیا" وہ چیخا۔

"جی" اس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

"جاؤ اپنے کمرے میں اور آئندہ کمری اندر سے لاک کر کے سونا۔۔۔" فارد نے سختی سے کہا تو وہ جلدی سے بیڈ سے اتری اور بھاگ کر کمرے سے چلی گئی اور اپنے کمرے میں آ کر دروازے کو لاک لگایا۔

"اف صاحبہ تو مرے گی۔۔۔ دیکھا نہیں کیسے گھور رہے تھے۔۔۔" اس نے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا اور بھاگ کر کمبل میں دبک گئی۔

★★★★★★★★

"کیا پہنوں آج۔۔۔ آپا نے تو کہا کہ اچھے سے کپڑے پہننے ہیں اور تیار بھی یونا ہے اچھے سے۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔" اس نے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے سوچا پھر ایک پنک کلر کی پیاری سی پرنٹڈ شرٹ کے ساتھ میچنگ ٹراؤزر سلیکٹ کیا اور اس کے ساتھ اس کا ہم رنگ دوپٹا بھی تھا۔ وہ کپڑے لے کر واشروم چلی گئی۔

چینج کرنے کے بعد وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی۔ اس نے آئینہ کی ہدایت کے مطابق کالی کالی آنکھوں میں کاجل اٹھا کر ڈالا۔ پھر اس نے لائٹ پنک شیڈ کی لپ سٹک اٹھا کر انگلیوں کی مدد سے

ہونٹوں پہ لگائی۔ کسی فاؤنڈیشن پاؤڈر کی اسے ضرورت نہیں تھی۔ اس کا رنگ پہلے سے ہی دودھ کی طرح شفاف تھا۔ کمر تک آتے بالوں کو اس نے ہتیر ڈرائی کر کے جوڑے میں قید کیا۔ ہھر جوڑا کھول دیا اور سامنے سے بالوں کو پنز سے سیٹ کر کے کمر پہ کھلے چھوڑ دیئے۔
کانوں میں ہلکی سی نفیس بالیاں ڈالیں۔

مطمئن سی ہو کر اس نے دوپٹہ اٹھا کر سر پہ لیا لیکن ریشمی اور باریک ہونے کی وجہ سے سر پہ ٹک نہیں رہا تھا۔ اس نے دوپٹہ سر سے اتار کر گلے میں ڈالا اور سینے پہ پھیلا لیا۔
ساری تیاری کر کے اس نے ایک نظر خود کو دیکھا۔ گلابی رنگ میں وہ بہت کھلی کھلی لگ رہی تھی۔ فارد کے بارے میں سوچتی وہ آئینے میں دیکھتی شرما گئی۔

"ہائے اللہ مجھے تو خود کو دیکھ کر اتنی شرم آ رہی ہے۔۔۔" اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر سوچا۔ فارد کے آنے کا ٹائم ہونے والا تھا۔

وہ ایک آخری بار خود کو دیکھ کمرے سے باہر نکل کر کچن میں آ گئی۔
"بیگم صاحبہ آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔" ملازمہ نے اس کو پہلی بار تیار دیکھ کر ستائشی انداز میں کہا تو وہ بلش کر گئی۔
"شکریہ۔۔۔" اس نے کہا۔

"اچھا بیگم جی وہ صاحب آگئے ہیں۔ سیدھا کمرے میں چلے گئے ہیں۔۔۔" ملازمہ کے بتانے پر وہ چونکی۔
"وہ کب آئے۔۔۔ اور کھانا کھایا انہوں نے۔۔۔"
"نہیں بیگم صاحبہ آتے ہی وہ کمرے میں چلے گئے۔۔۔"

"اچھا تم کھانا گرم کرو۔۔ میں پوچھ کر آتی ہوں" وہ اسے ہدایت دیتی اس کے کمرے کی طرف چل دی۔

وہ دروازہ کھول کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی۔ وہ اسے بیڈ پر ہی نظر آ گیا۔ وائیٹ شرٹ جس کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے۔ تھکے ہوئے حلیے میں بغیر جوتے اتارے وہ بیڈ پہ آڑھا ترچھا لیٹا تھا اور سر بیڈ کراؤن سے ٹکا ہوا تھا۔ آنکھیں بند تھیں۔

وہ حیران پریشان سی اندر داخل ہوئی اور بیڈ کے ساتھ کھڑی ہوئی۔ اسے لگا وہ سو رہا ہے اسی لیے اس کے جوتے دیکھے اور نیچے بیڈھ کر اس کے جوتے اتار کر سائیڈ پہ رکھے اور پاؤں سیدھے بیڈ پہ کیے۔ کبل اٹھا کر اس پہ دیا۔

اس نے اس کا سرخ چہرہ دیکھا تو آگے آئی اور ڈرتے ہوئے ماتھے پہ ہاتھ رکھا جو جل رہا تھا۔ اسی وقت فارد نے اپنی سرخ آنکھیں کھولی۔ وہ ٹکٹی باندھے صاحبہ کو دیکھنے لگا۔ صاحبہ ڈر کر پیچھے ہوئی۔ اس کی نظروں سے وہ کنفیوز ہونے لگی ساتھ میں اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔

"آ۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔؟ اس نے ڈرتے ہوئے ہمت کر کہ اسے پکارا۔

"سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔" فارد نے کنپٹیوں کو دبا کر بتایا۔

"میں دوائی لے کر۔۔ آتی ہوں۔۔" اس نے جلدی سے مڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں رکو۔۔" وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔

"جی۔۔"

"سر دبا دو میرا پلیر" صاحبہ کو اس کے چہرے سے ہی درد کی شدت کا اندازہ ہو گیا۔

"جی۔۔۔"

"لائٹ بند کرتی آؤ۔۔۔" اسے روشنی آنکھوں میں چھ رہی تھی۔ وہ لائٹ بند کر اس کے پاس آئی۔ اب صرف کمرے میں سائیڈ لیمپ کی روشنی تھی۔

فارد تھوڑا پرے کھسکا تو وہ جگہ بنا کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھے اور آہستہ آہستہ دبانے لگی۔ اس کے ٹھنڈے ہاتھوں سے اسے سکون پہنچ رہا تھا۔

فارد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں میں رکھا گویا اشارہ دیا ہو کہ انگلیاں چلائے۔ صاحبہ جہاں اس کا ہاتھ پکڑنے پر فریز ہوئی تھی دھڑکتے دل سے بالوں میں آہستہ سے انگلیاں چلانے لگی اور اسے دیکھا جو آنکھیں بند کر گیا تھا۔ پانچ منٹ تک وہ ایسے ہی انگلیاں چلاتی رہی جب فارد نے اس کا دوسرا ہاتھ اٹھا کر اپنے سینے پہ رکھ دیا۔ صاحبہ کو اس کے دل کی دھڑکن اپنے ہاتھ پہ محسوس ہوئی۔

"سر درد ٹھیک ہوا۔۔" اس نے اسے پکارا جو آنکھیں موندے پڑا تھا۔

"نہیں۔۔۔ بیٹھی رہو۔۔۔" اس نے آنکھیں بند دیے جواب دیا تو وہ پھر سے انگلیاں پھیرنے لگی۔

فارد اچانک اوپر ہو کر اس کی گود میں سر رکھ لیٹ گیا تو صاحبہ دم سادھ گئی۔ دھک دھک کرتے دل سے وہ بیٹھی رہی۔ فارد اس کی گود میں منہ چھپائے اس کا ہاتھ زور سے پکڑے دوسرا اس کے گرد لپیٹ گیا۔ آج فارد اسے جھٹکے پہ جھٹکا دے رہا تھا۔ اسنے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو سکون سے پڑا تھا۔ صاحبہ کو ہنسی آئی۔ فارد کی بھاری سانسوں کی آواز پہ اس کے سونے کا اندازہ لگاتی وہ جھکی اور

بھجھکتے اس کی پیشانی سے بال سمیٹ کر بوسہ سے کر اوپر ہو گئی۔ پھر ناجانے کب اس کی آنکھ لگی اور وہ وہیں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو گئی۔

آدھی رات کو اس کی آنکھ کھلی۔ اس نے دیکھا جہاں صاحبہ اس کے بالوں میں انگلیاں رکھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی سوئی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ سے اٹھا اور اس کو دیکھا جو معصومیت سے لب کھولے مدھم مدھم سانس لے رہی تھی۔ اس کی نگاہیں اس کے چہرے کے ہر نقش کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اس کے کھلے بال اطراف میں پھیلے تھے۔ اس نے ہمیشہ اسے دوپٹے میں دیکھا تھا لیکن آج اس روپ میں وہ اس کا دل دھڑکا گئی تھی۔ اس نے آہستہ سے ہاتھ سے اس کے بالوں کی زماہٹ کو چھوا تھا۔ پھر وہاں سے اس کے روئی جیسے گالوں کر۔ آج وہ بے خبری میں اس کے احساسات کو جگا گئی۔ ایک تو استحقاق اور دوسرا منہ زور جزبات کا شور سے تنگ آ کر اس نے اس کو آہستہ سے اپنے حصار میں لیا تھا۔

صاحبہ کی آنکھ کسی احساس کے تحت کھلی تو خود کو اس کے حصار میں پایا۔
"فرد جی۔۔۔ جی۔۔۔" اس نے ہکلاتے پکارا۔

"شش۔۔۔" اس کے بعد جزبات بولتے گئے جس میں وہ دونوں بھگتے گئے۔

اگلے دن فرد اٹھا تو وہ کمرے میں اکیلا۔ آہستہ آہستہ کے سے سارے واقعات یاد آتے گئے۔ تو جھٹکے سے اٹھ کر

کر بیٹھا۔

"یا اللہ یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔"

"کیا سوچ رہی ہو گی وہ۔۔" اس نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔ دو منٹ کے بعد وہ اٹھا اور فریش ہو کر چیخ کیا اور باہر چلا آیا۔

اس نے اس کی تلاش میں نظریں دوڑائی۔ وہ چلتا ہوا بچوں کے کمرے میں گیا تو بچے سو رہے تھے۔ وہ نکلا اور کچن میں گیا جہاں وہ چولھے کے آگے کھڑی تھی۔ فارد نے اس کی پشت پہ بکھرے نم بال دیکھے۔ اور چلتا ہوا آگے آیا۔ صاحبہ نے قدموں کی آہٹ پہ مڑ کر دیکھا تو فارد کو دیکھ کر نظر جھکا کر مسکا دی۔

فارد اس کے سامنے آیا۔

"صاحبہ۔۔۔ وہ ایم سوری یار۔۔۔" فارد نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہچکچاتے شرمندگی سے کہا تو صاحبہ نظر اٹھا کر اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

"لیکن سوری کیوں فارد جی۔۔۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔ تو فارد حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔ "مطلب تم مجھ سے ناراض نہیں ہو کیا۔۔۔" فارد نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں فارد جی۔۔ میں بھلا کیوں ناراض ہوں گی آپ سے۔۔ آپ معافی کیوں مانگ رہے ہیں اماں کہتی تھی شوہر سے ناراض نہیں ہوتے۔ اللہ میاں ناراض ہوتے ہیں۔۔۔" اس نے اسے شاک دیا۔ (یا اللہ یہ لڑکی کیا چیز ہے۔۔۔ اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔) بے چاری صاحبہ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کیوں معافی مانگ رہا ہے۔۔۔

"جی چائے بناؤں آپ کے لیے۔۔۔" صاحبہ نے پوچھا۔

"ہوں۔۔۔؟۔۔۔ ہاں بناؤ۔۔۔" وہ غیر حاضر دماغی سے اسے دیکھتا باہر نکل گیا۔

★★★★★★★★

کچھ دن اسی طرح گزر گئے۔ فارد اور اس میں اب ہلکی ہلکی بات چیت ہو جاتی تھی۔ فارد اب غصہ بھی نہیں کرتا تھا اس پہ۔ شاید یہ ان کے درمیاں بنے نئے رشتے کی وجہ سے تھا۔ صاحبہ دل جمعی سے اس کے ہر کام کرتی تھی۔ سوتی ابھی بھی وہ بچوں کے ساتھ ہی تھی۔ نا ہی فارد نے اسے کمرے میں آنے کا بولا تھا۔

رات کا وقت تھا فارد جو سونے کی تیاری کر رہا تھا اور کھڑکی کے پردے برابر کرنے آیا تھا لیکن لان میں نظر پڑتے اسے شال میں لپیٹی وہ ٹہلتی نظر آئی۔ اسے حیرت ہوئی۔ وہ غیر ارادی طور پہ اسے کھوئے ہوئے محسوس کرتے لان میں آ گیا۔

صاحبہ کو بچوں کو سلا کر کچھ دیر لان میں ٹھہرنے کے لیے آگئی تھی لیکن ٹھنڈی ہوا کو محسوس کر کے ادھر ہی واک کرنے لگی۔ اپنے خیالوں میں اس قدر کھوئی تھی کہ ساتھ چلنے والے کو بھی محسوس نہ کر سکی

فارد کو حیرت ہوئی۔

"آہم۔۔۔" اس نے گلا کھنکار کر اسے متوجہ کرنا چاہا تو وہ چونک گئی اور زور سے چیخ ماری۔ فارد بھی اچھل پڑا۔

"آرام سے لڑکی۔۔۔ چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔" وہ چڑ کر بولا۔

"آپ کب آئے۔۔" وہ دل پہ ہاتھ رکھے لمبے لمبے سانس لیتی بولی۔

"ابھی جب آپ محترم پتہ نہیں کن خیالوں میں کھوئی ہوئی تھیں۔"

"وہ چپ کھڑی رہی البتہ پھر چلنا شروع کر دیا۔

فارد کو وہ کچھ اداس لگی۔ وہ بھی اس کے ساتھ قدم ملانے لگا۔

"اداس کیوں ہو" اس نے اچانک پوچھا۔

"جی؟ وہ چونک گئی۔

میں نے پوچھا اداس کیوں ہو۔۔"

نہیں جی میں تو نہیں۔" وہ شال درست کرتے بولی۔

"شکل پہ تو بارہ بجے ہیں"

"ہیں۔۔؟ وہ حیران ہوئی۔

"اتنی رات کو سردی میں باہر کیا رہی ہو۔۔۔"

"ک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔" وہ ہڑبڑا کر بولی۔

"اچھا" وہ مان گیا۔

"بچے سو گئے" فارد کی آواز آئی۔

"جی۔۔"

"تم بھی سو جاؤ"

"جی اچھا۔۔" وہ بول کر پھر چلنے لگی

فارد کو واقعی غائب دماغ لگی۔

"ادھر دیکھو۔۔" فارد نے اچانک اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

وہ چونکی۔ اس نے ہاتھ چھوڑ کر اس کو شانوں سے تھاما اور اپنے سامنے کیا۔ وہ نظر جھکا گئی۔

"کیا ہوا ہے۔۔" اس نے نرمی سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"صاحبہ" اس کی پکار پر وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جو آنکھوں میں نرمی کا تاثر لیے اسے ہی دیکھ رہا

تھا۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ پھر چرائی گئیں۔

"بتاؤ مجھے کیوں اپ سیٹ ہو۔۔"

"جی؟" اس نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"میرا مطلب کیوں پریشان ہو"

صاحبہ کی آنکھوں میں یک دم آنسو آ گئے۔

وہ اماں ابا کی یاد آ رہی۔۔۔ "وہ رندھی ہوئی آواز سے بولی۔

"اتنی سی بات۔۔۔ ان سے بات کر لو" اس نے فوراً حل بتایا۔ وہ مزید رونے لگی۔ فارد پریشان ہوا۔

"وہ اللہ میاں کے پاس ہیں۔۔"

"اوہ ایم سوری۔" وہ چونکا پھر بولا۔ وہ سوس سوس کرتی رہی۔ فارد کو سمجھ نا آیا کیا کہے۔

"اچھا چپ تو کرو۔۔۔ وہ نرمی سے بولا۔ وہ چپ کر گئی لیکن سر ہنوز جھکا رہا۔

"تمہارے گھر میں کون کون ہے۔۔۔" اس نے پوچھا نکاح والے دن تو نا وہ کسی سے ملا نا کچھ

پوچھا۔ فارد نے نوٹ کیا تھا کہ اس کے گھر میں سے کوئی بھی نہیں آتا تھا ملنے نا وہ فون کرتی تھی۔

"تائی، چچی، چاچا ان کے بچے۔۔۔" اس نے ان کے نام گنوائے۔

"تو ان سے بات کر لیا کرو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں۔۔۔" وہ چونکا

"مجھے ان کی یاد نہیں آتی۔۔۔ بچے سویرا اور ابراہیم کی آتی ہے" اس نے اداسی سے بتایا۔ وہ حیران ہوا

"اچھا کل میں تمہیں فون لا دوں گا گھر پہ بات کر لینا۔" اس نے پھر نرمی سے کہا۔
"لیکن فون مجھے تو چلانا ہی نہیں آتا۔"

"اوہ۔۔۔" اس کے ہونٹ سیٹی کی شپ میں سکڑے۔

"چلو میں سکھا دوں گا۔" اس نے حل بتایا۔

"جی اچھا۔۔۔" وہ بول کر سر ہلا گئی۔

"ایک بات تو بتاؤ" فارد نے اچانک پوچھا۔

"جی"

یہ "جی اچھا" تمہارا تکیہ کلام ہے کیا۔۔۔؟" اس نے شرارتا پوچھا تھا۔

"جی؟" وہ حیران ہوئی۔

"کچھ نہیں۔۔ جاؤ سو جاؤ۔۔" وہ ہنس پڑا۔ صاحبہ نے حیرت سے اسے ہنستے دیکھا۔ اتنے عرصے بعد وہ پہلی بار اس سے اتنی لمبی بات چیت کر رہا تھا۔

"جی اچھا" وہ کہہ کر مڑ گئی۔

۔فارد مسکرا کر اس کا پھر وہی تکیہ کلام پر اس کو دیکھنے لگا۔

"سنیں۔۔" وہ جاتے ہوئے مڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہیں۔۔" وہ کہہ کر بھاگ گئی پیچھے اس کے مسکراتے لب سکڑے۔

("فارد مجھے تمہاری سہائیل بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔") کسی کی یاد آئی تھی۔

وہ چہرے پہ سرد تاثرات سجائے کمرے کی طرف چلا گیا۔

★★★★★★★★

"یہ فائیل کہاں چلی گئی۔۔۔ یہیں تو رکھی تھی۔۔۔" وہ کمرے میں الماری کے اندر اپنی فائیل لے لاش کر رہا تھا لیکن مل نہیں رہی تھی۔ آج اس می اپورٹنٹ میٹنگ تھی جس کے سارے اہم پوائنٹس اس فائل میں تھے۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ فائل تلاش کر رہا تھا۔ پورا کمرہ چھان مارا۔ فائل ناپلی۔

"صاحبہ۔۔۔ صاحبہ۔۔۔" اس نے غصے سے کمرے میں ٹہلتے ہوئے اسے آواز دی۔ وہ کمرے میں اس کی غصیلی آواز سن کر داخل ہوئی

"میری فائلز تم نے چھیڑی ہیں۔۔ الماری میں رکھی تھیں"

"اس نے سرد لہجے میں اس سے پوچھا تھا۔

"جی۔۔۔ نہیں میں نے تو نہیں کیا کچھ۔۔۔"

"یہاں پر بلیو کلر کی فائیل تھی کہاں گئی۔۔۔"

"بلیو؟" اس نے نا سمجھی سے اس سے پوچھا۔

"نیلی فائیل۔۔۔ کہاں ہے میں نے یہیں رکھی تھی۔" اس نے چیخ کر پوچھا تو وہ ڈر کر پیچھے ہوئی۔

"جی مجھے نہیں پتہ۔۔۔ میں تو صرف "صفائی کی تھی۔۔۔ یہاں سے۔۔۔ کچھ کاغذ پڑے تھے ادھر مجھے

لگا کہ فضول ہے۔۔۔ اس نے معصومیت سے جواب دیا۔

فارد کو اچانک یاد آیا۔ پرسوں کام کرتے وقت وہ کاغذات یہیں سائیڈ ٹیبل پہ چھوڑ گیا تھا۔

"ہاں وہی کاغذات کدھر ہیں۔۔۔ اس نے جلدی سے پوچھا۔

وہ میں پھاڑ کر پھینک دیئے۔۔۔" پھر وہی معصومیت۔ جبکہ اس کی بات سن کر فارد کے ہوش اڑ گئے تھے۔

"کیا کہا تم نے پھینک دیئے تمہیں پتہ ہے وہ کتنے اہم تھے" اس نے اسکا بازو جکڑ کر پوچھا۔

صاحبہ کو لگا کہ ابھی اس کا بازو ٹوٹ جائے گا۔

"معاف کر دیں مجھے نہیں پتہ تھا۔"

"تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میرے معاملات میں دخل مت دیا کرو۔ لیکن تمہیں کوئی بات سمجھ آتی

ہے۔۔۔ جاہل۔۔۔ جاؤ یہاں سے" اس نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑ کر دھکا دیا جس سے وہ لڑکھڑا

کر پیچھے سائیڈ ٹیبل پر گری تھی جب ٹیبل کی نوک اس کے سر پہ لگی تھی۔ خون کی ایک لکیر ماتھے

سے نکلی۔ وہ بے ساختہ سر پہ ہاتھ رکھ گئی جبکہ وہ بنا دیکھے تن فن کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔

★★★★★★★★

شام کو سب خاموشی سے ڈائننگ ٹینل پہ کھانا کھا رہے تھے فارد بھی خاموش تھا۔ وہ کب سے چور نظروں سے صاحبہ کو بھی دیکھ رہا تھا جو آج چپ تھی۔ صاحبہ ایک کرسی پہ سونہ کو ساتھ بٹھائے اور رابی کو گود میں بٹھائے کھانا کھلا رہی تھی۔ خلاف توقع وہ بھی آج چپ تھی۔ ورنہ روز تو وہ کوئی نہ کوئی بات کر رہی ہوتی تھی۔ اسے احساس ہوا تھا کی اس نے غلط کیا ہے۔

"مما یہ کیا ہوا ہے۔۔۔" رابی نے اس کے ماتھے پہ سوجن کا نشان دیکھ کر اپنے ننھے زہے ہاتھوں سے چھو کر پوچھا تھا۔ فارد بھی چونک کر متوجہ ہوا تھا اور اس کے ماتھے پہ لگی چوٹ کو دیکھا تھا۔ جہاں ہلکا سا خون کا قطرہ جما تھا۔ اچانک فارد کو یاد آیا تھا کہ کس طرح وہ صبح اسے دھکا دے کر گیا تھا۔ صاحبہ نے جلدی سے چوٹ کو ڈھانپا تھا۔

کچھ نہیں بیٹا۔۔۔ وہ بس دیوار میں سر لگ گیا تھا۔۔۔" اس نے ہنستے ہوئے مزاق میں بات اڑاتے ہوئے کہا تھا۔

فارد کو پشیمانی نے آن گھیرا۔ صبح اس کا برتاؤ بہت غلط تھا حالانکہ میٹنگ بھی آج اچھی ہو گئی تھی۔ اتنا روڈ تو وہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

"چلو بیٹا جلدی جلدی کھانا کھاؤ۔۔۔ پھر آپ کو سلاتی ہوں۔۔۔" رابی کو پھر سے سے کچھ بولتے دیکھ وہ ٹوک گئی۔

کھانا کھا کر وہ فارد کو بالکل اگنور کیے اٹھ گئی۔ فارد خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

★★★★★★

وہ سونے کے لیے سادہ شرٹ ٹراؤزر میں واشروم سے نکلا۔

بیڈ پہ آتے ہوئے اس کی نظر کافی پر پڑی جو ناجانے وہ کب رکھ گئی تھی۔ اسے تو لگا تھا کہ وہ ناراضی دکھائے گی لیکن وہ پھر بھی اس کے کام کر رہی تھی۔

وہ ایک گھونٹ کافی کا بھر کر کمرے سے باہر نکلا اور بچوں کے کمرے کا رخ کیا۔ کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔

وہ اندر داخل ہوا اور بیڈ پہ دیکھا جہاں وہ ڈالے کو اپنے سینے پہ سلائے ہوئے تھی سوئی اور رابی اس کے ساتھ تھی۔ خود بھی وہ کمبل میں دبکی ہوئی تھی۔

وہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا۔ جھک کر اسے دیکھنے لگا جو لمبی پلکوں کی جھالر آنکھوں پہ گرائے سکون سے سو رہی تھی۔

کتنی معصوم لگ رہی تھی وہ۔ اس نے سوچا۔ اچانک اس کی نظر اس کے ماتھے کی چوٹ پر پڑی جو اس کی ہی دی ہوئی تھی۔

وہ سیدھا ہوا اور الماری سے فرسٹ ایڈ نکال کر لیا۔ اچھے سے صاف کر کے اس نے وہاں بینڈج لگا دی۔ فرسٹ ایڈ واپس رکھ کر وہ ایک نظر اسے دیکھ کر مڑا۔

لیکن جانے کا دل نہ کیا وہ واپس آیا کچھ پل سوچا اور پھر مسکرا کر بیڈ پہ صاحبہ کے برابر بیٹھا۔ اس نے عیشہ کو آرام سے اٹھایا جو صاحبہ کی شرٹ کے گلے کو مٹھی میں جکڑ کر سوئی تھی۔

اس نے آرام سے اس کی انگلیاں چھڑائیں اور مسکرا کر اس کا ماتھا چوم کر سوئی کے ساتھ ڈال دیا۔ خود وہ صاحبہ کے پاس آیا اور ساتھ لیٹ گیا۔ رخ اس کی طرف کر کے اس نے ایک نظر اس کے معصوم چہرے کو دیکھا اور اس کے زخم پر ہولے سے لب رکھے۔ انگلی سے اس کی چھوٹی سے ناک

چھو! "سوری" جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔ اس نے اس کا بازو اٹھا کر اپنے گرد رکھا اور خود بھی اس کے گرد بازو کا حصار بنا کر اسے خود میں بھیج کر آنکھیں موند گیا۔
فجر سے پہلے اس کی آنکھ کھلی تو وہ ابھی تک بے خبر سوئی ہوئی تھی بلکہ اب تو سردی سے مزید اس میں گھسی سر اس کے سینے میں چھپائے سو رہی تھی۔

وہ مسکرایا۔ آرام سے اس کا بازو اٹھایا اور سر تکیے پر رکھ کر اٹھ بیٹھا۔ ایک بار پھر اس کی بے خبری پہ مسکراتا اس کے بال چہرے کے پیچھے کرتا پیشانی پہ جھک کر مہر ثبت کر کے اٹھ گیا۔ اس کے جاگنے سے پہلے وہ اٹھ چکا تھا۔ جہاں اب بھی وہ بے خبر سوئی تھی۔

★★★★★★★★

صبح جب وہ اٹھی تو ماتھے پر پٹی دیکھ کر حیران ہوئی۔ جو ناجانے کون باندھ گیا۔ جو وہ سوچ رہی تھی وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔ کافی دیر وہ سوچتی رہی اور پٹی کو سوچتی رہی۔ کل اس کے رویے کا اس کو برا لگا تھا اور وہ روئی بھی تھی۔ لیکن اب یہ پٹی دیکھ کر وہ خوشگوار حیرت میں گھری تھی۔ لبوں پہ شرمیلی مسکان تھی۔

فارد حسین نے زخم دیا تھا تو مرہم بھی دیا تھا۔ آئتمہ کو خبر دینے کے لیے وہ جلدی سے اٹھی اور فون کرنے بیٹھ گئی۔ کچھ دن پہلے ہی فارد نے اسے موبائل لا کر دیا تھا اور ساتھ میں اسے کال کرنا اور اٹینڈ کرنا بھی سکھا دیا تھا۔

اب بھی وہ جلدی سے موبائل لے کر بیٹھی اور آئتمہ کا نمبر ملایا۔

السلام علیکم آپو۔۔۔ "اس نے چمکتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف آئتمہ بھی اس کی جوشیلی آواز سن کر خوش گوار حیرت میں تھی۔

"وعلیکم اسلام چندہ۔۔ کیا بات ہے آج چچ صبح کیسے یاد آئی۔۔ خیریت ہے نا۔۔ بڑی خوش لگ رہی ہو۔"

"جی آپو" وہ شرم سے مسکرا دی۔

"اچھا بتاؤ پھر جلدی۔۔" آہستہ آہستہ وہ اسے ساری بات بتاتی گئی۔ بتاتے ہوئے وہ جتنی خوش تھی آئمہ نے بے ساختہ ماشاء اللہ کہا تھا۔

"ماشاء اللہ چندہ۔۔ دیکھا میں نے کہا تھا ناں کوشش کرو گی تو سب ٹھیک ہو گا۔ ان شاء اللہ اب جلد تم پوری اس کے دل میں جگہ بنا لو گی۔ سارہ کے دھوکے کے بعد وہ بہت ٹوٹ گیا تھا۔ فارد بہت خوش مزاج اور نرم مزاج کا تھا۔ سارہ سے محبت کرتا تھا۔ لیکن عیشہ کی پیدائش کے بعد جب وہ چھوڑ کر طلاق لے کر چلی گئی اور کسی دوسرے سے شادی کر لی۔ اسے صرف پیسے چاہیے تھے۔ تب میرا بھائی بڑی مشکل سے اس دھوکے کو سہہ پایا تھا۔ اسی وجہ سے وہ اتنا روڈ بیہیو کرتا ہے۔۔ ہنسنا بھول گیا ہے لیکن اپنے بچوں کے لیے وہ ہر چیز کا مقابلہ کرتا ہے۔۔ اسی لیے میں نے کہا تھا کہ وہ پیار سے ہی ٹھیک ہو گا۔ مشکل ہے پر ناممکن نہیں۔ اور میاں بیوی کے رشتے میں بہت طاقت ہوتی ہے جس طرح تمہیں اس سے محبت ہو گئی اسے بھی ہو جائے گی۔ خدا پہ بھروسہ رکھو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اور ہاں مجھے جلدی سے خوشخبری سنا دو تم دونوں۔" اس نے شرارتا کہا تھا جب کہ اس کی بات سن کر وہ سرخ ہو گئی۔ وہ چپ ہو گئی۔

"یقیناً میری نازک معصوم سی بھابھی جان اب شرما رہی ہوں گی" اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے پھر چھیڑا۔

"آپو نہیں کریں ناں۔۔۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا اور کال کاٹ دی اور اپنی دھڑکنیں سننے لگی۔۔۔
تو آئمہ ہنس دی۔

کیا فارد جی مجھ سے محبت کریں گے؟

"وہ تو سارہ سے محبت کرتے تھے۔۔۔؟"

بھلا مجھ سے کیوں کریں گے؟ اسے طرح طرح کے اندیشوں نے آن گھیرا تھا۔

★★★★★★★★

وہ آفس میں بیٹھا فائل پہ جھکے کام کر رہا تھا جب کوئی دھڑکے سے اندر داخل ہوا تھا۔ اس نے چونک کر سر اٹھایا اقر آنے والے کو دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا۔

زید دھڑک سے آکر اس کے سامنے والی کرای پی بیٹھا۔

"کیا حال ہیں جناب۔۔۔ آج کل کوئی لفٹ ہی نہیں۔۔۔" زید نے آنکھ مار کر شوخی سے پوچھا۔

"ہاں جی اور جیسے آپ جناب تو چوبیس گھنٹے ہمارے چرنوں میں گرے رہتے ہیں۔۔۔" فارد اب سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"ارے جانی آپ جانتے تو ہیں کہ کتنے مصروف ہیں ہم۔۔۔ آہ۔۔۔" اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"کیوں تمہارے کونسے بیوی بچے ہیں گھر میں جو تمہیں فرصت نہیں ملتی۔۔۔" اس نے استہائے کہا۔

"ارے جناب ہمیں کہاں اتنے خوش نصیب وہ تو پاپا نے دو ہفتے سے آسٹریلیا بھیجا تھا کام کے سلسلے

میں۔۔۔ بہت ہی کوئی بورنگ تھا۔۔۔ ہاں لیکن تیری مصروفیت سمجھ آتی ہے۔۔۔" اس نے شوخی سے

اسے دیکھتے بات ادھوڑی چھوڑی۔ جبکی فارد نے اب اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا تھا اور اشارہ دیا کی آگے بکواس کرو۔

"ظاہر سی بات ہے بیوی بچے تو آپ کے گھر میں اسی لیے ان کو اب پر اپر ٹائم دیتے ہو گے۔۔۔ یو نو بزی پرسن۔۔۔" شوخی اس کی آواز میں جھلک رہی تھی جبکہ اس کی بات سے فارد کی آنکھوں کے سامنے صاحبہ کا سراپا لہرایا تھا۔ اس کی کالی معصوم آنکھیں۔ لب مسکرا اٹھے۔

"ویٹ ویٹ ویٹ۔۔۔ مسٹر فارد حسین مسکرا رہے ہیں۔۔۔ یہ تو اس صدی کا معجزہ ہو گیا۔۔۔ یار یہ تو کمال ہو گیا ایسا کیا کمال کر دیا بھابھی جی نے۔۔۔" زید کو تو حیرت کا جھٹکا ہی لگا تھا۔ "بکواس نہیں کرو۔۔۔" اس نے جھڑکا اسے۔

"لو تم چھپے میسنے بنے بیٹھو ہو۔۔۔ اور ہم بکواس بھی نا کریں۔۔۔" زید چڑھ دوڑا۔ فارد نے گھورا۔ "ویسے بتا معاملہ کیا ہے کہیں عشق و شوق تو نہیں ہو گیا جناب کو۔۔۔" فارد سنجیدہ ہوا۔ "تو خوش ہے فارد۔۔۔" زید بھی سنجیدہ ہوا۔

"خوشی کا تو پتہ نہیں لیکن مطمئن ہوں۔" لہجے کے ساتھ چہرہ بھی مطمئن تھا۔ زید نے اس کی خوشی کی بے ساختہ دعا مانگی۔

"سارہ کو دیکھا میں نے۔۔۔" زید اچانک اس کو دیکھتے بولا جس کا چہرہ سہاٹ ہوا تھا۔ آنکھیں سرخ ہوئی تھیں

"پوچھو تو سہی کہاں۔۔۔" اس نے اسے چپ بیٹھے دیکھ اکسایا۔

"زید پلیز یہ سارا نامہ بند کرو۔۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں جاننا۔۔" فارو سنجیدہ لہجے میں غصے سے بولا۔

وہ آگے ہو کر بیٹھا اور زید کو دیکھ کر جب بولا تو لہجہ برف سے بھی ٹھنڈا تھا۔

"تو یہی سوچ رہا ہے ناں کہ مجھے فرق کیوں نہیں پڑا جس سے میں عشق کرتا تھا۔ اس کی حالت سن کر میں تکلیف میں کیوں نہیں۔۔ جانتے ہو کیوں۔۔۔۔۔۔ "وہ ٹھہرا۔۔۔۔۔۔ "وہ اس لیے کہ میں محبت میں بے وفائی تو برداشت کر سکتا تھا۔ کیوں کی میں زبردستی کا قائل نہیں تھا۔ اسی لیے میں نے اسے آرام سے چھوڑ دیا تھا۔ لیکن جو چیز میں کبھی معاف نہیں کر سکتا وہ تھی میری بچیوں کی تکلیف۔۔۔ میری عیشہ کی تکلیف جو ابھی چند ماہ کی جو ماں کے لمس کے لیے ترپتی تھی۔۔۔ میری سونی اور رابی کی تکلیف جو ماں کے لیے سسکتی تھیں۔۔۔ اس عورت کو میں کبھی معاف نہیں کر سکتا جس نے میرے بچوں کو رلایا، ترپایا۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔ اور پی مکافات عمل ہی ہے۔۔ اس عورت کو دیکھنا

بھی پسند نہیں کرتا میں "ٹھہر ٹھہر کر اس نے ٹھنڈے لہجے میں خون آلود آنکھوں سے کہا تھا۔ زید اس کی تکلیف سمجھ سکتا تھا۔

"اور محبت۔۔۔ کیا محبت بھی ختم ہو گئی۔" اس نے پھر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ ختم ہو گئی اسی دن جس دن وہ گھر کی دہلیز پار کر گئی تھی۔۔"

"اچھا چھوڑ یہ بتا بھابھی سے کب ملوا رہا ہے۔۔ کوئی دعوت کر بھی اپنی۔۔ اکلوتا یار ہوں تیرا۔۔"

اس نے اس کا موڈ درست کرنے کی خاطر اس نے کہا تو فارد دھیما سا مسکرا دیا۔

"ہم چلو ٹھیک ہے شام میں آ جاؤ۔ گپ شپ کریں گے۔۔" فارد نے ہلکے پھلکے انداز میں مسکرا کر کہا۔

"میں دعا کروں گا میرے دوست کہ تمہیں سچی محبت مل جائے۔ اور تجھے مسکان واپس لوٹ

آئے۔۔۔" زید نے اس کی دیکھ کر دعا مانگی تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر چلا گیا۔

★★★★★★★★

فارد گھر آیا تو اس نے صوفے پر بیٹھ کر آواز۔ وہ چند منٹ میں اس کے لیے پانی لے کر آ گئی۔ فارد

نے گہری نظروں سے اسے دیکھا جو بالوں کا ہلکا سا جوڑا بنائے سبز رنگ کے ڈریس میں کیوٹ لگ رہی

تھی۔ اس نے ہنسی دبائی اور پانی کا گلاس لیا۔

پانی پی کر اس نے گلاس اسے پکڑا دیا۔

"سنو" وہ جو مڑنے لگی تھی اس کی پکار پہ رک گئی۔

"جی۔۔۔" عام سے لہجے میں کہا۔ البتہ مڑی نہیں۔ کیونکہ آئیڈیا نمبر 3 تھا شوہر کو اگنور کرو۔۔

فارد اٹھ کر اسکے پیچھے آیا۔ اس نے اس کے بال جو جوڑے میں کیچر سے جکڑے تھے انہیں کیچر نکال کر کھول دیا۔ تو لمبے بال اس کی پشت پہ بکھر گئے۔ وہ شاک ہو گئی۔

"ایسے رکھا کرو۔۔ اچھے لگتے ہیں۔۔" فارد نے اس کے کندھے پہ تھوڑی ٹکا کر اسکی جانب دیکھ کر کہا۔ صاحبہ نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔ اس نے سٹپٹا کر نظریں پھیر لیں۔ وہ ہنس پڑا۔۔۔

"بیوی ناراض ہو۔۔۔۔۔" اس نے پیار سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔" صاحبہ کا دل تو لڈیاں پانے کا کر رہا تھا۔

"اچھا۔۔۔۔۔ پکا۔۔۔۔۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔ حصار تنگ کیا۔

"جی۔۔۔۔۔ میں جاؤں۔؟" اس نے جلدی سے جواب دیا۔ اگنور کرنا تو اسے ہی بھاری پڑ رہا تھا۔ فارد نے گہرہ سانس بھرا۔ ایک تو وہ کبھی شکایت نہیں کرتی تھی۔

"ہمم۔ اچھا سنو۔۔۔" اس نے پھر پکارا۔

"جی" اس کی جی جی کی گردان پہ فارد کو ہنسی بھی آئی۔

"آج میرا دوست آ رہا ہے شام گھر دعوت پہ۔ کچھ اچھا سا بنا دینا۔۔۔" فارد نے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔ اور اس کے شانوں پہ بازو رکھا۔

"صاحبہ نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا۔

"لیکن میں بناؤں کیا۔۔۔" اسے پریشانی ہوئی۔

"کچھ بھی بنا لینا۔۔۔" فارد نے اس کے گال سہلائے۔

"جی اچھا۔۔" وہ کہہ کر اس کے حصار سے نکلنے لگی۔ فارد نے ایک مرتبہ اسے خود میں بھیج کر چھوڑ دیا۔ وہ تو حیا سے جلدی جلدی بھاگ گئی۔ فارد اس کی پشت پہ لہراتے بالوں کو دیکھتا رہ گیا۔ پھر مسکرا کر کمرے میں چلا گیا۔

★★★★★★★★

شام میں زید ان کے گھر آیا تو فارد اسے لے کر لاؤنج میں بیٹھ گیا۔
 "السلام علیکم بھائی" صاحبہ ان کے پاس دوپٹہ صبح سے سر پہ جمائے ہوئے آئی۔ زید نے حیرت سے اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا۔
 "وعلیکم السلام۔۔۔ فارد یہ کون ہیں۔۔۔ پہلے کبھی نہیں دیکھا انہیں۔۔۔" زید نے نا سمجھی سے فارد سے پوچھا۔
 "تمہاری بھابھی۔۔۔" فارد نے مسکراتے ہوئے کہا تو زید اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
 "بھابھی۔۔۔" وہ چیخا۔

صاحبہ حیران سی اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔

"آپ بھابھی ہیں۔۔۔ میرا مطلب فارد کی بیوی۔۔۔۔۔ ک۔۔۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔" زید صدمے سے نکلتا اس کے سامنے ادب کھڑا ہو گیا۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔ آپ کیسے ہیں۔" صاحبہ نے پیار سے پوچھا تو زید کو اس کی معصومیت اور میٹھی نرم آواز سن کر اچھا لگا۔

"میں بالکل فٹ۔۔۔ ویسے بھابھی یو آر سو پریٹی۔۔" زید نے خوشگواریت سے کہا تو وہ نا سمجھی سے فارد کر دیکھنے لگی۔

"آں صاحبہ تم جاؤ۔۔ کھانا لگاؤ ہم آتے ہیں" فارد نے اسے بھیجا تو وہ چلی گئی۔

"یار یہ کیا۔۔۔ یہ تو بچی۔۔۔ مجھے سب کچھ بتا۔۔۔ میرا مطلب ہے یہ کیسے ہوا۔۔" زیس نے پوچھا تو فارد نے سب کچھ اسے بتا دیا۔

"اومائی گوڈ۔۔۔ ویسے فارد قسمت تجھ پی بہت مہربان ہے۔۔ اتنی خوبصورت بیوی۔۔ بھابھی کی بہن وغیرہ نہیں یے

۔۔۔ اگر ہے تو میرے بھی سیٹنگ کرا دے بھ۔۔۔" زید کی پٹ پٹ چلتی زبان کو فارد نے روکا تھا جو اس کی گردن کو گدی سے دبوچا ہوا تھا۔
"بکواس بند کر۔۔۔" فارد نے گھورا۔

"ارے چھوڑ دے یار مجھے۔۔۔" زید نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کھانا لگ گیا ہے آجائیں" صاحبہ نے ان دونوں کو کہا۔ لیکن حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔

"بھابھی جی بچائیں مجھے۔۔۔" زید نے ہانک لگائی۔

صاحبہ بیچاری حیران پریشان سی اسے دیکھنے لگی۔ اس نے معصومیت سے فارد کی طرف دیکھا جیسے نظروں سے گزارش کی ہو۔ فارد نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔

"تھینک یو بھابھی۔۔۔" زید نے ہنستے ہوئے کہا تو فارد اسے گھسیٹ کر ڈائینگ ٹیبل پر لے گیا۔

"واہ بھابھی۔۔ کیا جادو ہے آپ کے ہاتھ میں۔۔ قسم سے مزہ آگیا" زید نے کھانا سے لطف اندوز ہوتے کہا تو صاحبہ مسکا دی۔

"ارے بھائی یہ اور لیں ناں۔۔" اس نے بریانی اس کے آگے کی جبکہ کہ وہ فارد کی سائیڈ پہ بیٹھی بار بار اس کی پلیٹ میں بھی کوئی نہ کوئی چیز رکھی جا رہی تھی۔ زید سب دیکھ رہا تھا اور نظروں سے فارد کو چھیڑ بھی رہا تھا۔

"نہیں بھابھی بس۔۔ پیٹ بھر گیا۔ اب تو ایک کپ چائے ہو جائے تو مزہ آ جائے" اس نے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو فارد اور صاحبہ دونوں ہنس دئے۔

"جی ابھی لائی، میں بہت اچھی چائے بناتی ہوں۔" وہ شرارت سے کہتے ہوئے اٹھی اور کچن کی طرف چل دی۔ فارد اور زید مسکرا دیئے۔

"تم جانتے ہو فارد۔۔ بہت خوش قسمت ہو تم جو تمہیں صاحبہ ملی ہے۔۔ بہت معصوم ہے وہ۔ اور بہت محبت بھی کرتی ہے تجھ سے۔ جو اس کی آنکھوں میں نظر آتا ہے۔ کسی اور کے کیے کی سزا اسے مت دینا۔۔ جس طرح اس نے پیار سے تیرے بچوں، تجھے اور تیرے گھر کو سنبھالا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ اب اپنی زندگی میں آگے بڑھ۔۔ اسے وہ محبت دو جو وہ ڈیزرو کرتی ہے۔۔ صاحبہ بہت اچھی ہے۔ وہ تجھے ہمیشہ خوش رکھے گی۔ مجھے بھروسا ہے۔۔"

اس کے جانے کے بعد اس نے فارد کی جانب دیکھ کر نرمی سے کہا تو فارد نے اس کی طرف دیکھا جہاں محبت کے نام پہ وہ چونکا تھا وہیں اس کی باتوں پہ وہ متفق تھا کہ کس طرح اس نے کم عرصے میں ہر چیز کو سنبھال لیا تھا۔۔

"ہممم۔۔ صحیح کہہ رہے ہو تم۔۔" فارد نے کہا تو زید خوشی اے مسکرا اٹھا۔
صاحبہ چائے لے کر آئی۔ تو وہ بھی اس نے تعریف کر کے پی لی۔
"ویسے بھابھی آپ کی بہن نہیں ہے کوئی۔۔" زید نے فارد کو شرارتی نظر سے دیکھ کر اس سے
پوچھا۔

"نہیں میری بہن نہیں ہے۔۔ کیوں۔۔" اس نے پوچھا۔
"نہیں کچھ نہیں

۔۔" زید کا چہرہ لٹک گیا۔ فارد نے بے ساختہ ہنسی دبائی۔
"ارے یار صاحبہ اس بے چارے کی کوئی بہن نہیں ہے ناں اسی لیے پوچھ رہا تھا۔۔ بے چارہ بہن
کے لیے ترستا ہے" فارد نے مصنوعی افسوس سے کہا زید کو زور سے اچھو لگا۔ اس نے صدمے سے
اسے دیکھا۔ صاحبہ بھی اداس نظر آئی۔
"میرا بھی کوئی بھائی نہیں ہے۔۔" اس کی آواز رندھ گئی۔
زید اس کے رونے پہ بوکھلا گیا

فارد نے اسے گھورا جو اس کی بیوی کو رلا کر بیٹھا تھا۔
"ارے میں ہوں ناں آپ کا بھائی۔ آج سے آپ میری بہن۔ میں آپ کا بھائی۔ ٹھیک ہے۔۔ روئیں
نہیں پلیز" زید اٹھ کر اس کے پاس گیا اور اس کا سر سینے سے لگا کر چپ کروانے لگا۔ جب کہ وہ
سوں اوں کرتی اس کی شرٹ سے ناک صاف کر رہی تھی۔
"سچی آپ میرے بھائی ہیں۔۔" اس نے اس کی طرف دیکھ کر معصومیت سے کہا۔

"ہاں میری ایموشنل بہن۔۔۔" زید نے اس کی معصوم شکل دیکھ کر پیار سے کہا تو اس کی آنکھیں پھر سے بھر آئیں۔ تو پھر اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔

اچھا یہ رکھو۔ میری طرف سے آپ کی شادی کا تحفہ۔۔۔" زید نے جیب سے ایک کیس نکال کر اسے دیا تو اس نے حیرت اور خوشی سے جلدی سے پکڑا اور کھول کر دیکھا جس میں خوبصورت کا نفیس بریسلٹ تھا۔

"یہ کتنا پیارا ہے۔۔۔ بہت شکریہ بھائی جان۔۔۔" اس نے مسکراتے چہرے سے کہا تو زید نے اس کے چہرے کی خوشی پہ ماشاء اللہ کہا۔ فارد سے مزید یہ پیار بھرا منظر برداشت نا ہوا۔

"اچھا بس جاؤ اب تم۔۔۔ خواہ مخواہ رلا دیا میری بیوی کو۔۔۔" وہ ان کے پاس آکر صاحبہ کو اپنے ساتھ لگاتا ہوا زید سے بولا جو اسے شرارتی نظروں سے دیکھنے لگا۔

اوہ۔۔۔ سم ون جیس۔۔۔" زید نے جان بوجھ کر انگلش میں کہا جو صاحبہ کو سمجھ نہیں آیا۔ وہ بے چاری تو فارد کا خود کے گرد گھیرا دیکھ رہی تھی۔ جو بے نیاز کھڑا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔ اینڈ گیٹ آؤٹ۔۔۔" فارد نے دانت پیس کر کہا۔

"دیکھیں بھابھی یہ آپ کا شوہر مجھے جانے کے لیے کہہ رہا ہے۔۔۔" زید نے معصوم شکل بنا کر کہا۔

"ارے آپ بیٹھیں ناں۔۔۔ ہم باتیں کرتے ہیں۔۔۔" صاحبہ نے اسے پیار سے کہا اور فارد جو گھورا جس نے ایک آنسو اچکا کر اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو چڑیا کے بھی پر نکل آئے۔

اس کے بعد صاحبہ اس کے ساتھ سے ہٹ کر زید کو لیے لاؤنچ میں چلی گئی جہاں دونوں نے خوب باتیں کیں۔ فارد تو اس کی تیز تیز چلتی زبان دیکھ رہا تھا۔

"مجھ سے تو اتنی باتیں نہیں کرتی یہ۔۔" وہ بڑبڑایا۔

تھواری دیر میں زید چلا گیا تو صاحبہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ فارد اس کی بے نیازی پہ تلملاتا ہوا اپنے کمر میں چلا گیا۔ نیند تو آنی نہیں تھی اب۔ تنگ آکر وہ اس کے کمرے میں گیا تو آگے سے لاک لگا تھا۔ اس نے گھور کر دروازے کو دیکھا۔ وہ ڈپلیکٹ چابی لے کر آیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ جہاں وہ پنک نائٹ ڈریس میں باربی بنی سو رہی تھی۔ وہ چلتا ہوا آیا اور آرام سے اسے اپنے حصار میں لے کر سو گیا۔

صاحبہ جو کچی نیند میں تھی آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا تو لب مسکراہٹ میں پھیلے۔ اس کے گرد بازو پھیلاتے وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر سکون سے آنکھیں موند گئی۔

★★★★★★★★

اگلے دن اتوار تھا۔ فارد کا آج کا سارا دن بچوں کے ساتھ گزارنے کا تھا۔ وہ سب لان میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں پر ہلکی ہلکی دھوپ بھلی لگ رہی تھی۔ فارد عیشہ کے ساتھ کھیل رہا تھا پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی فارد تک آتی۔ اور پھر بھاگ جاتی۔ صاحبہ بھی آرام سے بیٹھی ان کی مستیاں دیکھ رہی تھی اور ساتھ میں کینو چھیل کر انہیں دے رہی تھی۔ پھر کچھ یاد آنے پر اندر کی جانب چل دی۔

فارد نے اسے جاتے دیکھا اور پھر سے مصروف ہو گیا لیکن جب کافی دیر تک وہ نا آئی تو وہ غیر ارادی طور پر اندر کی طرف چل دیا۔ کچن میں جا کر دیکھا تو وہ نہیں تھی۔ بچوں کے روم کا دروازہ بند تھا۔ وہ بنا دستک دیئے اندر چلا آیا لیکن اندر آکر اس کی نظر اور ایمان دونوں ڈولم ڈول ہو گئے۔۔ سٹیٹا تو صاحبہ بھی گئی تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔ جائیں یہاں سے۔" صاحبہ نے جلدی سے اسے کہا تھا لیکن وہ ان سنا کر کے آگے آگیا۔ صاحبہ نظر جھکا گئی۔

آگے بڑھ کر اس نے اس کے شانوں پہ بازو پھیلا کر اپنے گھیرے میں لیا۔ اور قریب کھینچ لیا۔ وہ بے ساختہ آگے کھنچی آئی۔

Whatsapp : 03335586927

دل کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے فارد جھکا اور چھوٹی سی جسارت کر دی جس سے صاحبہ کا رنگ سرخ گلال ہو گیا۔ اور آنکھیں کھلی رہ گئی۔ فارد نے اس کا چہرہ دیکھا جہاں وہ شرمیلی سی مسکان لبوں پہ سجائے سرخ ہو رہی تھی۔ آنکھیں مینچ رکھی تھیں۔ حصار سے نکلنے کی کوشش اس نے بھی نہیں کی تھی۔

فارد نے اس کا رخ موڑ کے آئینے کی طرف کیا اور خود اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

"ہم تو پہلے ہیں آپ کے دیوانے ہیں پھر یہ سب کیوں۔۔۔" اس نے اس کے کندھے پہ تھوڑی ٹکاتے ہوئے اس کے حلیے کی طرف اشارہ کیا۔

"وہ۔۔۔ وہ میں نے ٹی وہ پہ دیکھا تھا کہ لڑکیاں ایسے کپڑے پہنتی ہیں۔۔۔ میں بس کوشش کر رہی تھی لیکن اللہ قسم میں نے پہننے نہیں تھے۔۔۔ یہ تو کتنے گندے ہیں۔۔۔" اس نے سمٹتے ہوئے ناگواری سے کہا۔

"لیکن مجھے تو اچھے لگ رہے ہیں۔" فارد نے آئینے میں اس کا عکس دیکھتے سرگوشی کی۔
 "ہیں۔۔۔ اللہ اللہ آپ کو اچھے لگتے ہیں ایسے کپڑے۔۔۔" اس نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔
 "ہمم۔۔۔" اس نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔ تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔

فارد نے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

"مجھے میری صاحبہ جیسی ہے ویسی ہی اچھی لگتی ہے

۔ سادی معصوم، تم جیسے کپڑے پہنو ان میں اچھی لگتی ہو۔ لیکن تمہیں یہ کپڑے پہننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ٹھیک ہے

--"فارد نے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے پیار سے کہا۔ صاحبہ کے لیے حیرت کا مقام تھا ا ج فارد نے پہلی بار اس کی تعریف کی تھی۔

شاید یہ زید کی باتوں کا اثر تھا کہ فارد اس رشتے کو موقع دے رہا تھا۔
صاحبہ مسکرا دی۔ تو فارد بھی اس کی مسکان دیکھ کر مسکرا دیا۔

"آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔" صاحبہ نے بے ساختہ کہا۔

"اچھا۔۔۔"؟ فارد نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

"جی آپ بہت بہت اچھے ہیں۔۔۔" صاحبہ نے بھی اکسائیٹڈ ہو کر کہا۔ فارد اسے دیکھتا رہ گیا جو چھوٹی سی بات پہ کتنا خوش ہو جاتی تھی۔

"اچھا تو پھر اپنے کمرے میں کب آ رہی ہو۔۔۔" اس نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی؟" اس نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"اپنے کمرے میں۔۔۔ یعنی ہمارے کمرے میں۔۔۔" فارد نے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔ تو وہ مسکرا دی۔

"لیکن بچے۔۔۔" اسے بچوں کی فکر ہوئی۔

"کوئی نہیں بچوں کا بیڈ بھی ہم وہیں شفٹ کر دیتے ہیں۔۔۔" ان کا کمرہ کافی بڑا تھا جس میں با آسانی ان کا بیڈ آ سکتا تھا۔

"جی اچھا۔۔۔" صاحبہ مسکرا دی اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

"یہاں آؤ" فارد نے اپنا بازو پھیلا یا تو وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔ فارد نے اس کے سر پہ تھوڑی رکھ کر اس کے بال سہلائے۔ اور سر پہ لب رکھے۔

"مما۔۔۔ پاپا۔۔۔" آواز پہ دونوں الگ ہوئے اور پیچھے دیکھا جہاں سونی اور رابی کھڑے تھے۔

"پاپا آسکریم کھانی ہے۔۔" سونی نے اکسائیٹڈ ہو کر اندر آتے کہا۔ تینوں دروازے پہ لائن بنائے کھڑی تھیں۔ صاحبہ ہنس دی۔

فارد نیچے جھکا تو وہ تینوں چلتی ہوئی اندر آئیں اور اس کی بانہوں میں سما گئیں۔

"آج ہم لوگ باہر جائیں گے آسکریم کھانے۔۔" فارد نے سونی اور رابی کو جھک کر اٹھا کر کہا جبکہ عیشہ تو ماما کی ٹانگوں سے چپکی تھی۔

صاحبہ نے اسے بھی اٹھا لیا۔

"یاہوووووو۔۔۔" سونی اور رابی ایکسائیٹڈ ہو گئیں۔

فارد اور صاحبہ مسکرا دیئے۔

"پاپا۔۔ میں۔۔ میں" عیشہ نے بھی دیکھا دیکھی اپنے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔

وہ لوگ ان تینوں کو لے کر باہر نکلے اور پھر کافی انجوائے کر کے گھر دیر تک واپس آئے۔ بچے تو راستے میں ہی سو گئے تھے۔

ایک بھر پور زندگی سے بھرا دن گزار کر وہ گھر لوٹے تھے۔

★★★★★★★★

صاحبہ فارد کے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھی۔ بچے بھی ان کے پاس ہی ہوتے تھے۔ فارد اپنی زندگی میں بہت حد تک مطمئن اور خوش ہو گیا تھا۔ یہ چند دن اس نے صاحبہ کی سنگت میں بہت خوبصورت

گزارے تھے۔ صاحبہ بھی اپنی زندگی سے مطمئن تھی۔ ایک خوشحال زندگی جس کی وہ خواہش کرتی تھی اسے مل گئی تھی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ملا تھا ایک پیار کرنے والا شوہر سب کچھ تو تھا۔ وہ جتنا اللہ کا شکر کرتی اتنا کم تھا۔ لیکن جو چیز تھی وہ تھی محبت۔۔۔ اسے کبھی فارد کے پیار میں کوئی کمی نہیں نظر آئی لیکن اس نے کبھی زبان سے اظہار بھی تو نہیں کیا تھا۔ یہی تو فرق ہوتا ہے محبت میں۔ عورت اپنے محبت کا اظہار عمل سے کرتی ہے جبکہ عورت کو مرد سے ہمیشہ لفظی اظہار کے ساتھ ساتھ عملی بھی چاہیے ہوتا ہے۔ ان چند دنوں میں صاحبہ نے کئی مرتبہ اپنی محبت کا اقرار کیا تھا لیکن فارد نے نہیں۔

"سنیں۔" فارد بیڈ پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کر رہا جب صاحبہ جو اس کے پاس بیٹھی تھی اس نے پکارا۔
"ہممم۔"

"سنیں ناں" اس نے پھر پکارا۔
"ہاں بتاؤ۔۔۔" اس نے مصروف سا کہا۔
"یہاں میری طرف دیکھیں" اس نے لاڈ سے خفا خفا سا کہا۔
ان دنوں میں وہ لاڈ کرنا بھی سیکھ گئی تھی اور روٹھنا بھی۔
"ہاں بتاؤ کیا ہے صاحبہ۔۔۔" اس نے جھنجھلاہٹ میں کہا۔
"اسے رکھیں پھر میری بات سنیں۔۔۔" اس نے پھر کہا۔
"صاحبہ بہت ضروری کام ہے۔۔۔" فارد نے کہا۔

"ہا!!!!!! اللہ اللہ اب آپ کو کام مجھ سے زیادہ اہم ہے۔۔۔ میری اماں کہتی تھیں شوہروں کو بیوی کو وقت دینا چاہیئے۔۔۔ جائیں میں آپ سے بات ہی نہیں کرتی۔۔۔" وہ رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔

"اچھا بھئی خفا تو مت ہو۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ یہ لو رکھ دیا۔۔۔" فارد نے اس کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا تو وہ مسکرا دی۔

"اچھا بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔" فارد نے اسے چپ دیکھ کر کہا جو اس کے سینے پہ سر رکھی ہوئی تھی۔

"ہا ہا ہا ہا۔۔۔ بات تو کوئی نہیں تھی،" صاحبہ نے کھکھلاتے ہوئے کہا تو فارد کو شاک لگا۔

"صاحبہ تم بہت شیطان ہو گئی ہو" فارد نے مصنوعی ڈپٹا۔

"ہا آپ نے مجھے شیطان کہا۔۔۔" صاحبہ نے اس کے بازو پہ چٹکی کاٹی۔

"جی ہاں شیطان کی نانی۔" فارد نے پھر چھیڑا۔

"جائیں میں نہیں بولتی۔۔۔ مجھ سے پیار ہی نہیں کرتے آپ۔۔۔" اس نے منہ پھلا کر کہا تو فارد کا قہقہہ گونجا۔

تم سے پیار نہیں کروں گا تو کس سے کروں گا۔۔۔" فارد نے اس کے کان میں جھک کر سرگوشی کی

تو وہ سمٹ کر مسکرا دی۔ وہ چپ چاپ اس کے بٹنوں سے کھیلتی رہی۔

"فارد جی۔"

"ہمم۔۔۔"

اس نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ سارہ سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔" اس نے اچانک تو فارد کا اس کے بالوں میں چلتا ہاتھ تھما۔

اس کی خاموشی پہ صاحبہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"بتائیں ناں فارد جی۔۔Rs

"اس نے اس کا گال پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔ تو فارد نے اس کی طرف دیکھا۔

"ہمم۔۔۔" فارد نے صرف "ہمم" کہا۔

"اب بھی کرتے ہیں۔۔؟" صاحبہ نے پھر پوچھا۔

صاحبہ کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ چھوڑو یہ باتوں کو۔۔" فارد نے ٹوکا۔

"نہیں مجھے بتائیں کیا اب بھی سارہ کو محبت کرتے ہیں آپ۔" اس نے پوچھا۔

"نہیں میری جان۔۔۔ میں نہیں کرتا اس سے محبت۔۔۔ اور تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں فارد

حسین صرف اور صاحبہ کا ہے۔۔۔" فارد نے اس پیشانی کو چوم کر کہا تو صاحبہ مسکرا دی۔

میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔" صاحبہ نے اس کے گلے لگ کر کہا۔

"جی اچھا۔" فارد نے اس کی نقل کرتے کہا تو وہ گھور کر رہ گئی۔

"ویسے فارد جی اس کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں"

اچانک اس نے پوچھا۔

"کس کو۔۔"

"یہی کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں کو۔۔"

"اچھا اس کو۔۔" فارد کو ہنسی آئی۔

"بتائیں ناں۔۔ مجھے سکھائیں۔۔"

"تم کیا کرو گی سیکھ کر۔۔۔" فارد نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔
 "میں آپ کو بولا کروں گی ناں انگریزی میں۔۔۔" اس نے فخریہ بتایا۔
 "اچھا۔۔۔" اس نے تعریفی نظروں سے اسے دیکھ کر اچھا کہا۔
 "ہاں بتائیں اب۔۔۔" صاحبہ نے جوش سے پوچھا۔
 "آئی لو یو۔۔۔" فارد نے کہا۔
 "کیا۔۔۔؟" اس نے نا سمجھی سے دیکھا۔
 "آئی لو یو۔۔۔" فارد نے آرام آرام سے کہا۔
 "آئی ل۔۔۔ کیا؟ صاحبہ نے پریشان سا اس کی طرف دیکھ کر کہا۔
 "بولو آئی۔۔۔" فارد نے کہا۔
 "آئی"
 "لو۔۔۔"
 "لو۔۔"
 "یو"
 "یو"
 "اب بولو" فارد نے پوچھا۔
 "آئی لو یو۔۔۔" اس نے جھٹ سے کہا۔
 فارد مسکرایا۔

"دیکھائیں نے سیکھ لیا۔۔۔" اس نے خوشی سے فخریا بتایا۔
 "ہاں زندگی۔۔۔" فارد نے اس کی پیشانی چوم کر کہا۔
 "آئی لو یو۔۔۔" وہ بول کر پھر سے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔
 "آئی لو یو ٹو۔۔۔" فارد نے اس خود میں بھیج کر کہا۔

★★★★★★★★

جی جاوید صاحب۔۔ ہم ٹھیک ہے آپ لوگ گھر آ جائیں وہیں پہ ڈسکس کر لیتے ہیں۔۔ اوکے اللہ حافظ۔۔" فارد نے موبائل پہ بات کرتے ہوئے کو کہا تھا اور فون رکھ دیا۔ آج اس نے آفس جانے کو دل نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا صاحبہ کے ساتھ کہیں باہر جائے۔ لیکن کچھ امپورٹنٹ میٹنگ کی وجہ سے اس نے ان لوگوں کو گھر پہ ہی بلا لیا تھا۔

تھوڑی دیر میں وہ لوگ آئے تو فارد انہیں ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ اس کے ساتھ اس کی سیکرٹری تانیہ، ایک ایمپلائے اور جاوید صاحب ان کے مینیجر تھے۔ وہ لوگ اس وقت بیٹھے کچھ پوائنٹس ڈسکس کر رہے تھے۔

"السلام علیکم" صاحبہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے خوشدلی سے بولتی ہے۔ تو سب چونک کر سر اٹھاتے ہیں۔

سب سر ہلا کر جواب دیتے ہیں جبکہ تانیہ اسے ناگواری سے دیکھتی ہے۔ صاحبہ نے غصے سے تانیہ کو دیکھا تھا جو کھلی شارٹ شرٹ اور چست پینٹ میں فارد کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی۔

صاحبہ اپنا غصہ کنٹرول کرتی آ کر فارد کی دوسری سائنڈ بیٹھ گئی۔ فارد نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"صاحبہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ تم جاؤ ابھی۔۔۔" فارد نے جھک کر اسے آہستہ آواز میں کہا۔

"نہیں میں یہیں بیٹھوں گی۔۔۔" صاحبہ نے ضدی پن سے کہا وہ کب سے اس تانیہ کو دروازے سے فارد کے ساتھ جان بوجھ کر چپکتے دیکھ رہی تھی جب برداشت نا ہوا تو اندر آ گئی۔

"صاحبہ میں کام کر رہا ہوں ناں تم جاؤ۔۔۔" فارد نے سنجیدگی سے اسے کہا تھا۔ باقی سب تو کام کر رہے تھے لیکن تانیہ کی آنکھیں اور کان اس کی طرف ہی تھے۔

"آپ کریں ناکام۔۔۔ میں کونسا آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں۔۔۔ بس یہاں پہ بیٹھی رہوں گی۔۔۔" اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے کہا تو فارد نے اسے گھورا پھر کام میں مصروف ہو گیا۔ صاحبہ ادھر ادھر نظریں گھما کر دیکھنے لگی۔

فارد اور تانیہ ایک فائل لے کر بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔ تانیہ کی نظریں فائل سے زیادہ فارد پہ تھیں۔ وہ جان بوجھ کر کبھی فارد کے بازو سے بازو مس کرتی تو کبھی ہاتھ پہ ہاتھ۔۔۔ صاحبہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اب اسے بھی غصہ آنے لگا تھا۔

"دیکھیں آپ دور ہو کر بیٹھیں تھوڑا۔۔۔" اچانک اس نے کھڑے ہوتے ہوئے تانیہ کو کہا تو سب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ چونک تو فارد بھی گیا تھا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔۔۔" فارد نے اسے گھور کر سنجیدگی سے کہا۔

"جی۔۔۔ یہ کب سے آپ کے ساتھ چپکی جا رہی ہے۔۔۔ مجھے نہیں پسند" اس ک سب کے سامنے غصے سے بولنے پر تانیہ کا بے عزتی سے چہرہ لال ہو گیا۔

"صاحبہ یہ کیا بکواس ہے

-- تمیز سے بات کرو۔۔ اور باہر جاؤ تم۔۔ "فارد نے اٹھ کر اسے بازو سے پکڑا۔
 "نہیں میں یہیں رہوں گی۔۔۔ یہ چڑیل آپ سے چمٹنے کی کوشش کر رہی ہے
 - نظر نہیں آ رہا آپ کو۔۔ اللہ اللہ کیسی بے شرم لڑکی ہے" صاحبہ نے غصے سے سرخ ہوتے کہا تو
 تانیہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب کی اس کے لفظوں پہ فارد کو بھی غصہ آیا تھا۔
 "فارد سر یہ کیسی بد تمیزی ہے۔۔ آپ کچھ کہتے کیوں نہیں۔۔ ہاؤ انسلیٹنگ از دس۔۔" تانیہ نے غصے
 سے سرخ ہو کر فارد کے بازو پہ ہاتھ رکھا۔ صاحبہ نے شک سے اس کا ہاتھ اس کے بازو پہ دیکھا۔
 "اے چڑیل۔۔ ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔" صاحبہ نے اسے کہا۔
 "تمیز سے بات کرو جاہل انسان" تانیہ بھی بد تمیزی ہی اتر آئی۔
 صاحبہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ پانی کا جگ اٹھا کر اس پہ الٹ دیا۔ تانیہ نے شک اور بے یقینی سے خود کو
 دیکھا باقی سب بھی صدمے سے کھڑے ہو گئے تھے۔
 "اب بتاؤ۔ ہاتھ تو لگاؤ میرے شوہر کو۔۔" اس نے سینے پر بازو باندھ کر فخریہ جتاتے ہوئے کہا۔
 چٹاخ۔۔۔
 "چپ ہو جاؤ صاحبہ۔۔۔" فارد نے رکھ کر اسے تھپڑ دے مارا۔ صاحبہ نے پھٹی آنکھوں سے گال پہ
 ہاتھ رکھے اسے دیکھا تھا۔ جو سرخ نظروں سے اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔
 "فارد" اچانک زور دار آواز پہ اس نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں آئمہ بے یقین آنکھیں لیے غصے
 میں اسے دیکھ رہی تھی۔ صاحبہ سر جھکائے کھڑی رہی۔ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔
 آئمہ اندر آئی اور صاحبہ کے پاس کھڑی ہوئی۔

"ایم سوری۔۔ آپ لوگ پلیز جاسکتے ہیں۔۔۔" آئمہ نے اندر آ کر اب سے کہا تو سب باری باری باہر چلے گئے۔ تانیہ ایک سلگتی نظر صاحبہ پہ ڈال کر ٹک ٹک کرتی نکلتی چلی گئی۔ ان سب کے جانے کے بعد آئمہ نے فارد کی جانب دیکھا تھا۔ صاحبہ روتے ہوئے بھاگ کر کمرے سے نکل گئی۔

"صرف یہی کہوں گی کہ بہت افسوس ہوا۔۔ جو مان مجھے اپنے بھائی پہ تھا وہ تم نے توڑ دیا۔۔" آئمہ نے رندھی ہوئی آواز میں سر جھکائے فارد سے کہا۔

"آپو آپ کو نہیں پتہ وہ کتنی بد تمیزی کر رہی تھی۔۔۔"

فارد نے غصے سے کہا تھا۔

"وہ بد تمیزی نہیں کر رہی تھی صرف اپنے شوہر جس سے وہ محبت کرتی ہے اس کے لیے پوزیسو تھی اور کیا تانیہ کو تم نہیں جانتے۔۔ اس کی حرکتوں کو نہیں جانتے کہ کس طرح کی لڑکی ہے وہ۔۔۔ صاحبہ نے جو کچھ کہا سچ کہا اور۔ تم نے تانیہ جیسی لڑکی کے لیے اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا۔ اگر غلطی اس کی تھی بھی تو تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ تم اس پر ہاتھ اٹھاؤ۔۔ بہت شرمندہ کیا ہے تم نے مجھے" آئمہ نے غصے سے اسے جھڑک کر کہا اور کمرے سے نکل گئی۔

فارد نے پیچھے سے گلدان اٹھا کر دیوار پی دے مارا۔ وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

★★★★★★

"شش۔۔ بس کرو میری جان رو مت۔۔۔" آئمہ کب سے اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اس کے گلے لگے صرف روئی جا رہی تھی۔ بچیاں بھی ماں کو دیکھ کر اداس تھیں

"پھپھو ماما کو کیا ہوا ہے۔۔۔" سونی نے آئمہ سے پوچھا۔

"کچھ نہیں میری جان۔۔۔ بس ایسے ہی

آپ جاؤ باہر بہنوں کو بھی لے جاؤ۔۔۔ کھیلو۔۔۔ میں اور ماما بھی آتے ہیں۔۔۔" اس نے ان تینوں کو

باہر بھیجا۔ تو سونی سمجھداروں کی طرح ان دونوں کو لے کر باہر چلی گئی

"صاحبہ چندہ۔۔۔ پلیز چپ ہو جاؤ۔۔۔ طبیعت خراب ہو جائے گی۔ ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔" آئمہ نے

اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کے آنسو پونچھے۔

"اتنی زور سے تھپڑ مارا ہے آپ۔۔۔ دیکھیں اتنا درد ہو رہا۔۔۔ آپ کو نہیں پتہ وہ لڑکی جان بوجھ کر

فارد جی کے ساتھ چپک رہی تھی" اس نے آنسو بہاتے ہوئے کہا اور اپنا گال آگے کیا جہاں انگلیوں

کے نشان چھپ گئے تھے۔ آئمہ کو اس کی بات پہ ہنسی آئی۔

"اچھا رونا تو بند کرو۔۔۔ پھر خبر لیتے ہیں اس کی۔۔۔" آئمہ نے پیار سے کہا۔

"خود بخود رونا آئی جا رہا۔۔۔" اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"اچھا دیکھو میری جان۔۔۔ مجھے پتہ ہے فارد نے غلط کیا لیکن غلطی تمہاری بھی ہے تمہیں اس پہ پانی

نہیں پھینکنا چاہیے تھا ناں۔۔۔ یہ تو بری بات ہوتی ہے ناں۔۔۔"

"آپ کو نہیں پتہ وہ لڑکی جان بوجھ کر فارد جی کے ساتھ چپک رہی تھی تو بس مجھے غصہ آگیا۔۔۔"

اس نے شرمندگی سے کہا۔

"اچھا چلو اب فریش ہو جاؤ۔۔۔ پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔" آئمہ نے اسے کہا تو وہ بھی سب بھول

بھال اٹھ گئی۔

آئمہ نے کچھ سوچا۔ اب اسے اپنے پلین پر عمل کرنا تھا۔

★★★★★★★★

عصر کے وقت فارد جو لاؤنج میں بیٹھا ہوا آج کے واقعے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

آئمہ اور صاحبہ کو بیگ باہر لاتے اور بچیوں کو تیار دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہی ہیں آپو۔ ابھی آج تو آئیں ہیں" اس نے حیرانی سے ان سے پوچھا۔

"میں جا رہی ہوں۔۔ بچیوں کو اور صاحبہ کو لے کر ساتھ" آئمہ نے اس بے سرپی دھماکہ کیا تھا۔ فارد نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔ فارد نے صاحبہ کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں وہ سر جھکائے ہوئے تھی

"کیوں یہ کیوں جا رہی ہیں۔" اس نے جلدی سے پوچھا۔

"کیا مطلب کیوں جا رہی ہیں۔۔ میں پھپھو ہوں بچوں کی۔۔ اور وہ جاسکتے ہیں میرے ساتھ، اور جہاں تک صاحبہ کی بات ہے تو وہ تب تک میرے ساتھ رہے گی جب تک تم اس سے اپنے کیے کی معافی نہیں مانگ لیتے۔۔ ورنہ بھول جاؤ۔۔" آئمہ نے بے لچک انداز میں کہا۔

"آپی لیکن غلطی بھی تو۔۔۔" آئمہ نے اس کی بات کاٹ دی۔

"مجھے صفائیاں نہیں سننی۔۔ معافی نہیں مانگنی تو یہیں رہو۔۔ میں ان کو لے کر جا رہی ہو۔۔ اللہ حافظ" وہ ایک نظر اسے دیکھ کر نکلتی چلی گئی۔ صاحبہ نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا شکوہ کناں نگاہوں سے۔ فارد نے بھی اسے دیکھا لیکن انا کا پہاڑ اونچا تھا وہ بچوں سے ملتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں چلا گیا۔ صاحبہ نے آنسو پونچھ کر آئمہ کی تقلید میں قدم بڑھا دیئے۔

دو گھنٹوں بعد وہ لوگ اسلام آباد پہنچ گئے تھے۔ سفر میں صاحبہ بالکل گم سم سی بیٹھی تھی۔ گھر پہنچ کر سب گھر میں داخل ہوئے تو سامنے ہی حماد بھی دکھ گیا۔

"ارے آپ السلام علیکم! کیسی ہیں بھابھی۔۔۔" حماد نے آگے بڑھ کر سلام کرتے ہوئے کہا۔ بچے بھی آئمہ کے بچوں کرن اور اسماعیل کے ساتھ کھیلنے چلے گئے۔

"وعلیکم السلام۔!" صاحبہ نے نقاہت سے جواب دیا۔

"صاحبہ ایسا کرو آرام کرو۔۔۔" آئمہ نے حماد کو آنکھوں سے تسلی دی اور صاحبہ کو کمرے کی طرف چل دی۔ اچانک صاحبہ چکر آنے کی وجہ سے بے ہوش ہو کر زمیں پر گر پڑی۔

"صاحبہ۔۔۔ حماد دیکھو صاحبہ کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔" آئمہ نے نیچے بیٹھ کر اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے حماد کو چیخ کر بلایا

"اسے کمرے میں لے کر چلتے ہیں۔۔۔ تم ڈاکٹر کو کال کرو"

حماد اسے اٹھا کر کمرے میں لے گیا اور بیڈ پہ لٹایا۔ آئمہ نے ڈاکٹر کو کال کی۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر آئی۔

"آپ لوگ باہر جائیں مجھے چیک اپ کرنے دیں۔۔۔" ڈاکٹر نے کہا تو وہ اسے فکر سے دیکھتے باہر چلے گئے۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی۔

"ڈاکٹر سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔ کیا ہوا ہے صاحبہ کو۔۔۔" آئمہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر پوچھا۔
 "ارے فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ گڈ نیوز ہے۔ شی از ایکسپیکٹنگ۔۔۔ کانگریجو لیشنز۔۔۔ بس کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔ کچھ دیر میں ہوش آجائے گا۔" ڈاکٹر نے خوشی سے ان کو خبر سنائی تو آئمہ نے خوشی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اس نے حماد کو دیکھا جو خود بھی خوش نظر آ رہا تھا۔

"تھینک یو سو مچ ڈاکٹر۔۔۔ آئیے آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔۔۔" حماد کہتے ہوئے ان کو لیے باہر نکل گیا۔

آئمہ جلدی سے اس کے کمرے میں گئی جہاں وہ ابھی بھی بے ہوش لیٹی تھی۔ آئمہ نے اس کا پاس بیٹھ کر اس کی پیشانی چومی اور اسکے لیے سوپ بنانے کچن میں چلی گئی۔
 صاحبہ کو ہوش آیا تو وہ کمرے میں اکیلی تھی کچھ دیر تو غائبی دماغ سے لیٹی سوچتی رہی۔
 "ارے صاحبہ اٹھ گئی تم۔۔۔" آئمہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو صاحبہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔
 "کسی طبیعت ہے اب" آئمہ نے پیار سے اس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔
 "ٹھیک یو آپی۔۔۔ بس جی متلا رہا ہے۔۔۔" اس نے نقاہت سے کہا۔

"میری جان اب اس حالت میں یہ تو ہو گا۔۔۔ چلو جلدی سے یہ سوپ پیو۔۔۔" آئمہ نے پیار سے کہا تو وہ اسے الجھن بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب آپا۔۔۔" اس کی بے خبری پہ آئمہ مسکرا دی۔۔

"میری جان تم ممانے والی ہو۔۔۔" آئمہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر کہا۔
صاحبہ زیر لب دہرانے لگی۔

"میں ممانے والی ہوں آپا۔۔۔ سچ میں۔۔۔ آپ سچ بول رہی ہیں" صاحبہ نے ہکلاتے ہوئے نم آنکھوں سے جلدی میں پوچھا۔

"ہاں میری جان۔۔۔ اب میری چھوٹی سے بھابھی ماں بن رہی ہے۔۔۔ میں بہت خوش ہوں
صاحبہ۔۔۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔" اس نے اس کا ہاتھ چوم کر کہا تو صاحبہ اچانک پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی۔

"صاحبہ کیا ہوا چندہ۔۔۔ رو کیوں رہی ہو۔۔۔" آئمہ نے اسے ساتھ لگا کر پوچھا۔

"یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔" اس نے الگ ہو کر منہ بسور کر کہا تو آئمہ مسکرا دی۔

"چلو اب یہ سوپ ختم کرو۔۔۔ کتنی کمزور ہو گئی ہو۔۔۔ رنگت بھی پیلی ہو رہی ہے۔۔۔" آئمہ نے
زبردستی اسے سوپ پلایا۔

"آپی وہ فارد جی ان کو بھی بتا۔۔۔" آئمہ نے اس کی بات کاٹی۔

"نہیں ابھی میں نہیں بتانے والی اسے۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ بچے کا سن کر آئے۔۔۔ میں چاہتی ہوں
کہ اسے تمہاری قدر کا اندازہ ہو۔ جب اکیلا گھر میں ریے گا ناں عقل ٹھکانے آئے گی۔۔۔ پھر کبھی

میری بھابھی کو رلانے کی ہمت نہیں کرے گا۔۔۔" آئمہ نے سختی سے کہا تو وہ چپ کر گئی حالانکہ اس کا اتنا دل کر رہا تھا اسے بتانے کو۔

"چلو اب لیٹ جاؤ۔ آرام کرو۔۔۔" اس نے اسے لٹا کر کمبل اوڑھا دیا۔

"آپا وہ بچے کہاں ہیں۔۔۔" اس نے یاد آنے پر پوچھا۔

"تم فکر نہیں کرو۔۔۔ ان کو میں سلا دوں گی۔ عیشہ کو سلا کر تمہارے پاس لے آؤں گی۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" اس کی بے چینی دیکھتے اس نے کہا تو صاحبہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔ آئمہ بھی لائٹ آف کرتے باہر چلی گئی۔

رات کو اس کی آنکھ کھلی کسی کی چھوٹی چھوٹی انگلیوں کے لمس سے کھلی۔ اس نے آنکھیں کھولی تو عیشہ تھی جو بیٹھ کر اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔

"عیشہ میری جان کیا ہوا۔۔۔" اس نے اٹھ کر اسے گود میں لیا۔

"مما بھوک۔۔۔۔" عیشہ نے آں آں کرتے ہوئے کہا تو صاحبہ مسکرا دی۔

"صاحبہ کو یاد آیا کہ عیشہ رات میں ایک مرتبہ ضرور فیڈر پیتی تھی۔

"اے میلی جان۔۔۔۔" ممما کی بے بے کو بھوک لگی ہے۔۔۔ اور ممما سوئی پڑی ہیں۔۔۔ ممما بہت گندی ہیں۔۔۔ ہیں ناں۔۔۔" اس نے اس کو گود میں کھڑا کرتے ہوئے اس کی ناک سے ناک ملا کر کہا تو عیشہ کھکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔

"آجاؤ۔ میری گرڈیا۔۔۔ فیڈر بنا کر دیتی ہوں۔۔۔" وہ اسے لے کر اٹھ کھڑی کمرے سے باہر نکل کر ڈھونڈتے ہوئے کچن کی طرف چل دی۔

"کم از کم روک ہی لیتے اسے" اس نے پھر سوچا اور غصے سے ہاتھ کا مکہ بنا کر شیشے پہ دے مارا۔ شیشہ کرچی کرچی ہو کر بکھر گیا۔ ایک ٹکڑا اسے بھی ہاتھ پہ لگا جو ہاتھ کو لہو لہو کر گیا۔ لیکن اسے وہ درد محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔

کچھ دیر بعد جب برداشت نہ ہوا تو کمرے سے نکل کر گاڑی میں بیٹھا اور اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گیا یہاں پہنچ کر وہ گھر میں داخل ہوا تو سمجھ نہ آیا کہ پتہ نہیں کس کمرے میں ہو گی۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسے کمرے سے نکل کر کچن میں داخل ہوتے دیکھ وہ وہیں پہ کھڑا رہا اور اس کے کمرے میں جانے کے بعد خود بھی پیچھے پیچھے آ گیا۔

"جی میں۔۔۔ میڈم اب اندر آنے دو۔۔۔" فارد نے مسکرا کر کہا تو صاحبہ نے اسے اندر آنے دیا۔ فارد اندر داخل ہوا تو صاحبہ نے لائٹ آن کی۔ عیشہ اپنے بابا کو دیکھ کر فیڈر چھوڑ کر بیڈ ہی کھڑی اس کی طرف لپکنے لگی۔

"ارے میری گڑیا۔۔۔ پاپا نے بہت مس کیا اپنی جان کو" فارد مے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھایا اور اسے چٹا چٹ چوم ڈالا۔ عیشہ نے بھی اس کی گال پہ بوسہ دیا۔ صاحبہ اب تک کھڑی اس کے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔

فارد نے اسے چپ دیکھ کر عیشہ کو بیڈ پہ لٹایا اور خود قدم بہ قدم چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ "کیسی ہو۔۔۔" فارد نے اس کی مرجھائی شکل دیکھ کر نرمی سے پوچھا۔ صاحبہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اچانک وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اس کے گلے لگ گئی۔ فارد ان اچانک افتاد پہ گھبرا گیا۔

"صاحبہ جان۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ رو کیوں رہی ہو۔۔۔" فارد نے اس کر بال سہلاتے ہوئے پوچھا لیکن وہ اس کے گلے لگے اس کو مضبوطی سے پکڑے روئی جا رہی تھی۔

"میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔۔" کچھ دیر بعد صاحبہ اس سے الگ ہو کر نظر جھکا کر بولی۔ فارد بے اختیار مسکرایا۔

"اچھا تو کیا اس لیے رو رہی ہو۔۔۔" فارد نے اس کے آنسو صاف کر کے پوچھا۔

"تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر۔۔۔"

وہ میں ممانے والی ہوں۔۔۔" اس نے سوس سوس کرتے بتایا

"واٹ۔۔ تم ماما۔۔ مطلب۔۔ مطلب میں۔۔۔ بابا بننے والا ہوں۔ او مائی گوڈ صاحبہ تم سچ کہہ رہی

ہو۔۔" فارد نے اسے بازوؤں سے تھام کر بے یقینی سے پوچھا۔

"جی آپ بابا بننے والے ہیں۔۔۔" اس نے شرمیلی مسکان سے کہا۔

"یا اللہ۔ صاحبہ۔۔۔!!! تھینک یو سو مچ۔۔۔" اس نے اسے پھر سے خود میں بھینچ لیا۔ صاحبہ سکون سے آنکھیں موند گئی۔

★★★★★★

صبح دروازے پہ دستک ہوئی تو صاحبہ نے ڈرتے فارد کی طرف دیکھا جو سکون سے صوفے پہ بیٹھا عیشہ سے کھیل رہا تھا۔

"دروازی کھولو ڈرو مت۔۔۔" فارد نے سکون سے کہا تو صاحبہ نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا۔

"صاحبہ میں کب سے دروازہ بجا رہی۔۔۔ طبیعت ٹھیک۔۔۔" آئمہ نے اندر آتے پریشانی سے کہا لیکن سامنے فارس کو بیٹھا دیکھ کر چپ ہو گئی۔

اس نے پھٹی نگاہوں سے بے یقینی سے صاحبہ کو دیکھا۔
"تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔۔۔" آئمہ نے ناراضی سے کہا۔
فارد نے اس کی ناراضگی بھری آواز سن کر مسکرایا۔

"جہاں میری بیوی ہو گی۔۔۔ میں بھی تو وہیں ہو! گا میری پیاری بہن۔۔۔" فارد نے اٹھ کر آئمہ کر ساتھ لگا کر جتایا۔ آئمہ نے منہ بسورا۔

"تو میری شرط یاد یہ تمہیں۔۔۔" آئمہ نے اسے گھورا۔

"جی یاد ہے" فارد نے گہرا سانس بھرا۔ صاحبہ خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔
اچانک فارد آئمہ کو چھوڑ کر صاحبہ کے سامنے آیا اور ایک گھٹنا زمین پر رکھ کر بیٹھا۔ دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔ صاحبہ تو تڑپ گئی۔

"صاحبہ" فارد نے اسے پکارا تو صاحبہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"میں جانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ اول دن سے بہت زیادتیاں کی ہیں۔۔۔ تمہیں دوسری عورتوں کی طرح سمجھا۔۔۔ تمہیں جان بوجھ کر دکھ دیا۔۔۔ تکلیف دی۔۔۔ لیکن تم نے آج تک اف تک نہیں کی۔۔۔ میرے گھر کو میرے بچوں کو اپنا مانا۔ انہیں ماں کا پیار دیا۔ ان کا خیال رکھا۔۔۔ اور مجھے۔۔۔ جو انسان تم سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا تھا اس کی ہر چیز کا خیال رکھا۔۔۔ میری بے رنگ

زندگی میں تم نے رنگ بھر دیئے ہیں۔۔۔ اگر سچ کہوں تو میں نے آج تک تم جیسی لڑکی نہیں دیکھی۔ تم بہت اچھی ہو۔۔۔ اور کل کے لیے اور پچھلی تمام ہوئی زیادتوں کے لیے میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔ مجھے معاف کر دو اور میرے گھر میں واپس آ جاؤ۔۔۔ وہ گھر تمہارے بنا ادھورا ہے۔ میں ادھورا ہوں۔۔۔ آج مجھے اعتراف کرنے میں کوئی شرمندگی نہیں کہ فارد حسین تم سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔۔ تمہارے بغیر رہوں گا تو مر جاؤں گا۔۔۔ واپس چلو میرے ساتھ۔۔۔ چلو گی؟؟؟؟ فارد نے نم آنکھوں سے کہتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دیا۔ حماد آئٹم مسکراتے اسے دیکھ رہے تھے۔ صاحبہ زور سے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھی اور اس کی کے گلے لگ گئی۔۔۔ فارد نے بھی اس کے گرد بازو پھیلا کر خود میں بھینچ لیا۔ دونوں سب کچھ بھلائے ایک دوسرے کا غم ہلکا کر رہے تھے۔

"اچھا اب بس یہ رو مینس بعد میں کرنا۔۔۔ پہلے اٹھو ناشتہ کر لو۔۔۔" حماد نے ہنستے ہوئے ماحول کو ہلکا کرنا چاہا۔

فارد نے صاحبہ کو الگ کیا تو وہ بھی جھینپتی آنسو پونچھتے کھڑی ہو گئی۔

"آپو آپ ناراض تو نہیں۔۔۔۔۔" فارد نے اٹھ کر آئٹم کے ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔

"نہیں میری جان۔۔۔ میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔ مجھے فخر ہے کہ تم میرے بھائی ہو۔۔۔" آئٹم نے اس کا چہرہ ہاتھ میں بھر کر نم آنکھوں سے مسکراتے کہا۔ تو فارد نے اسے گلے لگایا۔

"اچھا فارد تمہیں ایک گڈ نیوز بھی دینی ہے۔۔۔" آئٹم نے اچانک فارد سے کہا تو فارد ہنس دیا۔

"ہا ہا میں جانتا ہوں آپو۔۔۔ میں بابا بننے والا ہوں۔۔۔"

"فارد نے مسکرا کر اس کا گال کھینچ کر کہا۔ صاحبہ عیشہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی۔

"ہیں تمہیں کس نے بتایا۔۔۔" آئمہ نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہماری بیگم نے۔۔۔" فارد نے آنکھ مار کر اشارے سے بتایا۔ تو آئمہ نے کھلے منہ سے صاحبہ کو دیکھا

صاحبہ سٹپٹا کر شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔

اچانک آئمہ کے ہنسنے پر وہ بھی ہنس دی۔

اللہ تمہیں نیک اولاد عطا فرمائے۔۔۔ میں تو چاہتی ہوں تم تینوں بچیوں کو ان کا بھائی دے دو۔۔۔" آئمہ

نے صاحبہ کو ساتھ لگا کر کیا تو سب نے بے ساختہ آمین کہا۔

ناشتے کے بعد فارد بچوں اور صاحبہ لے کر روانہ ہوا۔ بچے پیچھے اور صاحبہ فرنٹ سیٹ پہ عیشہ کے

ساتھ بیٹھی تھی۔ فارد ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ دونوں ہی خاموش تھے۔

"صاحبہ" اچانک فارد نے پکارا۔

"جی۔۔۔"

"تم نے معاف کر دیا ناں مجھے۔"

"فارد جی میں آپ سے ناراض بھی نہیں تھی۔۔۔ اماں کہتی تھیں کہ بیویاں شوہر سے ناراض نہیں ہوتی

۔۔۔ گناہ ملتا ہے۔۔۔ آپ بات بار مجھ سے معافی نہیں مانگیں۔۔۔" صاحبہ نے اس کی طرف دیکھ کر پیار

اور معصومیت سے کہا تو فارد مسکرا دیا۔

"ویسے تمہاری اماں نے میرا بہت بھلا کیا ہے۔۔۔" اس نے شرارت سے کہا۔

"وہ کیسے۔۔۔"

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

وہ ایسے کہ اب کبھی بھی تم مجھ سے ناراض نہیں ہوا کرو گی۔۔۔ نہ غصہ ہوا کرو گی۔۔۔ اچھی بیویوں والے سارے گن ہیں تم میں۔۔۔ میرے تو عیش ہی عیش۔۔۔ "فارد نے شرارت سے کہا تو صاحبہ نے سمجھ کر اس کا بازو پہ دھموکا جڑا۔ فارد کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

فارد نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور لبوں سے لگایا۔ صاحبہ جھینپ گئی "آئی لو یو۔۔۔" فارد نے گھمبیر آواز گاڑی میں گونجی۔

"آئی لو یو۔۔۔" صاحبہ نے بھی اس کی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔ فارد نے مسکرا کر دیکھا اور اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے جکڑے ڈرائیونگ پہ دھیان دیا۔

صاحبہ نے مسکرا کر ونڈو سے سر ٹکا لیا۔ اسے اپنا شہزادہ مل گیا تھا۔ خدا کا جتنا شکر کرتی وہ کم تھا۔ دونوں کی آنکھوں میں آنے والے مستقبل کے خواب تھے، چمک تھی خوشیاں تھیں۔ دونوں محبت کی قید میں تھے۔۔۔ خوش تھے۔۔۔ بے تحاشہ خوش۔ قسمت دور کھڑی ان کے لیے دعائیں کر رہی تھی۔ محبت جیت گئی تھی۔ اور محبت تو جیت ہی جاتی ہے ہر حال میں اگر سچی ہو تو۔۔۔ واہ رے محبت تیرے کیا کہنے۔۔۔۔

ختم شد